Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ — بدر — قادیان

BADR

The weekly — Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 4

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

یکم ربیع الثانی 1436 ہجری 22 صلح 1394 ہش 22 جنوری 2015ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

اہل اللہ مصائب وشدائد کے بعد درجات پاتے ہیں

(ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں: راہ سلوک میں مبارک قدم دو گروہ ہیں۔ ایک دین العجائز والے جو موٹی موٹی باتوں پر قدم مارتے ہیں۔ مثلاً احکامِ شریعت کے پابند ہو گئے اور نجات پا گئے۔ دوسرے وہ جنہوں نے آگے قدم مارا۔ ہرگز نہ تھکے اور چلتے گئے، حتیٰ کہ منزلِ مقصود تک پہنچ گئے، لیکن نامُراد وُہ فرقہ ہے کہ دین العجائز سے تو قدم آگے رکھا، لیکن منزلِ سلوک کو طے نہ کیا۔ وہ ضرور دہریہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو نمازیں بھی پڑھتے رہے۔ چلہ کشیاں بھی کیں، لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا۔ جیسے ایک شخص منصور مسیح نے بیان کیا کہ اُس کی عیسائیت کا باعث یہی تھا کہ وہ مُرشدوں کے پاس گیا۔ چلہ کشی کرتا رہا، لیکن فائدہ کچھ نہ ہوا، تو بدظن ہو کر عیسائی ہو گیا۔

صدق وصبر: سو جو لوگ بے صبری کرتے ہیں وہ شیطان کے قبضہ میں آجاتے ہیں۔ سو متقی کو بے صبری کے ساتھ بھی جنگ ہے۔ بوستان میں ایک عابد کا ذکر کیا گیا ہے کہ جب کبھی وہ عبادت کرتا تو ہاتف یہی آواز دیتا کہ تو مردود و مخذول ہے۔ ایک دفعہ ایک مُرید نے یہ آواز سن لی اور کہا کہ اب تو فیصلہ ہو گیا۔ اب ٹکریں مارنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ وہ بہت رویا اور کہا کہ میں اُس جناب کو چھوڑ کر کہاں جاؤں۔ اگر ملعون ہوں، تو ملعُون ہی سہی غنیمت ہے کہ مجھ کو ملعُون تو کہا جاتا ہے۔ ابھی یہ باتیں مرید سے ہو ہی رہی تھیں کہ آواز آئی کہ تو مقبول ہے۔ سو یہ سب صدق وصبر کا نتیجہ تھا جو متقی میں ہونا شرط ہے۔

اِستقامت: یہ جو فرمایا ہے کہ وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا لَنَھۡدِیَنَّھُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:۷۰) یعنی ہمارے راہ کے مجاہد راستہ پاویں گے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس راہ میں پیمبر کے ساتھ مل کر جدوجہد کرنا ہوگا۔ ایک دو گھنٹہ کے بعد بھاگ جانا مجاہد کا کام نہیں بلکہ جان دینے کیلئے تیار رہنا اس کا کام ہے۔ سو متقی کی نشانی استقامت ہے جیسے کہ فرمایا اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا (حم السجدہ 31) یعنی جنہوں نے کہا کہ ربّ ہمارا اللہ ہے اور استقامت دکھائی اور ہر طرف سے منہ پھیر کر اللہ کو ڈھونڈا۔ مطلب یہ کہ کامیابی استقامت پر موقوف ہے اور وہ اللہ کو پہچاننا اور کسی ابتلا اور زلازل اور امتحان سے نہ ڈرنا ہے۔ ضرور اس کا نتیجہ ہوگا کہ وہ مورد مخاطبہ و مکالمہ الٰہی انبیاء کی طرح ہوگا۔

ولی بننے کیلئے ابتلا ضروری ہیں: بہت سے لوگ یہاں آتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھونک مار کر عرش پر پہنچ جائیں۔ اور واصلین سے ہو جاویں ایسے لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں۔ وہ انبیاء کے حالات کو دیکھیں یہ غلطی ہے جو کہا جاتا ہے کہ کسی ولی کے پاس جا کر صدہا ولی فی الفور بن گئے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے: اَحَسِبَ النَّاسُ اَنۡ یُّتۡرَکُوۡۤا اَنۡ یَّقُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا وَھُمۡ لَا یُفۡتَنُوۡنَ (العنکبوت:۳) جب تک انسان آزمایا نہ جاوے فتن میں نہ ڈالا جاوے وہ کب ولی بن سکتا ہے۔

ایک مجلس میں بایزیدؒ وعظ فرما رہے تھے۔ وہاں ایک مشائخ زادہ بھی تھا جو ایک لمبا سلسلہ رکھتا تھا۔ اس کو آپؒ سے اندرونی بغض تھا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ خاصہ ہے کہ پرانے خاندانوں کو چھوڑ کر کسی اور کو لے لیتا ہے۔ جیسے بنی اسرائیل کو چھوڑ کر بنی اسماعیل کو لے لیا کیونکہ وہ لوگ عیش وعشرت میں پڑ کر خدا کو بھول گئے ہوتے ہیں وَتِلۡکَ الۡاَیَّامُ نُدَاوِلُھَا بَیۡنَ النَّاسِ (آل عمران: 141) سو اس شیخ زادے کو خیال آیا کہ یہ ایک معمولی خاندان کا آدمی ہے۔ کہاں سے ایسا صاحب خوارق آ گیا کہ لوگ اس کی طرف جھکتے ہیں اور ہماری طرف نہیں آتے۔ یہ باتیں خدا تعالیٰ نے حضرت بایزیدؒ پر ظاہر کیں۔ تو انہوں نے قصہ کے رنگ میں یہ بیان شروع کیا کہ ایک جگہ مجلس میں رات کے وقت ایک لمپ میں پانی سے ملا ہوا تیل جل رہا تھا۔ تیل اور پانی میں بحث ہوئی۔ پانی نے تیل کو کہا کہ تو کثیف اور گندہ ہے اور باوجود کثافت کے میرے اُوپر آتا ہے۔ میں ایک مصفا چیز ہوں اور طہارت کے لئے استعمال کیا جاتا ہوں لیکن نیچے ہوں۔ اس کا باعث کیا ہے؟ تیل نے کہا کہ جس قدر صعوبتیں میں نے کھینچی ہیں تو نے وہ کہاں جھیلی ہیں جس کے باعث یہ بلندی مجھے نصیب ہوئی۔ ایک زمانہ تھا جب میں بویا گیا، زمین میں مخفی رہا، خاکسار ہوا۔ پھر خدا کے ارادہ سے بڑھا بڑھنے نہ پایا کہ کاٹا گیا۔ پھر طرح طرح کی مشقتوں کے بعد صاف کیا گیا۔ کولہو میں پیسا گیا۔ پھر تیل بنا اور آگ لگائی گئی کیا ان مصائب کے بعد بھی بلندی حاصل نہ کرتا۔؟

یہ ایک مثال ہے کہ اہل اللہ مصائب وشدائد کے بعد درجات پاتے ہیں۔ لوگوں کا یہ خیال خام ہے کہ فلاں شخص فلاں کے پاس جا کر بلا مجاہدہ وتزکیہ ایک دم میں صدیقین میں داخل ہو گیا۔ قرآن شریف کو دیکھو کہ خدا کس طرح تم پر راضی ہو، جب تک نبیوں کی طرح تم پر مصائب وزلازل نہ آویں جنہوں نے بعض وقت تنگ آ کر یہ بھی کہہ دیا۔ حَتّٰی یَقُوۡلَ الرَّسُوۡلُ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَہٗ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ ○ (البقرۃ:215) اللہ کے بندے ہمیشہ بلاؤں میں ڈالے گئے۔ پھر خدا نے ان کو قبول کیا۔

(ملفوظات جلد اوّل ایڈیشن 2003 صفحہ 15 تا 17)

26ویں مجلس مشاورت جماعت ہائے احمدیہ بھارت 21-22 فروری 2015ء بروز ہفتہ واتوار منعقد ہوگی

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 26ویں مجلس مشاورت مورخہ 21-22 فروری 2015ء بروز ہفتہ واتوار قادیان دارالامان میں منعقد کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔ جماعتوں سے منتخب ممبران اس شوریٰ میں شامل ہوں گے۔ اس تعلق سے تفصیلی سرکلر بھجوایا جا چکا ہے۔

اللہ تعالیٰ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 26ویں مجلس شوریٰ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بورڈ بدر قادیان

2013ء اور 2014ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

مجلس نصرت جہاں، IAAAE، ہیومینٹی فرسٹ اور خدمت خلق کے مختلف کاموں کا بیان۔

افریقہ کے تین ممالک میں احمدیہ ریڈیو سٹیشنز کی تعداد 16 ہو چکی ہے جن سے مختلف زبانوں میں پروگرام نشر ہو رہے ہیں۔

نومبائعین سے رابطہ۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 5 لاکھ 55 ہزار 235 افراد رؤیائے صادقہ کے ذریعہ، نشان دیکھ کر، احمدی کا نمونہ دیکھ کر اور مخالفین کے پراپیگنڈا کے نتیجہ میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ بیعتوں کے ایمان افروز واقعات۔

بیعت کے بعد نومبائعین کے اندر غیر معمولی پاک تبدیلی کے واقعات۔ دعوت الی اللہ کی راہ میں روکیں ڈالنے والوں کے انجام اور دیگر متعدد امور سے متعلق نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تفصیلات۔

جماعت احمدیہ انگلستان کے 48ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 30/اگست 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، (آلٹن) میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

تیسری و آخری قسط

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں اسکیم کے تحت افریقہ کے بارہ ممالک میں اکیالیس (41) ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں جن میں ہمارے اڑتیس (38) مرکزی ڈاکٹرز اور بارہ (12) مقامی ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ بارہ (12) ممالک میں ہمارے چھ سو اکاسی (681) ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔

ہمارے ہسپتالوں سے شفا کے غیر معمولی واقعات بھی ہوتے رہتے ہیں۔ ٹیچی مان کے ایک پیراماؤنٹ چیف نے ایک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر احمدیہ ہسپتال کا ڈاکٹر کہے کہ مریض کو کسی دوسرے ہسپتال میں لے جائیں تو بہتر ہوتا ہے کہ اس کو گھر لے جائیں اور تدفین کا انتظام شروع کر دیں۔

IAAAE

پھر انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹیکس اینڈ انجینئرز بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کام کر رہی ہے اور ماڈل ویلیج کے پروجیکٹ بھی انہوں نے شروع کئے ہوئے ہیں۔ تعمیراتی کام بھی ہو رہے ہیں۔ سولر سسٹم کے ذریعہ سے گھانا، بینن، نائیجر، مالی، گیمبیا، سیرالیون، بورکینا فاسو میں دو سو دس (210) مقامات پر یہ بجلی فراہم کر چکے ہیں۔ سولر سسٹم لگائے جا چکے ہیں۔ ایم ٹی اے بھی وہاں آنا شروع ہو گیا ہے۔ ان تمام مقامات پر سولر سسٹم مینٹیننس (maintenance) کا کام بھی کیا گیا ہے۔ اس سال گیمبیا کے لئے دس نئے سسٹم، گیمبیا ہسپتال کے لئے 15 سسٹم، نائیجر کے لئے پچیس، کونگو کے لئے پچیس اور سیرالیون کے لئے گیارہ دیئے گئے ہیں۔ جہاں جہاں یہ فراہم کئے گئے ہیں وہاں لوگ بڑا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ پانی کی فراہمی کا کام کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے نوجوان انجنیئر والنٹیئرز یہاں سے جاتے ہیں اور بڑا کام کر کے آ رہے ہیں۔ بارہ سو (1200) ہینڈ پمپ نائیجیریا، گیمبیا، تنزانیہ، یوگنڈا، مالی، بورکینا فاسو، گھانا، آئیوری کوسٹ وغیرہ میں لگائے جا چکے ہیں اور اسی طرح ان کو ٹریننگ بھی دی جاتی ہے کہ خود یہ کام کریں۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کافی وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ اور مجموعی طور پر چار لاکھ انچاس ہزار بلکہ پچاس ہزار افراد نے ان خدمات سے استفادہ کیا۔ کل دو ہزار پانچ سو رضا کار ہیومینٹی فرسٹ کے تحت کام کر رہے ہیں اور تینتالیس (43) ممالک میں یہ رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ پچاس سے زائد ممالک میں یہ کام کر رہی ہے اور جہاں جہاں بھی چاہے وہ جنگ کے متاثرین ہوں یا کسی قدرتی آفت کے متاثرین ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے فری میڈیکل کیمپس بھی لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے ذریعے سے بھی بڑا وسیع خدمت خلق کا کام ہو رہا ہے۔ گھانا، نائیجیریا، بورکینا فاسو وغیرہ میں آنکھوں کے مریضوں کے آپریشن کئے جاتے ہیں۔ بورکینا فاسو میں اس سال سولہ سو بتیس (1632) کی تعداد میں آنکھوں کے مفت آپریشن کئے گئے۔ بورکینا فاسو میں اب تک کل پانچ ہزار چھ سو چوالیس (5644) کی تعداد میں آنکھوں کے فری آپریشن کئے گئے۔ سیرالیون میں اڑھائی سو (250)۔ ہیٹی میں سو (100)۔ گوئٹے مالا میں مجموعی طور پر ایک سو بیالیس (142) آپریشن کئے جا چکے ہیں۔ اس طرح مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے۔

خون کے عطیات کے ذریعہ سے بھی امریکہ اور دوسرے ممالک میں کام ہو رہا ہے اور اس کا بڑا اچھا مثبت اثر ہو رہا ہے۔

چیریٹی واک کے ذریعہ سے بھی نیوزی لینڈ، جرمنی، ماریشس، امریکہ، آئرلینڈ، یوکے میں چیریٹی واک کے ذریعے سے مجموعی طور پر نو لاکھ اڑسٹھ ہزار ڈالر سے زائد رقم جمع کر کے مختلف چیریٹیز میں تقسیم کی گئی ہے۔ یہاں یوکے (UK) میں اس بارے میں سب سے زیادہ اچھا کام ہو رہا ہے۔

قیدیوں سے رابطے، خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری کا بھی بڑا انتظام ہو رہا ہے۔ بورکینا فاسو میں آٹھ ریجن میں مختلف مقامات پر عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر قیدیوں سے ملاقات کی گئی۔ ان کو صابن اور کھانے پینے کی چیزیں چینی وغیرہ مہیا کی گئیں۔ سترہ سو پندرہ (1715) سے زائد مریضوں اور قیدیوں کو تحائف دیئے گئے۔ ماریشس میں، پولینڈ میں، کبابیر میں، کونگو کنشاسا میں کام ہو رہا ہے۔

نومبائعین سے رابطے

نومبائعین سے رابطے کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا سرفہرست ہے۔ دوران سال سترہ ہزار چار سو انیس (17419) نومبائعین سے رابطہ بحال کیا گیا۔ جن سے بہت عرصے سے رابطہ ختم ہو گیا تھا۔ گزشتہ نو (9) سال میں اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو لاکھ ستاون ہزار (957000) سے اوپر نومبائعین سے یہ رابطہ بحال کر چکے ہیں۔ دوسرے نمبر پر نائیجیریا ہے۔ انہوں نے اس سال اٹھارہ ہزار سے زائد نومبائعین سے رابطہ کیا۔ یہاں بھی نومبائعین سے رابطے کی تعداد چھ لاکھ پچاس ہزار سے اوپر ہو چکی ہے۔ سیرالیون نے اس سال اسّی ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ ان کی کل تعداد تین لاکھ ہو چکی ہے۔ اکیس ہزار سے زائد بورکینا فاسو میں اور اس طرح مختلف ممالک ہیں۔

امیر صاحب آئیوری کوسٹ بیان کرتے ہیں کہ قریباً دس سال کے طویل انقطاع کے بعد (جو ملکی امن عامہ کی صورتحال کی وجہ سے تھا) نارتھ ریجن کی اکثر پرانی جماعتوں سے رابطہ بحال ہوا۔ نارتھ ریجن میں ایک گاؤں نیڈیو (N'deou) نام کا ہے۔ جب اس گاؤں سے دوبارہ رابطہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس گاؤں کے امام عیسیٰ فانے صاحب جو کہ اس گاؤں سے ملحقہ تقریباً اٹھارہ گاؤں کے مرکزی امام ہیں ابھی تک احمدیت پر اسی طرح قائم ہیں۔ چنانچہ جب ہم وہاں پہنچے تو بڑا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ موصوف کے گھر میں اب تک ایم ٹی اے کی سہولت موجود تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اور میری تصاویر بھی موجود تھیں۔ اور یہ وہ امام ہیں جنہوں نے لندن جا کے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کیا تھا۔ وہاں میٹنگ رکھی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا مثبت اثر ہوا۔

امسال ہونے والی بیعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ پچپن ہزار دو سو پینتیس (555235) ہیں۔

خاص خاص جو بڑی جماعتیں ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب سے زیادہ بیعتیں حاصل کرنے کی سب سے پہلے جو توفیق ملی وہ مالی کو ہے۔ اس کے بعد نائیجیریا، پھر سیرالیون، گھانا، بورکینا فاسو، گنی کناکری، آئیوری کوسٹ۔ سینیگال کو آئیوری کوسٹ سے زیادہ بیعتوں کی توفیق ملی ہے۔ بینن کو بھی زیادہ ملی ہے۔ ترتیب انہوں نے غلط لکھی ہوئی ہے۔ کیمرون کو بھی کافی بیعتوں کی توفیق ملی۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں کافی تیزی سے جماعت پھیل رہی ہے۔

مالی کی بیعتیں سب سے زیادہ ہیں۔ وہاں مالی کے ریجن بماکو سے ابوبکر سِیڈبے صاحب (Abubakar Sidibe) معلم ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک بزرگ داؤد کانتے صاحب نے خواب میں دیکھا کہ مالی کی تمام سرزمین احمدیوں سے بھری پڑی ہے۔ اس کے بعد جب انہوں نے چاند کی طرف دیکھا تو اس پر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نظر آئی جس کی روشنی نے تمام زمین کو گھیرا ہوا ہے۔

بیعتوں کے ایمان افروز واقعات

بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات بھی ہیں۔

امیر صاحب انڈونیشیا لکھتے ہیں کہ ایک استاد جن کا نام زکی ہے انہوں نے دو سال قبل بیعت کی تھی۔ استخارہ کے بعد انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور آواز بھی سنی کہ یہ شخص سچا ہے۔ اس پر زکی صاحب نے اپنے شاگردوں کو احمدیت کی سچائی کے حوالے سے کافی تبلیغ کی۔ ان کی تبلیغ کے نتیجے میں دسمبر 2013ء میں جلسے کے موقع پر ان کے نو (9) شاگرد بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔

کانگو سے حافظ بوکانڈے (Bokand) صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے اپنے گاؤں میں دو غیر ملکی نوجوانوں کو دیکھا جو اسلام کی تبلیغ کے لئے آئے تھے۔ ان کو دیکھ کر میرے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ نوجوان خدا کے لئے اپنا گھر بار چھوڑ کر یہاں آئے ہیں۔ یقیناً ان کے بیان میں سچائی ہے۔ چنانچہ مجھے احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔

پھر آئیوری کوسٹ سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں۔ یہ لمبا واقعہ ہے۔ (اس کی جگہ) مَیں قرغیزستان کا ایک واقعہ بیان کر دیتا ہوں۔ وہاں کے جماعت کے نیشنل پریذیڈنٹ صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار جہاں کام کرتا ہے وہاں میری ایک کولیگ رشین خاتون یُولیا گُبانوا (Yuliya Gubanova) سے جو مذہباً پہلے عیسائی تھیں، اکثر دینی موضوعات پر گفتگو رہتی تھی۔ گفتگو کے دوران انہوں نے خاکسار سے کہا کہ مجھے اپنے مذہب پر دلی اطمینان نہیں تھا اور بہت سے سوالوں کے جواب مجھے نہیں ملتے تھے۔ تم سے بات کرنے کے بعد مجھے ان تمام سوالوں کے جواب مل گئے ہیں اور تسلی ہو گئی ہے کہ اسلام ہی حقیقی اور سچا مذہب ہے اور ان پر حقیقت واضح ہو گئی۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔ اس کے بعد انہوں نے سلسلے کا لٹریچر مثلاً اسلامی اصول کی فلاسفی، احمدیت کا پیغام وغیرہ کتب کا مطالعہ کیا جس سے ان کا ایمان مزید مضبوط ہو گیا۔ بیعت سے پہلے وہ غیر اسلامی لباس پہنا کرتی تھیں۔ بیعت کے بعد خاکسار نے انہیں اسلامی لباس کی طرف توجہ دلائی یعنی حیا دار لباس ہو تو انہوں نے اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے لباس کو درست کیا۔

(باقی صفحہ 22 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

آجکل اسلام کے نام پر یا شریعت کے نافذ کرنے کے نام پر بے شمار شدت پسند تنظیمیں بن چکی ہیں جو ایسے ایسے ظلم کے مظاہرے کر رہی ہیں کہ انسان انہیں دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ حرکتیں انسان کر رہے ہیں یا انسانوں کے رُوپ میں حیوانوں سے بھی بدتر کوئی مخلوق کر رہی ہے

گزشتہ دنوں پاکستان میں ظلم کی ایک ایسی صورت ہمارے سامنے آئی جو صرف ظلم ہی نہیں تھا بلکہ درندگی اور سفّاکی کی بدترین مثال تھی، ایسا واقعہ جس سے انسانیت چیخ اٹھی، ایسے ہی خون کی ہولی آج سے قریباً ساڑھے چار سال پہلے لاہور میں ہماری مساجد میں بھی کھیلی گئی ہے۔

اس واقعہ میں بہیمیت کی انتہا کی گئی ہے کیونکہ اس ظلم کی بھینٹ چڑھنے والوں کی اکثریت جو تھی وہ معصوم بچوں کی تھی۔ بڑے ظالمانہ طریقے سے ان کی جان لی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ان ظالموں اور بدبختوں سے جلد ملک کو پاک کرے بلکہ تمام اسلامی ممالک کو پاک کرے۔ یہ واقعات دیکھ کر احمدیوں پر ہوئے ہوئے ظلموں کے زخم بھی تازہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان معصوموں کے لئے بھی شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی حوصلہ دے، صبر دے اور ان پر رحم فرمائے، ان کا کفیل ہو جن کے ماں باپ بھی اُن سے چھن گئے۔

یہ شدت پسندی اور ظلم کے واقعات تقریباً تمام مسلمان کہلانے والے ملکوں کا المیہ ہے۔ یہ ایک پاکستان کی بات نہیں ہے۔ عراق، شام، لیبیا وغیرہ سب ملکوں میں ظلم ہو رہا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ظلم کی بات یہ ہے کہ یہ سب ظلم خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو رہا ہے۔

آپس کے بے شمار شدت پسند گروہوں کی وجہ سے اکثر ملک جنگ کا میدان بنے ہوئے ہیں۔ مغربی طاقتوں کے آگے یہ لوگ ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ نہ آپس کا اتحاد ہے جس کی وجہ سے ملکوں میں امن و سکون قائم ہو نہ غیر مسلم ممالک کے سامنے ان کی کوئی حیثیت ہے۔ ان کی باگ ڈور بڑی طاقتوں کے ہاتھ میں ہے۔ خدا تعالیٰ کا خانہ خالی ہے۔ اس کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے اور اس کو چھوڑ کر دنیا داروں کی طرف جھکاؤ ہے اور یہ لوگ اسی کو اپنی بقا کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔
جب تک خدا تعالیٰ کی بات نہیں مانیں گے، جب تک دشمنوں سے بھی انصاف کے معیار قائم نہیں کریں گے، جب تک ہر سلام کرنے والے کو امن نہیں دیں گے، جب تک اپنے بھائی چارے کے معیاروں کو قائم نہیں کریں گے، جب تک حکومت رعایا کا خیال نہیں رکھے گی، جب تک رعایا حکومت کی اطاعت گزار نہیں ہوگی، جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے رہیں گے

مکرم مبارک احمد صاحب باجوہ ابن مکرم امیر احمد باجوہ صاحب چک 312 ج ب کھوووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی شہادت۔

مکرمہ امینہ عسّاف صاحبہ آف کبابیر اور مکرم ابراہیم عبدالرحمن بخاری صاحب آف مصر کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 ردسمبر 2014ء بمطابق 19 فتح 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ ظلم و بربریت کے جتنے نمونے یا واقعات ہمیں مسلمان کہلانے والے ممالک میں نظر آتے ہیں وہ دوسرے غیر مسلم ممالک میں نہیں ہیں۔ یا کم از کم وہاں ظاہراً یہ نمونے اتنی کثرت سے نہیں ہیں اور جب واقعات ہوتے ہیں تو عموماً ان کے خلاف ان ترقی یافتہ ممالک میں یا غیر مسلم ممالک میں آواز بھی بڑے زوردار طریقے سے اٹھائی جاتی ہے۔ چاہے یہ ظلم حکومتی کارندوں کی طرف سے ہو یا کسی گروپ یا فرد کی طرف سے ہو رہا ہو۔ گزشتہ دنوں میں امریکہ میں بھی واقعات ہوئے اور وہاں بڑے پرزور احتجاج ہوئے۔ لیکن اسلام پیار محبت اور بھائی چارے کی جتنی تلقین کرتا ہے آجکل کی مسلمان حکومتیں اور اسی طرح اسلام کے نام پر جو دوسرے گروپ بنے ہوئے ہیں وہ گروہ یا تنظیمیں اتنا ہی ذاتی مفادات کی خاطر یا امن قائم کرنے کے لئے یا اسلام کے نام پر ظلم کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ گویا کہ اسلام کی تعلیم کے بالکل الٹ چل رہے ہیں اور آجکل اسلام کے نام پر یا شریعت کے نافذ کرنے کے نام پر بے شمار شدت پسند تنظیمیں بن چکی ہیں جو ایسے ایسے ظلم کے مظاہرے کر رہی ہیں کہ انسان انہیں دیکھ کر پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ حرکتیں انسان کر رہے ہیں یا انسانوں کے رُوپ میں حیوانوں سے بھی بدتر کوئی مخلوق کر رہی ہے۔

گزشتہ دنوں پاکستان میں ظلم کی ایک ایسی صورت ہمارے سامنے آئی جو صرف ظلم ہی نہیں تھا بلکہ درندگی اور سفّاکی کی بدترین مثال تھی۔ ایسی چیز جس سے ایک انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسا واقعہ جس سے انسانیت چیخ اٹھی۔ ہر شخص جس میں انسانیت کی ہلکی سی بھی رمق ہے چیخ اٹھا اور بے چین ہو گیا۔ ایسے ہی خون کی ہولی آج سے قریباً ساڑھے چار سال پہلے لاہور میں ہماری مساجد میں بھی کھیلی گئی تھی۔ یہاں کے ایک ٹی وی چینل نے غالباً بی بی سی نے پاکستان میں ہونے والے پانچ ایسے بدترین واقعات کا ذکر کیا جو گزشتہ چند سالوں میں پاکستان میں رونما ہوئے تو ان میں لاہور میں ہماری مساجد کا جو واقعہ تھا اس کا بھی ذکر کیا گیا۔ بہرحال

ہمارے اس صدمے کو اور ہم پر کئے گئے ظلم کو شاید مولوی کے خوف سے نہ ہی حکومت نے قابل توجہ سمجھا اور نہ ہی عوام النّاس کی اکثریت نے ہمدردی اور افسوس کے قابل سمجھا یا کیا گیا۔ لیکن ہم احمدی تو انسانیت سے ہمدردی رکھنے والے ہیں اور انسانیت کو تکلیف میں دیکھ کر ہم بے چین ہو جاتے ہیں اور پھر جو پاکستان میں گزشتہ دنوں واقعہ ہوا یہ تو ہمارے ہم وطن اور شاید تمام ہی مسلمان کہلانے والے تھے جن کے لئے ہمارے دل رحم کے جذبات سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے ہم بے چین ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے اندر ہمدردی ہے۔ ان پر ظلم دیکھ کر تو ہم نے بے چین ہونا ہی تھا اور ہوئے کیونکہ جیسا کہ میں نے کہا یہ پاکستانی نہ صرف ہم میں سے یہاں بیٹھے ہوئے اکثر کے ہموطن بلکہ مسلمان بھی ہیں۔ اور پھر اس واقعہ میں بہیمیت کی انتہا کی گئی ہے کیونکہ اس ظلم کی بھینٹ چڑھنے والوں کی اکثریت جو تھی وہ معصوم بچوں کی تھی۔ پانچ چھ سات سال کے بچے بھی تھے۔ دس گیارہ بارہ تیرہ سال تک کی عمر کے بچے تھے۔ ایسے بچے بھی بیچ میں شہید ہوئے جو پانچ چھ سال کے تھے جن کو شاید دہشت گردی اور غیر دہشت گردی کا کچھ علم بھی نہیں تھا۔ مسلمان اور غیر مسلم میں کیا فرق ہے۔ یہ بھی نہیں پتا ہوگا۔ لیکن بڑے ظالمانہ طریقے سے ان کی جان لی گئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی مغفرت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور ان کے والدین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

ان بچوں کو اس لئے ظلم کا نشانہ بنایا گیا کہ پاکستان میں فوج سے ان نام نہاد شریعت کے نافذ کرنے والوں نے بدلہ لینا تھا۔ یہ کونسا اسلام ہے اور کونسی شریعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگ کی صورت میں غیر مسلموں کے بچوں اور عورتوں پر بھی تلوار اٹھانے کی سختی سے ممانعت فرمائی تھی۔ جنگ کے دوران ایک مشرک کے بچے کو قتل کرنے پر جب آپ نے اپنے صحابی سے باز پُرس کی تو صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ مشرک کا بچہ تھا۔ اگر غلطی سے قتل ہو بھی گیا تو کیا ہوا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا وہ انسان کا معصوم بچہ نہیں تھا؟

(ماخوذ از مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 365 مسند الاسود بن سراح حدیث 15673 مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس یہ معیار ہیں جو ہمیں انسانیت کے تقدّس کو قائم کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ سے نظر آتے ہیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہے اور اسلام کے نام پر ظلم کرنے والوں کے یہ عمل ہیں جو ہم عموماً دیکھتے رہتے ہیں۔

بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا اس سفّاکانہ ظلم پر ہر انسان نے دکھ کا اظہار کیا۔ چاہے وہ مسلمان تھے یا غیر مسلم تھے۔ یہاں دو دن پہلے چرچ آف انگلینڈ نے عورت کو اپنی پہلی بشپ بنایا۔ ان کی تقریب ہو رہی تھی تو انہوں نے بھی اپنی تقریب سے پہلے اس واقعہ پر دکھ کا اظہار کیا۔ ایک منٹ کے لئے خاموشی اختیار کی۔ اپنے انداز میں دعائیں کیں۔ تو بہر حال کہنے کا یہ مقصد ہے کہ ہر انسان کو اس واقعہ سے تکلیف پہنچی قطع نظر اس کے کہ اس کا مذہب کیا تھا۔ لیکن ان مسلمان کہلانے والوں نے، ایک دو نہیں بلکہ تین چار تنظیموں نے اکٹھی ہو کر بڑے فخر سے اس بات کا اعلان کیا کہ ہاں ہم ہیں جنہوں نے یہ ظلم کیا ہے اور ہمیں اس بات پر کوئی شرمندگی نہیں۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ تھوڑی سی شرافت رکھنے والے انسان نے بھی اس پر دکھ کا اظہار کیا، افسوس کیا اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ احمدیوں کے دل میں تو انسانیت کے لئے درد انتہائی زیادہ ہے۔ ہم تو انسانی ہمدردی کے لئے ہر وقت تیار رہنے والے ہیں۔ ذرا سا واقعہ ہو جائے تو ہمارے دل پسیج جاتے ہیں۔ مجھے کئی خطوط موصول ہوئے کہ اس واقعہ سے سارا دن ہم بے چینی اور تکلیف میں رہے اور یہ حقیقت ہے۔ میرا اپنا یہ حال تھا کہ سارا دن طبیعت پر بڑا اثر رہا اور جب ایسی کیفیت ہوتی ہے تو پھر ظالموں کے نیست و نابود ہونے کے لئے بددعائیں نکلتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ظالموں اور بدبختوں سے جلد ملک کو پاک کرے بلکہ تمام اسلامی ممالک کو پاک کرے۔ یہ واقعات دیکھ کر احمدیوں پر ہوئے ہوئے ظلموں کے زخم بھی تازہ ہوتے ہیں۔ لیکن ان معصوموں کے لئے بھی شدید تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو بھی حوصلہ دے، صبر دے اور ان پر رحم فرمائے، ان کا کفیل ہو جن کے ماں باپ بھی اُن سے چھن گئے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ شدت پسندی اور ظلم کے یہ واقعات تقریباً تمام مسلمان کہلانے والے ملکوں کا المیہ ہے۔ یہ ایک پاکستان کی بات نہیں ہے۔ عراق، شام، لیبیا وغیرہ سب ملکوں میں ظلم ہو رہا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ظلم کی بات یہ ہے کہ یہ سب ظلم خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر ہو رہا ہے۔ شام میں ہی حکومتی اور سنّی فسادوں میں ایک رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ تیس ہزار کے قریب لوگ مارے گئے ہیں۔ کُل جتنی اموات ہوئی ہیں ان میں سے چھ ہزار چھ سو بچے مارے گئے۔ ایک بٹا تین (1/3) سے زیادہ شہری مارے گئے۔ ISIS کے ذریعے ہزاروں لوگ مارے گئے۔ سینکڑوں عورتوں اور لڑکیوں کو اس لئے مار دیا گیا، ایک لائن میں کھڑا کر کے گولی سے اڑا دیا گیا کہ انہوں نے ان لوگوں سے شادی کرنے سے انکار کر دیا تھا بلکہ بعض ذرائع کے مطابق ظلموں اور موتوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

یہ ساری چیزیں دیکھ کر اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والے انسان کا دماغ چکرا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ جو ہو رہا ہے اسلام کے نام پر ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ کس اسلامی تعلیم کے نام پر یہ عمل ہو رہا ہے۔ کیا یہ سب کچھ اس خدا کے نام پر ہو رہا ہے جو رحمان خدا ہے، جو رؤوف و رحیم خدا ہے، جو اتنا مہربان ہے کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس رسول کے نام پر یہ ظلم ہو رہا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے رحمۃٌ للعالمین کہا ہے۔ اس شریعت کے نام پر یہ ظلم ہو رہا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے دشمن سے بھی عدل و انصاف کو پکڑے رکھنے کی تلقین کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (المائدۃ:9) کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی سخت دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اب یہاں تو اللہ تعالیٰ انصاف کے معیاروں کو ایک مومن کے لئے اونچا کر رہا ہے۔ اگر یہ نہیں تو ایمان نہیں کہ کسی قوم کی دشمنی بھی انصاف کے معیاروں سے نیچے آنے پر تمہیں مائل نہ کرے۔ انصاف کی تعلیم میں ایسے نمونے دکھاؤ کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا پر ظاہر ہو جائے۔ تمہارے انصاف اور نیکی کے نمونے اسلام کی خوبصورت تعلیم کے گواہ بن جائیں۔ کسی کی انگلی اسلامی تعلیم پر نہ اٹھے۔ کاش کہ یہ مسلمان کہلانے والے اپنے جائزے لیں کہ کیا ان کے نمونے اسلامی تعلیم کی طرف غیر مسلموں کو کھینچ رہے ہیں۔ ان لوگوں کے عمل تو اپنوں کو بھی دُور دھکیل رہے ہیں۔ جن بچوں نے اپنے ساتھیوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنتے دیکھا ہے کیا وہ ان لوگوں کو کبھی مسلمان سمجھیں گے؟ اور اگر سمجھیں گے تو یہ سوال ان کے ذہنوں میں پیدا ہوں گے کہ کیا یہ اسلام ہے جس کو ہم مانیں؟ پس یہ لوگ صرف ظاہری ظلم اور قتل و غارت نہیں کر رہے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی برباد کر رہے ہیں۔ اسلام سے دور لے کر جا رہے ہیں۔ کاش کہ مسلمان علماء کہلانے والے جنہوں نے جہاد اور فرقہ واریت کے نام پر ان شدت پسند گروہوں کو جنم دیا ہے اپنے قبلے درست کر کے اپنی نسلوں کو حقیقی اسلام کے بتانے والے بنیں اور ان شدت پسند گروہوں کی بیخ کنی کے لئے حقیقی اسلامی تعلیم کے ہتھیار کو استعمال کریں۔ اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ زمانے کے امام کی بات مان کر حقیقی اسلام پر خود بھی عمل پیرا ہوں اور دوسروں کو بھی عمل کروائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق نے ان مولویوں کو اپنی اصلاح کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ:

’’اگر اسلام کے مولوی اتفاق کر کے اس بات پر زور دیں کہ وہ وحشی مسلمانوں کے دلوں سے اس غلطی کو نکال دیں (یعنی شدت پسندی اور غلط قسم کے جہاد کی غلطی کو نکال دیں) تو وہ بلاشبہ قوم پر ایک بڑا احسان کریں گے اور نہ صرف یہی بلکہ ان کے ذریعہ سے اسلام کی خوبیوں کی بھاری جڑھ لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی اور وہ سب کراہتیں جو اپنی غلطیوں سے مذہبی مخالف اسلام کی نسبت رکھتے ہیں وہ جاتی رہیں گی۔‘‘

(گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 634)

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اسلام کی خوبصورت تعلیم کو پھیلانے کے لئے ایک درد ہے اور جس کی آپ نے ان غیر احمدی مولویوں سے بھی اپیل کی ہے کہ خدا کے لئے اس تعلیم کو جو شدت پسندی کی ہے اپنے ذہنوں سے نکالو اور محبت اور پیار کی تعلیم کو رائج کرو۔ لیکن یہ بات سننے کو کب یہ نام نہاد مولوی تیار ہوتے ہیں۔ ان کے مقاصد تو اب دین اسلام کے تقدّس کو قائم کرنے کی بجائے سیاسی اور ذاتی مفاد کا حصول ہو گیا ہے۔ جہاں تک مَیں نے دیکھا ہے اس واقعہ پر غم و غصے کا اظہار بھی علماء کی طرف سے پُرزور طریقے پر نہیں ہوا۔ شاید آج جمعہ پر بعض لوگوں نے کیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ کہ اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہر معاملے کی خبر صرف خبر رکھنے کے لئے نہیں رکھتا بلکہ ہر عمل انسان کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے۔ ظلم کرنے والے جو ہیں وہ یقیناً اپنے بدانجام کو پہنچتے ہیں۔

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Courtesy:
ALLADIN BUILDERS
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

پس اگر اپنی دنیا و عاقبت سنوارنی ہے تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سامنے رکھیں کہ دشمن سے بھی انصاف کا سلوک کریں اور پھر کلمہ گوؤں کے بارے میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح: 30)۔ لیکن یہاں رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تو دُور کی بات ہے یہ تو اپنوں سے بھی دشمنوں سے بڑھ کر سلوک کرتے ہیں جس کے نظارے ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ اب یہ لاکھ، ڈیڑھ لاکھ، دو لاکھ آدمی جو صرف ایک ملک میں مار دیئے یہ اپنوں کے ساتھ ظلم کے سلوک ہی ہیں ناں یا یہ بھی ظلم کی انتہا ہی ہے کہ اس سلوک میں بچوں کو مارا، شہید کر دیا۔

کیا یہ سمجھتے ہیں کہ جو ظلم انہوں نے کیا ہے یا یہ کرتے رہتے ہیں اس پر سے بغیر پکڑ کے یہ گزر جائیں گے۔ نہیں اس طرح کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (النساء: 94) کہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا۔ جو جان بوجھ کر کسی مومن کو قتل کرے تو اس کی جزا جہنم ہے۔ وہ اس میں بہت لمبا عرصہ رہنے والا ہے۔ اور اللہ اس پر غضبناک ہوا اور اس پر لعنت کی۔ اور اس نے اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

پھر آگے اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ مومن کون ہے؟ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا (النساء: 95)۔ کہ جو تمہیں سلام کہے اسے یہ نہ کہا کرو کہ تم مومن نہیں۔

پس بھائی چارے کا ایک تقدّس اسلام نے قائم کر دیا۔ اگر اس تقدس کو کوئی پامال کرتا ہے اور کلمہ گو کو قتل کرتا ہے تو پھر یقینا جہنم اس کا ٹھکانا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی لعنت کے نیچے ہمیشہ رہے گا۔ جو لوگ خودکش حملہ کر کے یا مقابلہ میں مارے گئے اور غلط تعلیم کی وجہ سے جوان کو ان کے علماء نے دی خیال کیا کہ ہم مر کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ مومن کو مار کر تم خدا تعالیٰ کی رضا نہیں بلکہ اس کی لعنت کے مورد بن رہے ہو اور ہمیشہ کے لئے جہنّم تمہارا ٹھکانہ ہے۔ اور مومن ہونے کے لئے کہا کہ اگر تمہاری طرف کوئی سلامتی کا پیغام بھیجتا ہے تو پھر تمہارا کوئی حق نہیں بنتا کہ اسے قتل کرو۔ اب کوئی بتائے کہ ان معصوم بچوں کا کیا قصور تھا۔ وہ معاشرے کا ایک بہتر حصہ بننے کے لئے اور ملک کا سرمایہ بننے کے لئے اور سلامتی پھیلانے کے لئے علم حاصل کر رہے تھے۔ اس لئے وہ تعلیم حاصل کرنے ان سکولوں میں آئے ہوں گے۔ ان نام نہاد علماء کی باتیں سن کر حیرت ہوتی ہے جو شدت پسندی کی تعلیم، اس خوبصورت اسلامی تعلیم کے باوجود دیتے ہیں۔ ان کی یہ باتیں سن کر ہی کم علم اور جاہل متاثر ہوتے ہیں اور پھر وہ حرکات کرتے ہیں جن میں سوائے بہیمیت کے اور کچھ ثابت نہیں ہوتا۔ اور اس کا انجام پھر خدا تعالیٰ نے بتا دیا کہ جہنم ہے۔ لیکن شاید یہ لوگ جہنم کو کوئی افسانوی بات سمجھتے ہیں یا خدا تعالیٰ کی باتوں پر ایمان نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان تنبیہوں کے باوجود ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر آخرت پر کامل یقین نہیں تو خدا تعالیٰ نے اس دنیا کی حالت کے بارے میں بھی ان کو بتا دیا کہ پھر تمہارا کیا حشر ہوگا۔ اگر تم نے بھائی بھائی کے تقدس کو پامال کیا تو پھر یہاں بھی تمہاری ساکھ ختم ہو جائے گی۔ اس دنیا میں بھی جو مفادات ہیں وہ تم حاصل نہیں کر سکو گے۔ جس دنیا کی خاطر تم یہ سب کچھ کر رہے ہو وہ بھی تمہیں نہیں ملے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۔اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (الانفال: 47) اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا اور صبر سے کام لو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کی یہ بات آج مسلمانوں کی حالت کو دیکھ کر سو فیصد ان پر پوری ہوتی نظر آتی ہے کہ انہی لڑائی اور جھگڑوں کی وجہ سے مسلمانوں کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ آپس کے بے شمار شدت پسند گروہوں کی وجہ سے اکثر ملک جنگ کا میدان بنے ہوئے ہیں۔ مغربی طاقتوں کے آگے یہ لوگ ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ بیشک مسلمان ممالک کی ایک تنظیم ان کی اپنی بنائی ہوئی ہے لیکن اس کی حیثیت کچھ بھی نہیں۔ نہ آپس کا اتحاد ہے جس کی وجہ سے ملکوں میں امن و سکون قائم ہو۔ نہ غیر مسلم ممالک کے سامنے ان کی کوئی حیثیت ہے۔ ان کی باگ ڈور بڑی طاقتوں کے ہاتھ میں ہے۔ ان مسلمان ملکوں میں سے کسی ملک کا صدر یا وزیر اعظم حتی کہ فوجی سربراہ بھی کسی مغربی ملک میں آ کر یہاں کے صدروں یا وزیر اعظموں سے بات کرتے ہیں یا یہ لوگ ان کی کچھ پذیرائی کر دیتے ہیں تو ہمارے یہ لیڈر سمجھتے ہیں کہ جیسے دنیا جہان کی نعمتیں ان کو مل گئیں۔ خدا تعالیٰ کا خانہ خالی ہے۔ اس کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے اور اس کو چھوڑ کر دنیاداروں کی طرف جھکاؤ ہے اور یہ لوگ اسی کو اپنی بقا کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

پس کس کس بات کا ذکر کیا جائے جو مسلمان کہلانے والے ممالک کو تباہی کی طرف لے جا رہی ہے۔ ایک ظلم ہوتا ہے۔ چند دن عوام پر اثر رہتا ہے، شور مچاتے ہیں اور پھر عوام الناس کی بھی جو اکثریت ہے وہ انہی ظالموں کے ہاتھوں آلہ کار بن جاتی ہے۔ پس جب تک خدا تعالیٰ کی بات نہیں مانیں گے جب تک دشمنوں سے بھی انصاف کے معیار قائم نہیں کریں گے۔ جب تک ہر سلام کرنے والے کو امن نہیں دیں گے جب تک اپنے بھائی چارے کے معیاروں کو قائم نہیں کریں گے جب تک حکومت رعایا کا خیال نہیں رکھے گی جب تک رعایا حکومت کی اطاعت گزار نہیں ہوگی۔ جب تک خدا تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا نہیں ہوگا اس وقت تک ایسے ظالمانہ واقعات ہوتے رہیں گے۔ کاش کہ یہ باتیں ہمارے لیڈروں اور علماء کہلانے والوں کو بھی اور عوام الناس کو بھی سمجھ آ جائیں۔ مسلمان اُمّہ کی تکلیف ہمیں بھی تکلیف میں ڈالتی ہے۔ اس لئے کہ یہ ہمارے پیارے آقا کی طرف منسوب ہونے والے ہیں۔ ہمیں تو زمانے کے امام نے اپنے آقا اور مطاع کی طرف منسوب ہونے والوں سے ہمدردی اور پیار کرنے کے گر سکھائے ہیں۔ ہمیں تو یہ بتایا ہے کہ

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار   کا خر کنند دعوئے حُبِّ پیمبرمؐ

(ازالۂ اوہام حصہ اوّل، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 182)

کہ اے دل! تو ان لوگوں کا لحاظ کر۔ ان پر ہمدردی کی نظر رکھ کیونکہ آخر یہ لوگ میرے پیغمبر کی محبت کا دعوی کرتے ہیں۔

ہمارے ساتھ اگر ظلم کا رویہ ہے تب بھی ہمیں افسوس ہے اور ہم دعا کرتے ہیں بدلے نہیں لیتے کہ خدا تعالیٰ ان کے دلوں کو صاف کرے اور یہ اس حقیقت کو سمجھیں کہ مسلم اُمّہ کے لئے حقیقی ہمدردی اور خیر خواہی احمدی ہی اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے اندر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی پیدا کیا ہے۔ آپ نے اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی ہمدردی کے جذبے کو اپنوں اور غیروں سب پر حاوی کرنے کی ہمیں تلقین فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

''مومنوں اور مسلمانوں کے لئے نرمی اور شفقت کا حکم ہے۔ پس اس کو ہمیشہ سامنے رکھو۔''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 232، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرماتے ہیں:

''ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 280، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا: ''تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض مشترک یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی اور حقیقی محبت قائم کی جاوے اور بنی نوع انسان اور اِخوان کے حقوق اور محبت میں ایک خاص رنگ پیدا کیا جاوے۔ جب تک یہ باتیں نہ ہوں تمام امور صرف رسمی ہوں گے۔'' (ملفوظات جلد 3 صفحہ 95، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرمایا کہ: ''اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔''

پھر فرمایا: ''خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم تمام نوع انسان سے عدل کے ساتھ پیش آیا کرو۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اس سے بھی نیکی کرو جنہوں نے تم سے کوئی نیکی نہیں کی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ تم مخلوق خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔'' فرمایا ''آخری درجہ نیکیوں کا طبعی جوش ہے جو ماں کی طرح ہو۔''

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 30)

پس جب ہمدردی کے ایسے معیار ہم حاصل کرنے والے ہوں یا ہمدردی کے ایسے معیاروں کو حاصل کرنے کی تعلیم ہمیں ملی ہو اور اس پر ہم عمل کرنے والے بھی ہوں تب ہی انسان دوسرے کے درد کو محسوس کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم میں سے اکثریت بنی نوع انسان کے لئے ایسے جذبات رکھتے ہیں اور ایک احمدی کو ایسے جذبات رکھنے والا ہونا چاہئے۔ جب عام انسانوں کے لئے یہ جذبات ہوں تو پھر مسلمانوں کے لئے تو ہم اس سے بڑھ کر جذبات رکھنے والے ہیں۔ ہر ظلم جو کسی بھی مسلمان پر ہو ہم اپنے دل پر محسوس کرتے ہیں۔ اور یہ ظلم جو پاکستان میں ہوا ہے یقینا ہمارے لئے انتہائی تکلیف کا موجب ہے۔ اور جو ظلم مسلمان دنیا میں کسی کی طرف سے بھی ہو رہا ہے ہمارے لئے تکلیف کا باعث ہے۔ اور اس تکلیف کا احساس اس وقت اور بھی بڑھ جاتا ہے جب

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ہم دنیا کو پکار پکار کر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان ظلموں کے خاتمے کے لئے اپنے وعدے کے مطابق مسیح موعود کو بھیج دیا ہے جس نے جنگوں اور سختیوں کا خاتمہ کر کے پیار اور محبت کو پھیلانا تھا۔ پس اس کی بات سنو تا کہ دنیا میں اسلام کی حقیقی تعلیم کو لاگو کر سکو۔ لیکن اس پکار کے باوجود علماء کہلانے والے سب سے زیادہ ہماری دشمنی میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور جب ایسی صورتحال ہو تو پھر انصاف اور ہمدردی کی تمیز ختم ہو جاتی ہے اور نتیجۃً پھر ہر معاشرے میں فتنہ و فساد ہی نظر آتا ہے اور معصوموں کا خون ہوتا ہے اور یہی کچھ ہو رہا ہے۔ کاش کہ مسلمان علماء کہلانے والے اس بات کو سمجھیں اور مُسلم اُمّہ کو فرقہ واریت میں ڈال کر تباہ کرنے کی کوشش کرنے کے بجائے اسلام کی امن، محبت اور پیار کی تعلیم کو مسلمانوں کے اندر راسخ کریں۔ جس طرح کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اور غیر مسلموں میں بھی اسلام کے بارے میں اس غلط تاثر کو زائل کریں کہ اسلام نعوذ باللہ شدت پسندی اور تلوار کا مذہب ہے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کو یہ عقل آ جائے۔ پاکستان کے لئے اور مسلم ممالک کے لئے بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں امن قائم فرمائے اور حکومتیں بھی اور عوام الناس بھی حقیقی اسلامی قدروں کی پہچان کرنے والے بن سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ شام، عراق، لیبیا وغیرہ میں احمدی ان حالات کی وجہ سے جن میں سے یہ ملک اس وقت گزر رہے ہیں ایک تو وہاں کے شہری ہونے کی وجہ سے اور پھر احمدی ہونے کی وجہ سے بھی تکلیف میں ہیں۔ ان کے لئے بھی خاص دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان مشکلات سے نجات دے۔ بعض بڑی کسمپرسی کی حالت میں آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں۔ دونوں گروہ احمدیوں کے مخالف بنے ہوئے ہیں۔ کوئی مدد بھی ایسے حالات میں نہیں پہنچ سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنا فضل فرمائے اور رحم فرمائے اور جلد ان لوگوں کو ان تکلیف کے دنوں سے نکالے۔

نمازوں کے بعد میں کچھ جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو ہمارے ایک شہید بھائی کا ہے۔ مبارک احمد صاحب باجوہ ابن مکرم امیر احمد باجوہ صاحب چک 312 ج ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ہیں۔ ان کو شہید کیا گیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ان کو کچھ نامعلوم افراد نے 26/اکتوبر 2009ء کو ان کے ڈیرے سے اغوا کر لیا تھا اور ان کے بارے میں اب تک معلوم نہیں ہو سکا تھا۔ تاہم چند روز قبل گجرات کے ایک علاقے سے گرفتار ہونے والے چند دہشتگردوں نے انکشاف کیا کہ ہم نے کتھووالی کے ایک مبارک باجوہ کو بھی گستاخ رسول قرار دے کر قتل کر کے بھمبھر نالہ واقع ضلع گجرات میں گڑھا کھود کر دبا دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اب یہ سارے فتوے دینے والے بھی بن گئے ہیں۔

مبارک احمد صاحب کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا مکرم پیر محمد صاحب کے ذریعے ہوا۔ انہیں جماعت سے بہت لگاؤ تھا۔ نہایت دیندار گھرانہ ہے۔ شہید مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ شہید مرحوم 1953ء میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم حاصل کی اور زمیندارہ کرتے تھے۔ شہید مرحوم نہایت ایماندار، نیک دل، نیک سیرت، شریف النفس اور ملنسار شخصیت کے مالک تھے۔ ان کے والد امیر احمد باجوہ صاحب اور بھائی مکرم رشید احمد باجوہ صاحب دونوں یکے بعد دیگرے کتھووالی جماعت کے صدر جماعت بھی رہے۔ ایک بیٹا ظہور احمد اس وقت بطور قائد مجلس خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ ان کی اہلیہ شاہد بیگم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے ظہور احمد، منصور احمد اور نصیر احمد اور عتیق احمد ہیں۔ اسی طرح ان کے دو بھائی اور ایک ہمشیرہ ہیں جو سوگوار ہیں۔ واقعہ کی کچھ مزید تفصیل اس طرح ہے کہ مبارک احمد باجوہ صاحب اور ان کے غیر از جماعت ملازم سکندر محمود کو جس کی عمر چودہ سال تھی کچھ لوگوں نے 26، 27/اکتوبر 2009ء کی رات کو آج سے پانچ سال پہلے ان کے ڈیرے سے اغوا کر لیا۔ اغوا کار دو کاروں پر سوار تھے۔ چند دن بعد اغوا کاروں نے مذکورہ ملازم کو ایک موبائل دے کر چھوڑ دیا۔ پھر اس موبائل نمبر پر تاوان کے لئے رابطہ کیا۔ دو کروڑ تاوان کی رقم کا مطالبہ کیا گیا جو کم ہو کے دس لاکھ پر آ گیا۔ اغوا کاروں کی شرط یہ تھی کہ رقم کوہاٹ یا پارہ چنار پہنچائی جائے۔ پھر اغوا کاروں سے رابطہ ختم ہو گیا۔ پولیس بھی کسی نتیجہ تک نہ پہنچ سکی۔ اب مکرم امیر صاحب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے اطلاع دی کہ ڈی پی او ضلع نے مغوی کے بھائی عزیز احمد باجوہ صاحب کو بلا کر کہا ہے کہ آپ کے بھائی کے بارے میں کچھ معلومات ڈی پی او گجرات کے پاس ہیں ان سے مل لیں۔ وہ وہاں گئے۔ ڈی پی او گجرات سے ملاقات ہوئی۔ تو ڈی پی او گجرات نے بتایا کہ تحریک طالبان پاکستان افضل فوجی گروپ (یہ بھی بہت سارے گروپ وہاں بنے ہوئے ہیں) کے چند لوگ پکڑے گئے ہیں۔ جن میں واجد نامی شخص نے مبارک احمد باجوہ صاحب کو اغوا کرنے کے بعد چھریوں سے ذبح کر کے نعش کو بھمبھر نالے میں دبانے کا انکشاف کیا ہے۔ جب عزیز احمد باجوہ صاحب اور دیگر افراد مذکورہ زیر تفتیش واجد نامی شخص سے ملے تو اس نے بھی اس قتل کی تصدیق کی۔ اس سوال پر کہ کیا کوئی مقامی آدمی بھی اس کے ساتھ تھا تو مذکورہ ملزم نے کہا کہ ساتھ والے گاؤں کا احمد نامی ایک شخص ساتھ تھا جس نے ہمیں مبارک احمد باجوہ مرحوم کے گستاخ رسول ہونے کا بتایا تھا۔ یہ شخص پہلے عیسائی تھا۔ بعد میں مسلمان ہو کر تحریک طالبان میں شامل ہو گیا۔ اس کا والد باجوہ فیملی کا ملازم رہا تھا۔ اور پھر اس نے یہ بھی بتایا کہ ہم نے اغوا کیا اور کوٹلی گاؤں میں مسجد کے تہہ خانے میں ان کو زنجیروں سے باندھ کر رکھا اور پھر ایک دن ہم نے عشاء کی نماز کے بعد ان کو اسی طرح جیسا کہ بتایا گیا ہے گردن پر چھری پھیر کے اور پھر ٹکڑے ٹکڑے کر کے گڑھے میں دبا دیا۔ تو پولیس اہلکار نے مذکورہ مجرم سے پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا کہ ہمیں ہمارے کمانڈر کا حکم ہے کہ یہ لوگ گستاخ رسول ہیں۔ لہٰذا ان کو قتل کر دو۔ اور اس کا حکم ماننا ہمیں ضروری تھا۔ یہ حال ہے۔ ابھی جو بچوں کو قتل کیا تو اب یہ کس پاداش میں کیا؟ یہ بھی طالبان کا ہی کام ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم شہید کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ بہرحال پتا تو لگ گیا پہلے صرف اغوا کی خبر تھی۔

دوسرا جنازہ مکرمہ امینہ عسّاف صاحبہ (کبابیر) کا ہے جو 12/دسمبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ کے والد مکرم عسّاف صاحب حیفا کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کو صدر اور سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ کبابیر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ نہایت عبادت گزار، دعا گو، بہت مہمان نواز، بکثرت مالی قربانی کرنے والی تھیں۔ نیک، مخلص اور صالح خاتون تھیں۔ دارالتبلیغ میں آنے والے مہمانوں کی ضیافت کا خصوصی اہتمام کرتی تھیں۔ مستورات کو بڑی عمدگی سے تبلیغ کیا کرتی تھیں۔ مبلغین کے اہل و عیال سے بہت محبت اور حسن سلوک سے پیش آتیں۔ مسجد محمود کبابیر کی تعمیر ہو رہی تھی تو آپ نے اس کے لئے خطیر رقم ادا کی اور دوران تعمیر کام کرنے والوں کی ضیافت کا بھی انتظام کیا۔ خلفائے احمدیت سے انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ بڑی توجہ سے میرے خطبات سنتی تھیں جو یہاں ایم ٹی اے پر نشر ہوتے ہیں۔ دوسروں کو بھی اس کا خلاصہ سنایا کرتی تھیں۔ ہر ارشاد پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کے لئے تیار رہتی تھیں۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا۔ کبابیر کے تمام احباب ان سے بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ ان کو عمرہ کرنے کی بھی سعادت نصیب ہوئی۔ قادیان جانے کی بھی شدید خواہش تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر جا کر دعا کروں۔ تو یہ خواہش بھی اللہ تعالیٰ نے ان کی پوری فرمائی۔ بلکہ ایک دفعہ نہیں تین دفعہ جلسہ سالانہ میں آپ کو جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور مکرم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت کبابیر اور منیر عودہ صاحب ڈائریکٹر ایم ٹی اے پروڈکشن کی خالہ محترمہ تھیں۔ منیر عودہ صاحب لکھتے ہیں کہ خالہ امینہ نے اپنی زندگی اسلام احمدیت کی خدمت میں گزاری۔ انہوں نے اپنے بچوں کی طرح ہماری پرورش کی تھی اور جب میرے والدین کام کے سلسلے میں گھر سے دور جاتے تو وہ ہماری پرورش کرتیں۔ بروقت نمازیں پڑھنے پر سختی سے کاربند کیا۔ جماعت کے اوّلین وصیت کرنے والوں میں شامل تھیں۔ آپ کپڑے سینے کا کام کرتی تھیں اور محدود وسائل کے باوجود کسی سے مدد نہیں لیتی تھیں بلکہ خاندان میں بچوں کی تعلیم میں مدد کی۔ اس طرح مشکلات میں کام آتی تھیں۔ ان کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ غیر احمدی گھرانوں سے شادی کے پیغامات آئے لیکن آپ نے انکار کر دیا کہ میں احمدی ہوں اور احمدیت پر قائم رہیں اور کبھی شادی نہیں کی۔ کہتے ہیں کہ وفات کے وقت مَیں آپ کے قریب موجود تھا اور آپ کے آخری الفاظ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تھے۔ وفات سے قبل آپ نے وصیت کی تھی کہ آپ کا تمام مال و اسباب جماعت کے سپرد کر دیا جائے۔ اسی طرح وہاں جو مشنری انچارج جو ہیں ان کی اہلیہ بشریٰ شمس صاحبہ بھی کہتی ہیں کہ ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گہرا عشق تھا۔ کہتی ہیں ایک دن دوائی پلا رہی تھیں تو انہوں نے ایک گھونٹ لیا تو میں نے ان کو کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین گھونٹ لینا پسند فرمایا ہے تو یہ سن کر فوراً دو گھونٹ اور پی لئے باوجودیکہ پہلے انکار کر رہی تھیں۔

تیسرا جنازہ غائب مکرم ابراہیم عبدالرحمن بخاری صاحب مصر کا ہوگا جو 13/دسمبر 2014ء کو 63 سال کی عمر میں مصر میں ہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ انہوں نے جوانی کی عمر میں، اٹھارہ سال کی عمر میں 1969ء میں بیعت کی توفیق پائی تھی۔ ان دنوں جماعت احمدیہ مصر کے صدر مکرم محمد بسیونی صاحب تھے۔ مرحوم نے تین خلفاء کا دور دیکھا اور مکرم محمد بسیونی صاحب، مکرم مصطفی ثابت صاحب اور مکرم حلمی شافی صاحب جیسے ابتدائی احمدیوں کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ بیعت کے بعد آپ نے باوجود اپنے گھر والوں اور سسرال کی طرف سے ظلم و زیادتی کے عہدِ بیعت کو پوری استقامت، ہمت اور اخلاص و وفا کے ساتھ نبھایا حتی کہ آپ کو یہ دھمکی بھی دی گئی کہ میاں بیوی میں علیحدگی کرا دیں گے۔ اسی طرح آپ کے کام میں بھی کافی پریشانیاں اور روکیں پیدا کی جاتی تھیں۔ آپ کو اپنا کام جاری رکھنے کے لئے ایک پرمٹ کی ضرورت ہوتی تھی جو احمدیت کی وجہ سے محض تنگ کرنے کی خاطر کافی لیٹ ایشو کیا جاتا تھا جس سے نفسیاتی الجھن کے علاوہ آپ کا کام بھی کافی متاثر ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ بھی مختلف بہانوں سے تنگ کرنے کی کوشش کی جاتی لیکن آپ نے کبھی کمزوری نہیں دکھائی۔ اس وجہ سے مالی تنگی کے حالات کے باوجود بڑی باقاعدگی سے چندے اور صدقات وغیرہ دیا کرتے تھے۔ شادی کے بعد آپ کی اہلیہ نے بھی آپ کی تبلیغ اور نمونہ کو دیکھ کر بیعت کر لی۔ 1988ء میں فیملی کے ساتھ نائیجیریا کا سفر اختیار کیا جہاں جماعتی سکول میں اڑھائی سال تک عربی زبان کے مدرس کی حیثیت سے خدمت کی۔ نمازوں کی ادائیگی اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔ اور بیماری کے باوجود آخری دنوں میں بھی جمعہ کے لئے باقاعدگی سے آتے تھے۔ یہاں بھی آتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے مخلص انسان تھے۔ خلافت سے بڑا تعلق تھا۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی عزیزہ مریم اور تین بیٹے عزیزان احمد، محمود اور محمد یادگار چھوڑے ہیں جو خدا کے فضل سے سبھی پیدائشی احمدی ہیں۔ بیٹی شادی شدہ ہے اور امریکہ میں رہائش پذیر ہے۔ بیٹے احمد اور محمود یوکے میں ہیں۔ چھوٹا بیٹا اپنی والدہ کے ساتھ مصر میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قادیان میں جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے۔ اسی طرح دنیا کے بعض اَور ممالک ہیں، بعض افریقن ممالک ہیں جہاں اِن دنوں میں جلسہ سالانہ ہو رہا ہے۔ اور یہ خطبہ ان کے جلسے کے پروگرام کا حصہ ہی بن گیا ہے

ہر سال دسمبر کا مہینہ پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے لئے جلسے کے حوالے سے جذبات میں ایک غیر معمولی جوش پیدا کرنے والا بن کے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے یہ جذبات خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح بہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے ہر مخالفت، ہر تنگی، ہر مشکل کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں اور پاکستان کے احمدی بھی ان برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں جن سے آج دنیائے احمدیت فیض پا رہی ہے۔

آج اس وقت قادیان میں جلسہ ہو رہا ہے۔ اکتیس (31) ممالک کی نمائندگی ہے۔ افریقہ کی نمائندگی بھی ہے اور ایشیا کی بھی، عرب بھی ہیں اور عجم بھی ہیں۔ امریکہ کی نمائندگی بھی ہے اور یورپ کی بھی۔ آسٹریلیا کی بھی اور مشرق بعید اور جزائر کی بھی۔

ایک ملک میں جلسے پر پابندیاں لگا کر مخالفین نے سمجھا تھا کہ ہم نے احمدیت کو بڑی کاری ضرب لگا دی۔ مخالفین کو یاد رکھنا چاہئے کہ افراد جماعت کو دی جانے والی عارضی تکلیفیں جماعتوں کو ختم نہیں کر سکتیں۔ چند افراد کو تو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ اور پھر وہ جماعت جس کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہو اور خود اسے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہو، کھڑا کیا ہو اس کو یہ کس طرح نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ پس ایک حکومت کیا تمام دنیا کی حکومتیں مل کر بھی دنیا سے جماعت احمدیہ کو نہیں مٹا سکتیں۔ انشاء اللہ۔

جلسے کے ماحول سے اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش اور پھر اس کے حصول کے لئے دعا ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے گی۔ پس کوشش اور دعا یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بن سکیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے حوالے سے ہی جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو موسم کے لحاظ سے بستر بھی اپنے ساتھ لانے کا فرمایا ہوا ہے۔

اس حوالہ سے جلسہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کو خصوصی نصائح

مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب آف ماریشس، سابق مبلغ سلسلہ کی وفات۔ مرحوم کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 ر دسمبر 2014ء بمطابق 26 فتح 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ایڈیشنل وکالت اشاعت لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج قادیان میں جلسہ سالانہ شروع ہوا ہے۔ اسی طرح دنیا کے بعض اَور ممالک ہیں، بعض افریقن ممالک ہیں جہاں اِن دنوں میں جلسہ سالانہ ہو رہا ہے۔ اور اس وقت وہاں کا بھی یہی وقت ہے۔ یہ خطبہ ان کے جلسے کے پروگرام کا حصہ ہی بن گیا ہے۔

ایک وقت تھا کہ قادیان میں صرف جلسہ سالانہ ہوا کرتا تھا۔ پھر پارٹیشن ہوئی تو پاکستان میں بھی جلسہ سالانہ شروع ہو گیا۔ لیکن مخالفین احمدیت اور حکومتوں کو پاکستان میں احمدیوں کا اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا سخت ناگوار گزرا جس کی وجہ سے ایک قانون کے تحت جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے اور نام لینے سے روک دیا گیا اور اس پر عمل درآمد کے لئے پاکستان میں جلسوں پر پابندی لگا دی گئی اور یوں جماعت احمدیہ کے پاکستان میں بسنے والے لاکھوں افراد کو اپنے زعم میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذکر سے محروم کر دیا۔ لیکن مخالفین احمدیت یہ نہیں سمجھتے کہ یہ ظاہری قانونی پابندیاں جسموں کو تو پابند کر سکتی ہیں لیکن دلوں کو نہیں۔ باوجود جذباتی اذیّت کے، باوجود مالی نقصان کے، باوجود جان کی قربانی لینے کے دشمن احمدیت ہمارے دلوں سے اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں چھین سکتا۔ ہمارے دلوں سے تمام تر تکلیفیں دینے کے باوجود اور نقصان پہنچانے کے باوجود ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں نکال سکتا۔ ہمارے مخالفین جو بظاہر ہمارے کلمہ گو بھائی ہیں یہ کلمے سے محبت کا عجیب دعویٰ کرتے ہیں کہ بجائے اس بات پر خوش ہونے کے کہ مسلمانوں میں سے ایک فرقہ ایسا بھی ہے جو کلمے کی محبت میں نہ صرف ہر چیز قربان کرنے کا دعویٰ کرتا ہے بلکہ عملاً ثابت بھی کر چکا ہے کہ کلمے کی محبت ان کے بچّے بچّے کے دل میں راسخ ہے۔ پھر بھی کلمہ پڑھنے سے روکنے کے لئے ہر جائز اور ناجائز کوشش کرتے ہیں۔ مخالفین احمدیت کی احمدیوں کو تکلیف پہنچانے کی کوششوں کو ہر منصف مزاج احمدیت کی مخالفت نہیں بلکہ اسلام کی ہی مخالفت کہے گا۔ بہرحال جلسے کے حوالے سے پاکستان کے احمدیوں اور پاکستان کے جلسے کا بھی ذکر آ گیا۔ ہر سال دسمبر کا مہینہ پاکستان میں بسنے والے احمدیوں کے لئے جلسے کے حوالے سے جذبات میں ایک غیر معمولی جوش پیدا کرنے والا بن کے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان کے یہ جذبات خدا تعالیٰ کے حضور اس طرح بہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے ہر مخالفت، ہر تنگی، ہر مشکل کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں اور پاکستان کے احمدی بھی ان برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں جن سے آج دنیائے احمدیت فیض پا رہی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ پہلے یہ جلسہ صرف قادیان میں ہوتا تھا پھر قادیان سے نکل کر ربوہ میں شروع ہوا لیکن ربوہ میں پابندیاں لگ گئیں۔ مخالفین نے تو سمجھا تھا اور حکومتِ وقت نے بلکہ حکومتوں نے جو بھی وقتی حکومتیں رہی ہیں انہوں نے مخالفین پر ہاتھ رکھ کر یہ سمجھا تھا کہ جماعت احمدیہ پر پاکستان میں پابندیاں لگا کر وہ احمدیت کی ترقی کو روک دیں گے۔ لیکن ہوا کیا؟ جیسا کہ ابھی میں نے بتایا ہے کہ آج ان دنوں میں دنیا کے کئی ممالک میں جلسے ہو رہے ہیں اور دوران سال اپنی اپنی سہولت اور حالات کے مطابق دنیا کے تقریباً تمام ان

ممالک میں جلسے ہوتے ہیں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ اس جلسے کے نظام نے بین الاقوامی حیثیت اختیار کر لی ہے۔ گو چند ممالک میں پہلے بھی جلسے ہوتے تھے جب ربوہ میں جلسے ہوا کرتے تھے لیکن اب ان جلسوں کی بھی وسعت کئی گنا زیادہ ہو چکی ہے اور مزید نئے ممالک بھی شامل ہو چکے ہیں اور صرف احمدی ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی ممالک کے دنیاوی لیڈر اور دوسرے مذاہب کے ماننے والے بلکہ بعض شریف الطبع مسلمان بھی جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کو ایک ایسی تقریب قرار دیتے ہیں جو دنیا کو اسلام کی حقیقت بتا کر اسلام کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرتی ہے۔ پس یہ نتائج تو نکلنے تھے اور نکل رہے ہیں کہ دنیا کو جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے اسلام کا پتا لگ رہا ہے۔ دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے پتا چلنا تھا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے جس کے بارے میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے واشگاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار 7 دسمبر 1892ء اشتہار نمبر 91)

یعنی یہی جلسہ ہے جس کے ذریعہ سے دنیا میں اسلام کا نام بلند ہونا ہے کیونکہ اس جلسہ میں آنے والے وہ کچھ سیکھیں گے جو ان کی علمی اور عملی حالتوں میں ایک انقلاب پیدا کرنے والا ہو گا اور پھر یہ علمی اور عملی انقلاب دنیا پر اپنی خوبصورتی ظاہر کر کے دنیا کو اسلام کی خوبصورتی اور اس کے سب سے کامل، مکمل اور سب مذاہب سے بالاتر مذہب ہونا ثابت کرے گا کیونکہ صرف انسانی کوششیں ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تائید یہ کام دکھائے گی۔

آپ علیہ السلام نے مزید واضح فرمایا کہ ’’اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ اس مذہب میں نہ نیچریت کا نشان رہے گا اور نہ نیچر کے تفریط پسند اور اوہام پرست مخالفوں کا، نہ خوارق کے انکار کرنے والے باقی رہیں گے اور نہ ان میں بیہودہ اور بے اصل اور مخالف قرآن روایتوں کو ملانے والے۔ اور خدا تعالیٰ اس امّت وسط کے لئے بَین بَین کی راہ زمین پر قائم کر دے گا۔ وہی راہ جس کو قرآن لایا تھا۔ وہی راہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھلائی تھی۔ وہی ہدایت جو ابتداء سے صدیق اور شہید اور صلحاء پاتے رہے۔ یہی ہو گا۔ ضرور یہی ہو گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔‘‘ فرمایا: ’’مبارک وہ لوگ جن پر سیدھی راہ کھولی جائے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 282-281 اشتہار 7 دسمبر 1892ء اشتہار نمبر 91)

پس یہ جلسہ یقیناً طبیعتوں میں انقلاب لانے کا ذریعہ ہے اور ہونا چاہئے۔ دنیا میں جو جلسے ہوتے ہیں ان میں مختلف قومیں شامل ہیں کیونکہ یہ مختلف قوموں کے جلسے ہیں، مختلف ممالک کے جلسے ہیں۔ افریقہ میں افریقن شامل ہیں۔ مشرق بعید میں وہاں کے لوگ شامل ہیں۔ یورپ میں، امریکہ میں بھی بہت سارے لوگ شامل ہو گئے ہیں۔ عربوں میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ کی عملاً تائید فرما دی ہے کہ قومیں تیار ہو کر اس میں مل رہی ہیں۔ مختلف قومیں مسیح محمدی کی بیعت میں آکر اس پیشگوئی کے پورا کرنے کا اعلان کر رہی ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ آج اس وقت قادیان میں جلسہ ہو رہا ہے تو اکتیس (31) ممالک کی نمائندگی ہے۔ افریقہ کی نمائندگی بھی ہے اور ایشیا کی بھی، عرب بھی ہیں اور عجم بھی ہیں۔ امریکہ کی نمائندگی بھی ہے اور یورپ کی بھی۔ آسٹریلیا کی بھی اور مشرق بعید اور جزائر کی بھی۔

پس ایک ملک میں جلسے پر پابندیاں لگا کر مخالفین نے سمجھا تھا کہ ہم نے احمدیت کو بڑی کاری ضرب لگا دی۔ دشمن نادان ہے سمجھتا نہیں کہ امام الزمان ہونے کا اعلان کرنے والے نے، مسیح محمدی کا اعلان کرنے والے نے یہ نہیں کہا تھا کہ مَیں جماعت قائم کر رہا ہوں بلکہ فرمایا تھا کہ ’’اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے‘‘۔ پس اگر دشمنان احمدیت میں ہمت ہے تو خدا تعالیٰ سے مقابلہ کر لیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت ہے اور کیوں نہ ہو جبکہ آپ کو تو اس زمانے میں اپنے دین کی عظمت قائم کرنے کے لئے مامور ہی خدا تعالیٰ نے کیا ہے۔ پس مخالفت سے پہلے آپ کے اس اعلان پر غور کرنا چاہئے جس میں آپ نے فرمایا۔ ایک شعر کا ایک مصرع ہے کہ

’’اے مرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 133)

مخالفین کو یاد رکھنا چاہئے کہ افراد جماعت کو دی جانے والی عارضی تکلیفیں جماعتوں کو ختم نہیں کر سکتیں۔ چند افراد کو تو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ اور پھر وہ جماعت جس کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہو اور خدا سے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہو، کھڑا کیا ہو اس کو یہ کس طرح نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ پس ایک حکومت کیا تمام دنیا کی حکومتیں مل کر بھی دنیا سے جماعت احمدیہ کو نہیں مٹا سکتیں۔ انشاء اللہ۔ کیونکہ یہی وہ جماعت ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے کامل اور مکمل دین کو، حقیقی دین کی حقیقی تعلیم کو تمام افراط و تفریط سے پاک کر کے اس اصلی شکل میں قائم کرنا ہے جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔

اپنے اس دعویٰ کے بارے میں کہ جماعت کیا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ یوں بھی فرمایا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کو ختم نہیں کر سکتی۔ فرماتے ہیں کہ:

’’جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔ کون ہے جو اس کو تلف کر سکے۔ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری ہی دکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے۔‘‘ فرمایا کہ ’’اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہو گا۔‘‘ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 148۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ الفاظ ہیں پُرشوکت الفاظ ہیں اور اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر یہ الفاظ پیش کئے گئے ہیں۔ پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ دشمن اپنی کوششیں کریں اور سلسلہ کو ختم کر سکیں۔

لیکن ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ ہم جلسے منعقد کرتے ہیں، ہم جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے ہیں۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ نہ یہ سلسلہ معمولی سلسلہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم فرمایا ہے۔ نہ یہ جلسے معمولی جلسے ہیں جو آپ نے جاری فرمائے۔ نہ ایک احمدی کا احمدی کہلانا معمولی حیثیت رکھتا ہے بلکہ ہر احمدی پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کوئی کمزور ہیں چلے بھی جائیں گے بلکہ ساری دنیا بھی مجھے چھوڑ دے گی تب بھی خدا تعالیٰ نہیں چھوڑے گا۔ یہ اس کا وعدہ ہے۔ پس احمدیوں کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ہر احمدی کی یہ ذمہ داری ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت میں حصہ دار بننے کے لئے وہ انقلاب اپنے اندر پیدا کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ماننے والوں میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ پس ہمارا صرف جلسے میں شامل ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل ہونے کی ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔

لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان کو حاصل کرنے والے ہوں، ان کے وارث بنیں۔ کیا ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ہم جلسے میں شامل ہو گئے۔ تین چار گھنٹے جلسے کی کارروائی سن لی۔ نعرے لگا لئے اور بس کام ختم ہو گیا۔ نہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ ان دعاؤں کا وارث بننے کے لئے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ جو کچھ ہم سن رہے ہیں یا جس ماحول میں ہم نے ایک جوش پیدا کیا ہوا ہے یہ عارضی ہے یا مستقل ہماری ذمہ داریوں کا حصہ بننے والا ہے۔ پس اگر یہ اثر جو جلسہ کے دوران ہوا ہمیں اس عہد کے ساتھ جلسے کی ہر مجلس سے اٹھاتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں وہ انقلاب لانے کی اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ کوشش کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے چاہتے ہیں، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بیان فرمائی ہیں تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بنتے چلے جانے والے ہوں گے ورنہ تو پھر اللہ تعالیٰ کو یہ کہنے والی بات ہے کہ ہم نے تو کچھ کرنا نہیں۔ تیری بات تو ہم نے ماننی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ (البقرۃ:187)۔ کہ میرے حکم کو بھی قبول کرو (وہ تو ہم نے ماننی نہیں) لیکن دعاؤں کا ہم نے وارث بننا ہے۔ پس جلسے کے ماحول سے اپنے اندر ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش اور پھر اس کے حصول کے لئے دعا ہمیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے گی۔ پس کوشش اور دعا یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں تا کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بن سکیں۔ اور پھر یہ وارث بنا کر ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے نوازے گی۔ اللہ تعالیٰ جب فرماتا ہے کہ میرے حکم کو مانو، میری بات بھی سنو تو وہ کون سی باتیں ہیں جو ہم نے ماننی ہیں؟ اور وہ باتیں کیا ہیں؟ یہ ہم سب کو پتا ہے کہ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے وہ

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

احکامات ہیں جو قرآن کریم میں ابتدا سے آخر تک موجود ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کرتے ہوئے زمانے کے امام کو بھیج کر ان احکامات کی گہرائی اور اہمیت کو ہم پر واضح فرما دیا ہے۔ پس اس کے بعد ہمارے پاس کوئی عذر نہیں رہ جاتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے حوالے سے ہی جہاں ہمیں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں بندوں کے حق ادا کرنے کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے۔ آپ نے جلسے میں شامل ہونے والوں کو نیکی تقویٰ پرہیزگاری کی طرف توجہ دلانے کے بعد اس طرف بھی توجہ دلائی بلکہ بڑے درد سے اپنے ماننے والوں سے یہ توقع رکھی کہ وہ نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں بھائی چارے میں ایک نمونہ بن جائیں۔ انکسار دکھانے والے ہوں۔ ایک دوسرے کے لئے قربانی کا جذبہ رکھنے والے اور سچائی اور راستبازی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ وہ بدخوئی کرنے اور کج خُلقی دکھانے سے دور رہنے والے ہوں۔

پس اس لحاظ سے ہر ایک کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا یہ اعلیٰ اخلاق جو ہیں ان میں ہم نمونہ ہیں؟ کیا دوسرے کی خاطر قربانی کرنے میں ہم مثال بننے کی کوشش کر رہے ہیں؟ کیا عاجزی اور انکساری کے ہم میں وہ معیار ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں اور جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے اور جن کے نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے ہمارے سامنے پیش فرمائے۔ اگر نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے حصہ لینے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے ہماری کوشش تو پھر نہ ہونے کے برابر ہے اور توقع ہم بڑی رکھ رہے ہیں۔ پس دنیا میں جماعتہائے احمدیہ کے جو مختلف جلسے ہیں ان جلسوں میں شامل ہونے والے عموماً اور قادیان کے جلسے میں شامل ہونے والے خاص طور پر کہ مسیح پاک کی بستی میں جلسے میں شامل ہو رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس درد کو خاص طور پر محسوس کریں جس کا اظہار آپ نے جلسے میں شامل ہونے والوں سے فرمایا ہے۔ اگر حقیقت میں ہم نے ان دعاؤں کا وارث بننا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے متعدد جگہ ہمیں مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ ہم عام دنیاوی رشتوں میں بھی دیکھتے ہیں کہ ماں باپ کی قربت اور ان کی دعاؤں سے وہی بچے زیادہ حصہ لیتے ہیں جو اُن کی ہر بات ماننے والے ہیں، خدمت کرنے والے ہیں، اطاعت اور فرمانبرداری میں بڑھے ہوئے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو ہمارا رشتہ قائم ہے اس رشتے سے تعلق کے بہترین پھل بھی ہم اسی وقت کھائیں گے جب اپنے تعلق میں بڑھنے والے ہوں گے۔ جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے دعاؤں کا خزانہ تو ایسا خزانہ ہے جو تا قیامت چلتا چلا جانے والا ہے۔ پس خوش قسمت ہوں گے ہم میں سے وہ جو اس سے فیضیاب ہونے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے اپنی جماعت کے افراد سے جو توقعات رکھی ہیں ان کا کچھ اظہار ہوتا ہے۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 177۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’چاہیے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق، عادات، استقامت، پابندیٔ احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں؟ اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے۔ پس ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 265۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے فرمایا کہ: ’’قرآن شریف فرماتا ہے۔ مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَیۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ (المائدۃ: 33)۔ یعنی جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں‘‘ فرمایا: ’’ایسا ہی مَیں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔‘‘ فرمایا: ’’زندگی سے اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 352۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر فرماتے ہیں: ’’یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہوا کہ ان میں اخوّت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 353۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ دین کے ساتھ دنیا جمع نہیں ہو سکتی۔ ہاں خدمتگار کے طور پر تو بیشک ہو سکتی ہے لیکن بطور شریک کے ہرگز نہیں ہو سکتی۔ یہ کبھی نہیں سنا گیا کہ جس کا تعلق صافی اللہ تعالیٰ سے ہو وہ ٹکڑے مانگتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ تو اس کی اولاد پر بھی رحم کرتا ہے‘‘۔ پھر فرماتے ہیں، یہ سننے والی بات ہے: ’’ہماری جماعت میں وہی شریک سمجھنے چاہئیں جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص اس عہد کی رعایت رکھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف حرکت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو طاقت دے دیتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 411۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ نے بڑے درد سے فرمایا کہ: ’’ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفّاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔ اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں‘‘۔ فرمایا: ’’اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو۔ (کوشش کرو)۔ نماز میں دعائیں مانگو۔ صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلے سے وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا (العنکبوت: 70)۔ میں شامل ہو جاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 188۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ چند نصائح ہیں جو مَیں نے لی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کے روحانی اور اخلاقی معیار کو بلند کرنے کے لئے بے شمار نصائح فرمائی ہیں۔ ہمیں انہیں سامنے رکھتے ہوئے اپنے میں اور غیر میں ایک واضح فرق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس کے بغیر ہم بیعت کے مقصد کو پورا نہیں کر سکتے۔ آپ علیہ السلام نے واضح فرمایا کہ صرف علمی ترقی سے یا مسائل کو جاننے سے یا مسائل کی بحث میں مخالفین کا منہ بند کر کے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔ اتنا کافی نہیں ہے کہ علم حاصل کر لیا۔ بیشک علمی ترقی اپنی جگہ اہمیت رکھتی ہے لیکن خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے، اس کے پیار کو جذب کرنے کے لئے عملی ترقی ضروری ہے۔ اپنی حالتوں کو بدلنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اپنی حالتوں پر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔ ان لوگوں میں شامل ہونے کی ضرورت ہے جن کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیۡنَ جَاھَدُوۡا فِیۡنَا (العنکبوت: 70)۔ یعنی اور وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ کوشش وہ اپنے نفس کی قربانی سے کرتے ہیں۔ دعا اور نمازوں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے کرتے ہیں۔ صدقہ و خیرات دے کر کرتے ہیں اور ہر وہ طریقہ آزماتے ہیں جس سے خدا راضی ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ پھر ایسے لوگوں کی اس تڑپ کو دیکھ کر فرماتا ہے کہ لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا۔ کہ ہم ان کو ضرور اپنے راستوں کی طرف آنے کی توفیق بخشیں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے پہلے خود کوشش کرنے کی ضرورت ہے تبھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی دعاؤں کا وارث بننے کے لئے بھی اپنے آپ کو ان دعاؤں کی قبولیت کا حقدار بنانے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ پس یہ جلسے ہمیں ان دعاؤں سے حصہ لینے والا ماحول میسر کرتے ہیں۔ ان میں ہمیں اپنے جائزے لیتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے پانے کے راستوں کو ہم جلد سے جلد طے کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسری بات جو قادیان جلسے میں شامل ہیں ان کے لئے مَیں خاص طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے میں شامل ہونے والوں کو موسم کے لحاظ سے بستر بھی اپنے ساتھ لانے کا فرمایا ہوا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار 7 دسمبر 1892ء اشتہار نمبر 91)۔ اس لئے ہندوستان میں رہنے والے خاص طور پر جس حد تک اس پر عمل کر سکتے ہیں ان کو کرنا چاہئے بلکہ پاکستانیوں کو بھی۔ گو کہ اب کچھ حد تک جلسے کے انتظامات کے تحت بستروں کا انتظام تو ہے لیکن مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہندوستان سے آنے والوں کو زیادہ امید نہیں رکھنی چاہئے کہ ان کے لئے مکمل انتظام ہوگا۔ باہر سے آنے والے بھی گرم کپڑے جس حد تک لے جا سکتے ہیں انہیں ہمیشہ لے جانے چاہئیں اور اب بھی لے کے گئے ہوں گے کیونکہ موسم ٹھنڈا ہے اور موسم کو دیکھتے ہوئے لے گئے ہوں گے۔ ان کو بھی یہ خیال رکھنا چاہئے کہ بجائے اس کے کہ اس بات کی تلاش کریں کہ ہمیں گرم بستر میسر ہوں اور گرم کمرے اور گرم جگہیں میسر ہوں ان کو رات کو بھی گرم کپڑے پہن کر سونا چاہئے تا کہ پھر شکوہ نہ ہو کہ ہمیں بستر گرم نہیں ملا۔ رضائی موٹی نہیں ملی۔ کمرہ بہت ٹھنڈا تھا۔ اب تو اتنی سردی نہیں پڑتی پہلے تو اس سے

M/S ALLIA
EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

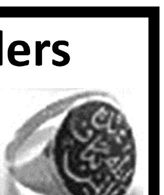
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

زیادہ سردی پڑا کرتی تھی۔ دنیا میں جو موسم change ہوا ہے تو وہاں بھی موسم بدل گیا ہے۔ بیشک دھند بہت ہے لیکن سردیوں کا جو ٹمپریچر ہے اس میں بہت فرق پڑ گیا ہے۔ اس وقت بھی مہمان آتے تھے اور قربانی کر کے رہتے تھے۔ اصل مقصد تو روحانی ماحول سے فیضیاب ہونا ہے۔ اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ یورپ سے جانے والے بعض بھی شاید سردی محسوس کریں۔ کیونکہ یہاں تو گھروں میں ہیٹنگ کا انتظام ہوتا ہے، وہاں نہیں ہوگا یا بعض امیر لوگ جو پاکستان سے گئے ہوئے ہیں ہیٹر اور گرم کپڑوں کے مطالبے کریں، کمروں کے مطالبے کریں تو ان سب کو یاد رکھنا چاہئے کہ جلسے کا انتظام جو کچھ بھی مہیا کرتا ہے اس پر صبر اور شکر کریں اور جو کچھ مل جائے اس پر الحمد للہ کریں۔ جماعتوں کو بھی اپنے اپنے ملکوں سے شامل ہونے والوں کو تمام صورتحال بتا کر تیاری کروا کر بھیجنا چاہئے تا کہ تمام صورتحال پہلے ہی علم میں ہو اور شکوے نہ ہوں۔ لیکن میں نے دیکھا ہے کہ جماعتیں بھی باہر سے بڑا لمبا عرصہ لگا دیتی ہیں اور نمائندوں کی فہرستیں بھی نہیں بھجواتیں۔ اس میں کافی سستی ہے۔ آئندہ ہمیشہ یاد رکھیں اگر وہاں جلسے پہ بھیجنا ہو تو مرکز کوائف کا جو کچھ مطالبہ کرتا ہے وہ امراء جماعت کا کام ہے کہ مرکز کو مہیا کروائیں۔ نہیں تو وہاں جا کر پھر ان لوگوں کو دقّت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض لوگ مطالبات شروع کر دیتے ہیں کہ ہمیں فلاں جگہ ٹھہرایا جائے یا فلاں جگہ ٹھہرایا جائے۔ گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا جائے، دارالضیافت میں، لنگر خانے میں یا فلاں جگہ، یہ مطالبے غلط ہیں۔ اب اس وقت تو جلسے میں شامل ہونے والوں کی حاضری زیادہ نہیں ہوتی۔ پندرہ سولہ ہزار یا بیس ہزار تک ہے ان کے مطابق رہائش کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس حد تک سہولت سے انتظام کیا جا سکتا ہے ہوتا ہے اور اچھا انتظام ہوتا ہے۔ لیکن اگر پھر بھی بعض لوگوں کو اپنی بیماریوں اور بعض اور وجوہات کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے اور عمر کا تقاضا بھی ہے تو پھر بہتر ہے کہ جلسے پہ نہ جائیں۔ جلسے پر آنا اور اس کے ماحول سے فیضیاب ہونا بہرحال تھوڑی سی تکلیف میں سے گزر کر ہی ہوگا۔ قربانی تو دینی پڑے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باوجود اس کے کہ اپنے مہمانوں کے وہ اعلیٰ معیار قائم کئے جن کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے پھر بھی جلسے کے دنوں میں آپ نے خاص طور پر فرمایا کہ سب سے ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔ اس لئے کوئی خاص مطالبے جو ہیں وہ نہیں ہونے چاہئیں۔ وہاں اور کہیں بھی دنیا میں جہاں جلسے ہوتے ہیں نہیں ہونے چاہئیں۔ قادیان میں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے رہائش کی بہت سہولتیں ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو الہام تھا کہ وَسِعْ مَکَانَکَ۔ (سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 73)۔ اس کے نظارے ہر سال جانے والوں میں نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رہائش میں وسعت پیدا کرتا چلا جا رہا ہے اور وہاں کی انتظامیہ بھی کوشش کرتی ہے کہ اس کے مطابق جس حد تک جائز سہولتیں دے سکتی ہے دے لیکن پھر بھی جب وسیع پیمانے پر انتظام ہو تو کچھ کمیاں رہ بھی جاتی ہیں۔ پس ایسے مہمان جو مطالبوں کے عادی ہیں انہیں اگر تکلیف بھی ہو تو پھر بھی انتظامیہ سے تعاون کریں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس بات پر خوش ہوں اور اس بات کی تلاش کریں کہ ہم نے مسیح پاک کی بستی میں آ کر زیادہ سے زیادہ فیض کس طرح اٹھانا ہے اور اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا دنیاوی آراموں پر نظر رکھنے کی بجائے ان باتوں کی تلاش کریں اور انہیں حاصل کرنے کی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند ایک کے علاوہ تمام شاملین جلسہ جو وہاں ہیں یا جب بھی وہ جاتے ہیں اخلاص و وفا کا ایک نمونہ ہوتے ہیں۔ چاہے وہ روس سے آئیں یا امریکہ سے یا یورپ سے مسیح موعود کی بستی میں جا کر جب وہ اپنے تاثرات لکھتے ہیں تو ان کی ایک عجیب روحانی کیفیت ہوتی ہے۔ ایک عجیب رنگ ان میں پیدا کر دیتی ہے۔ پس چند ایک وہ اور ان میں سے وہ جو پرانے احمدی ہیں ان میں سے بھی اگر مجھے کسی سے کچھ شکایت ہے تو ان سے زیادہ ہے۔ پس ان لوگوں کو جن پر دنیاداری غالب آ رہی ہے انہیں بھی میں کہوں گا کہ ان نئے شامل ہونے والوں کے اخلاق و وفا کو دیکھیں۔

جلسے میں ہر شامل ہونے والا بجائے ان چیزوں کی تلاش کے اپنے آپ کو اس روحانی ماحول میں ڈبونے کی کوشش کرے۔ دعاؤں میں وقت گزاریں۔ ان دنوں میں خاص طور پر جہاں اپنے ایمان و ایقان کے لئے دعائیں کریں وہاں خاص طور پر جماعت کی ترقی، خلافت سے وابستگی اور اس تعلق میں بڑھتے چلے جانے کے لئے بھی دعا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت سے جو توقّعات وابستہ کی ہیں ان کے حاصل کرنے کے لئے بھی دعا کریں۔ مومنین کی دعائیں ایک دوسرے کی مددگار ہوتی ہیں۔ پس جماعت کے لئے، خلیفۂ وقت کے لئے، ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں تو وہ خود دعا کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنانے والی ہوں گی۔ انشاء اللہ۔ آپ کی دعائیں ان دعاؤں میں حصہ دار بنیں گی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے لئے کی ہیں۔ جلسہ کے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے اور دشمن کے ہر شر کے اس پر الٹنے کے لئے بھی دعائیں کریں کیونکہ دشمن کہیں بھی کچھ بھی کر سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن اور مقصد کو جلد پورا ہوتا دیکھنے کے لئے دعائیں کریں۔ اپنے رات دن، صبح شام ذکر الٰہی میں گزاریں۔ تبھی جلسے میں شامل ہونے کے مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جلد ہمیں وہ نظارے دکھائے جب ہم دنیا کو مسیح محمدی کے ساتھ جڑ کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوتا ہوا دیکھنے والے ہوں۔

نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ہمارے ایک سابق مبلغ سلسلہ مکرم احمد شمشیر سوکیہ صاحب کا ہے جو 24/دسمبر 2014ء کو ماریشس میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مئی 1933ء میں آپ پیدا ہوئے۔ آپ ماریشس کے رہنے والے تھے۔ آپ کے والد عبدالستار سوکیہ صاحب لمبا عرصہ صدر جماعت رہے۔ آپ کے دادا عبدالمناف سوکیہ صاحب نے حضرت صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبلغ سلسلہ کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ 1952ء میں مکرم شمشیر سوکیہ صاحب نے سینئر سکول سرٹیفکیٹ کا امتحان کیمبرج یونیورسٹی سے پاس کیا۔ 53ء میں آپ نے سول سروس میں نوکری شروع کی۔ 1962ء میں جب آپ بطور انسپکٹر انکم ٹیکس کام کر رہے تھے تو رخصت پر زیارت مرکز قادیان اور ربوہ گئے۔ ایک لمبا عرصہ سے آپ کی خواہش تھی کہ زندگی وقف کرنی چاہئے۔ ربوہ پہنچ کر اس خواہش نے اتنا جوش مارا اور وہاں کا ماحول اتنا اچھا لگا کہ آپ نے وہیں سے نوکری سے استعفیٰ کا خط لکھا اور زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ 6/نومبر 1962ء کو جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے۔ جولائی 1966ء کو جامعہ سے فارغ التحصیل ہوئے۔ جامعہ سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ واپس ماریشس تشریف لائے۔ یہاں آپ کی شادی اوّلین احمدی الحاج عظیم سلطان غوث صاحب کی بیٹی سعیدہ سوکیہ صاحبہ سے ہوئی۔ ابتدائی تقرر آپ کا ماریشس کے لئے ہوا۔ اس کے بعد جولائی 1967ء سے ستمبر 1977ء تک آئیوری کوسٹ میں بطور مبلغ خدمت سرانجام دی۔ بعدازاں ربوہ میں کچھ عرصہ قیام کے بعد مارچ 1978ء میں دوبارہ آئیوری کوسٹ تشریف لے گئے۔ اگست 1981ء میں آپ کا تبادلہ آئیوری کوسٹ سے بینن ہو گیا اور اپریل 1987ء تک آپ نے بینن میں خدمات کی توفیق پائی۔ 1987ء میں آپ باقاعدہ سروس سے ریٹائر ہوئے لیکن مختلف حیثیت سے جماعتی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ خطبات کے تراجم اور علمی کام کرنے کی آپ کو توفیق ملی۔ افریقہ میں آپ نے بڑے صبر کے ساتھ مشکل حالات میں خدمت کی توفیق پائی۔ بینن میں آپ نے اپنے والدین کی طرف سے مسجد بھی تعمیر کروائی۔ آپ کو ماریشس اور روڈرگ جزیرے کے علاوہ قریبی ممالک مڈغاسکر، جزائر کوموروز اور ری یونین آئی لینڈ میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ ماریشس میں قیام کے دوران آپ نے لٹریچر کے تراجم اور کتب کی تیاری کے حوالے سے بھرپور خدمات سرانجام دیں۔ متعدد جماعتی لٹریچر کے فرنچ زبان میں ترجمہ کی توفیق ملی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب کشتی نوح کا فرنچ ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات کے فرنچ ترجمے کی کیسٹ ریکارڈ کروا کر فرنچ ممالک کو بھجواتے رہے۔ قرآن کریم کا کریول زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔ نئے شائع ہونے والے فرنچ قرآن کریم کی فائنل چیکنگ اور تصحیح کی توفیق ملی۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے ایک مختصر کتاب لکھی۔ بڑے بے نفس سادہ اور ریا سے پاک انسان تھے۔ آپ میں بہت عاجزی تھی بلکہ شروع سے ہی ان میں عاجزی تھی۔ مجھے یاد ہے ربوہ میں جب پڑھتے تھے تو جلسہ سالانہ کے دنوں میں ہم اکٹھے ہی ڈیوٹیاں دیتے تھے۔ انتہائی عاجزی دکھانے والے شخص تھے۔ ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتے اور بڑے بارونق اور خوش مزاج بھی تھے۔ وفات سے چند ماہ قبل تقریباً ساڑھے چار ہزار یورو خاموشی سے آئیوری کوسٹ میں مسجد کی تعمیر کے لئے دیئے۔ ایک احمدی کو رقم کی ضرورت تھی تو اس کی فیملی میں سے جب کوئی مدد نہ کر سکا تو آپ کو علم ہوا۔ فوراً بلا کر خاموشی سے مطلوبہ رقم دے دی۔ ربوہ کے اساتذہ کا جن سے آپ نے پڑھا بڑی محبت سے ذکر کیا کرتے تھے۔ علم دوست انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ابھی جیسا کہ مَیں نے کہا نمازوں کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب ہوگی۔

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

M/S NAIEM GARMENTS

QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256,9086224927

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ میں سے 22 طلباء جو آخری کلاس کے، شاہد کے تھے مبلغ اور مربی بن کر نکل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ہر لحاظ سے آپ کو مبارک فرمائے۔ لیکن یاد رکھیں کہ آج سے یا جامعہ پاس کرنے کے بعد سے آپ کا ایک نیا دَور شروع ہو گیا ہے۔ آپ ان لوگوں میں شامل ہو گئے ہیں جو تفقّہ فی الدّین کرنے کے بعد دنیا کو حق و صداقت دکھانے اور دنیا کو حق وصداقت پر چلانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ پس سب سے پہلے تو آپ کو ہر وقت، ہر لمحہ خود اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ یہ ذمہ داری جو آپ پر پڑی ہے یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔

علم میں اضافے کے ساتھ ساتھ عمل میں بھی ترقی ضروری ہے۔ اور یہ جب تک زندگی ہے اس کے لئے میدان کھلا ہے۔ سات سال کا ایک محدود دَور ختم ہو گیا اور تمام عمر پر پھیلا ہوا ایک نیا دَور شروع ہو گیا۔ ہر دن جو چڑھے وہ علم میں اضافے کے ساتھ چڑھنا چاہئے۔ عمل میں ترقی کی طرف توجہ دیتے ہوئے چڑھنا چاہئے۔ عملی ترقی کو حاصل کرتے ہوئے چڑھنا چاہئے۔ اور ہر رات جو آپ پہ آئے وہ اپنے دنوں کی روحانی اور علمی ترقی اور عملی ترقی کے جائزے لیتے ہوئے گزرنی چاہئے۔

ایک مربی اور ایک مبلغ اپنے ہر عمل کا ہر وقت جائزہ لیتے رہنے والا ہونا چاہئے تا کہ جہاں بھی جائیں آپ کے نمونے لوگوں کو بہتری کی طرف لانے والے ہوں۔ آپ کے معیار اونچے کرنے والے ہوں اور جس جماعت میں آپ ہوں اس جماعت کے علمی اور روحانی معیار اور اخلاقی معیار بھی اونچے کرنے والے ہوں۔

ایک اور اہم بات روحانیت میں ترقی ہے۔ علمی اور عملی ترقی کے ساتھ روحانی ترقی ہو تو اس میں برکت پڑتی ہے۔ جو روحانی ترقی ہے اس کے ذریعہ سے نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھ رہا ہو گا مخلوق کے لئے آپ کے ہمدردی کے جذبات بھی بڑھ رہے ہوں گے

تبلیغ کے لئے جو ہدایت ایک مبلغ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے یہ ہے کہ رات دن تضرّع اور ابتہال سے دعا میں لگے رہنا اور اتنا صبر اور حوصلہ کہ کسی صورت میں بھی چڑنا نہیں، تنگ نہیں آنا۔

جتنی زیادہ آپ میں عاجزی ہو گی اتنی زیادہ اپنی حالتوں کی طرف توجہ ہو گی اور اتنے زیادہ آپ لوگوں کے معیار بھی اونچے ہوتے چلے جائیں گے۔
عاجزانہ راہیں ہی خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور اس بات کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اظہار اور اعلان فرمایا تھا۔ پس حضرت مسیح موعودؑ کے کام کی تکمیل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والوں کو بھی وہی طریق اپنانا ہو گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسند فرمایا اور اپنایا۔

دعاؤں کے بغیر نہ کوئی کامیاب مبلغ بن سکتا ہے نہ ہی مربّی بن سکتا ہے۔ ہمیں جو کچھ ملنا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملنا ہے اور ملتا ہے۔
اس لئے دعاؤں کی طرف بہت توجہ ہونی چاہئے۔ جتنی زیادہ توجہ آپ دعاؤں کی طرف دیں گے اتنی زیادہ روحانیت میں بھی ترقی کریں گے۔
اتنی زیادہ عملی ترقی بھی کریں گے۔ اتنی زیادہ اخلاقی ترقی بھی کریں گے۔ اتنی ہی زیادہ علمی ترقی بھی کریں گے۔

آپ لوگوں کا کام ہے کہ خلیفۂ وقت کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اس سے یہ فائدہ بھی ہو گا کہ خود آپ کی روحانیت ترقی کرے گی۔

اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ آپ نے خدا تعالیٰ سے تبلیغ اور تربیت کرنے کا عہد کیا ہے۔ ہمیشہ اس عہد پر نظر رکھیں جو آپ نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو دنیا میں ہر جگہ پہنچائیں گے اور اپنی عملی حالتوں سے اپنے تربیت کے کام کو بھی اپنی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اگر آپ لوگ یہ کریں گے تو دنیا خود بخود آپ کی غلام بن جائے گی۔

جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے والی تیسری شاہد کلاس کے طلباء کی تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل نہایت اہم خطاب۔ فرمودہ 13 دسمبر 2014ء بروز ہفتہ بمقام Haslemere، جامعہ احمدیہ یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ میں سے 22 طلباء جو آخری کلاس کے، شاہد کے تھے مبلغ اور مربی بن کر نکل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ہر لحاظ سے آپ کو مبارک فرمائے۔ لیکن یاد رکھیں کہ آج سے یا جامعہ پاس کرنے کے بعد سے آپ کا ایک نیا دَور شروع ہو گیا ہے۔ آپ ان لوگوں میں شامل ہو گئے ہیں جو تفقّہ فی الدّین کرنے کے بعد دنیا کو حق وصداقت دکھانے اور دنیا کو حق وصداقت پر چلانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ پس سب سے پہلے تو آپ کو ہر وقت، ہر لمحہ خود اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ یہ ذمہ داری جو آپ پر پڑی ہے یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ حق وصداقت بتانا اور سکھانا اور اس پر دنیا کو چلانا یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جس کو جیسا کہ مَیں نے کہا ہر وقت آپ کو اپنے سامنے رکھنا ہو گا، پیشِ نظر رکھنا ہو گا تبھی آپ اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں ادا کر سکیں گے۔ جب اپنے جائزے ہوں گے تو تبھی آپ صحیح رنگ میں تبلیغ بھی کر سکیں گے اور تربیت بھی کر سکیں گے۔ یہ دونوں کام ایسے ہیں جو نمونہ چاہتے ہیں۔ اگر آپ کے نمونے نہیں تو کبھی صرف علم کی بنیاد پر یہ کامیابیاں نہیں مل سکتیں۔ پس یہ بہت اہم بات ہے جسے ہمارے ہر مربّی، ہر مبلغ کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

اس پر ہی خوش نہ ہو جائیں یا یہیں پر بس نہیں کہ ہم نے جامعہ احمدیہ پاس کر لیا۔ اچھے نمبروں سے پاس کر لیا۔ پوزیشن لے لی۔ بہت بڑے بڑے پوزیشن لینے والے مَیں نے دیکھے ہیں جب میدانِ عمل میں جاتے ہیں تو ان کی کارکردگی صفر ہوتی ہے جبکہ اخلاص اور وفا سے بھرے ہوئے اپنے عملی نمونوں کی طرف توجہ دینے والے ایسے ہوتے ہیں جو گو جامعہ کے دوران پڑھائی میں بیشک کم بھی ہوں لیکن میدانِ عمل میں بہت کامیاب ہو جاتے ہیں۔ پس آپ کے کامیابی کے اصل معیار اب پتا لگیں گے۔ صَرف و نحو پڑھ لینا، فقہ پڑھ لینا، ترجمہ پڑھ لینا یا اس میں پوزیشن لے لینا۔ تفسیر کورَٹ کے اس کے اوپر لمبے نوٹس لکھ دینا یہ کامیابی کا معیار نہیں ہے۔ اب کامیابی شروع ہو گی جب آپ خود ان چیزوں پر غور کریں گے، اُن پر عمل کریں گے، ان کو سمجھیں گے اور پھر آگے دنیا کو سمجھائیں گے۔ بس یہ بات یاد رکھیں جیسا کہ میں نے کہا اب آپ کا یہ نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ اس بات پر آپ نے خوش نہیں ہو جانا کہ جامعہ پاس کر لیا اور اب ہم کام پر لگا دیئے جائیں گے۔ جو پڑھنا تھا پڑھ لیا اور اب ہمارا کام ختم۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ علم میں اضافے کے ساتھ ساتھ عمل میں بھی ترقی ضروری ہے۔ اور یہ میدان جب تک زندگی ہے اس کے لئے کھلا ہے۔ سات سال کا ایک محدود دَور ختم ہو گیا اور تمام عمر پر پھیلا ہوا ایک نیا دَور شروع ہو گیا۔ ہر دن جو چڑھے وہ علم میں اضافے کے ساتھ چڑھنا چاہئے۔ عمل میں ترقی کی طرف توجہ دیتے ہوئے چڑھنا چاہئے۔ عملی ترقی کو حاصل کرتے ہوئے چڑھنا چاہئے۔ اور ہر رات جو آپ پہ آئے وہ اپنے دنوں

کی روحانی اور علمی ترقی اور عملی ترقی کے جائزے لیتے ہوئے گزرنی چاہئے۔ پس جب یہ جائزے آپ کے سامنے ہوں گے تبھی آپ کو اپنے معیار نظر آئیں گے، اپنی progress نظر آئے گی۔ جہاں کمی ہوگی اس کو پوری کرنے کی کوشش کریں گے۔ اگر یہ جائزے نہیں ہوں گے تو اسی دنیا دار کی طرح ہوں گے جس کا کام صرف صبح اٹھ کے اپنی نوکری پر جانا اور شام کو نوکری سے واپس آ جانا ہے۔ آپ کی نوکری خدا تعالیٰ کی نوکری ہے۔ آپ کی نوکری کسی انسان کی نوکری نہیں۔

پس اس خدا کی نوکری ہے جو دن کو بھی دیکھ رہا ہے، جو رات کو بھی دیکھ رہا ہے اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے جب اپنے جائزے لیں گے تو تبھی آپ کو اپنی حقیقت کا، اپنے معیاروں کا پتا لگتا چلا جائے گا۔ بعض ایسے بھی آپ میں سے ہوں گے جن کو تبلیغی میدان میں یا مشنز میں نہیں بھیجا جائے گا بلکہ دفاتر میں یا مختلف کاموں میں لگایا جائے گا۔ جو دفاتر میں جانے والے ہیں یا مختلف کاموں میں دوسری جگہوں پر جانے والے ہیں ان کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ جس کام پر ہمیں لگا دیا بس ہم نے اسی طرف توجہ دینی ہے۔ اس طرف تو آپ نے توجہ دینی ہے لیکن ساتھ ساتھ علمی اور عملی ترقی کی طرف بھی توجہ دیتے رہنا ہے۔ اپنے علم کو بڑھاتے رہنا ہے۔ ایک شخص ہو سکتا ہے آج کسی دفتر میں لگا دیا جائے۔ دو تین چار سال دفتر میں کام کرے اور پھر اس کو مشنری کے طور پر بھیج دیا جائے۔ تو اگر آپ کی تیاری نہیں ہوگی، اگر آپ نے اپنے علم میں اضافہ نہیں کیا ہوگا، اگر آپ کے دن اور رات صرف اسی کام میں گزر رہے ہوں گے جو انتظامی کام آپ کے سپرد کیا گیا ہے تو میدان عمل میں آپ کو بہت سی مشکلات پیش آئیں گی۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ جس جگہ بھی آپ ہوں قرآن کریم پر غور اور تدبّر، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو پڑھنا، ان پر غور اور تدبّر کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو ہیں وہ قرآن کریم کی بھی تفاسیر ہیں اور احادیث کی بھی شرح ہیں۔ اگر آپ یہ پڑھیں گے تو دونوں چیزیں آپ پر واضح ہو جائیں گی اور میدان عمل میں آپ کا ساتھ دیں گی۔ پس جہاں بھی آپ ہوں جس جگہ بھی لگایا جائے۔ چاہے کوئی انتظامی ڈیوٹی بھی لگائی جائے، اپنے علم میں اضافے کی ہر وقت آپ کو کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں آپ جائیں گے، اگر فیلڈ میں جاتے ہیں کسی مشن میں لگایا جاتا ہے تو لوگوں کی توقعات آپ کے ساتھ ہوں گی کہ مربی صاحب آئے ہیں، مبلغ ہمارے درمیان آئے ہیں۔ ہمیشہ خیال رکھیں کہ ان توقعات پر آپ نے پورا اترنا ہے۔ اگر پورا نہیں اتریں گے تو جو کام آپ کے سپرد کئے گئے ہیں ان کو آپ احسن رنگ میں سرانجام نہیں دے سکیں گے۔ آپ کے رکھ رکھاؤ، آپ کے اخلاق، آپ کے عمل، ظاہری باتیں جو ہیں لباس، بات کرنے کا طریقہ سلیقہ، اٹھنا بیٹھنا، کھانے پینے کے طریقے یہ سارے اخلاق آپ کے جس جگہ بھی ہوں گے جس جماعت میں بھی ہوں گے وہ لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔ اگر ان میں کمی ہوگی تو وہیں ان باتوں میں اس جماعت میں بھی کمی ہونا شروع ہو جائے گی۔ اگر ان میں اس کے اعلیٰ نمونے قائم کریں گے تو وہ اعلیٰ نمونے ان جماعتوں کے قائم ہونے شروع ہو جائیں گے۔

پس ایک مربی اور ایک مبلغ اپنے ہر عمل کا ہر وقت جائزہ لیتے رہنے والا ہونا چاہئے تاکہ جہاں بھی جائیں آپ کے نمونے لوگوں کو بہتری کی طرف لانے والے ہوں۔ آپ کے معیار اونچے کرنے والے ہوں اور جس جماعت میں آپ ہوں اس جماعت کے علمی اور روحانی معیار اور اخلاقی معیار بھی اونچے کرنے والے ہوں۔ پس ان باتوں کی طرف آپ کو بہت توجہ دینی چاہئے۔

پھر ایک اور اہم بات روحانیت میں ترقی ہے۔ علمی اور عملی ترقی کے ساتھ روحانی ترقی ہو تو اس میں برکت پڑتی ہے۔ صرف علم حاصل کر لینا یا ظاہری طور پر اپنے رکھ رکھاؤ کو پیش کر دینا ایک عارضی فائدہ تو دیتا ہے لیکن مستقل فائدہ نہیں۔ مستقل فائدہ اسی وقت ہوگا جب آپ روحانیت میں بھی بڑھ رہے ہوں گے۔ جب آپ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھتا چلا جا رہا ہوگا۔ جو روحانی ترقی ہے اس کے ذریعہ سے نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھ رہا ہوگا، مخلوق کے لئے آپ کے ہمدردی کے جذبات بھی بڑھ رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی محبت پیدا ہوتی ہے کیونکہ یہ بھی خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور پھر یہ ہمدردی جو ہے تبلیغ اور تربیت کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ تبلیغ اس ہمدردی کے جذبے کے تحت ہو کہ ہم نے دنیا کو خدا تعالیٰ کا حقیقی پیغام پہنچا کر ان کو تباہی سے بچانے کی کوشش کرنی ہے۔ تبلیغ اس لئے نہیں کرنی کہ ہم نے اتنی بیعتیں کرا لیں۔ تبلیغ ہم نے اس لئے کرنی ہے، اس نیّت سے کرنی ہے کہ دنیا کو تباہی سے بچانا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ لکھا کہ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو مجھے کہتے ہیں کہ ہم احمدیت تو قبول نہیں کریں گے لیکن اسلام قبول کر لیں گے۔ تو حضرت مصلح موعود کہتے ہیں ان کو مَیں ہمیشہ یہی کہا کرتا ہوں کہ تم اسلام قبول کر لو۔ یہی ہمارا مقصد ہے۔ جب تم حقیقی اسلام کو قبول کر لو گے تو تمہارے پاس کوئی اور راستہ ہوگا ہی نہیں کہ تم احمدیت قبول کرو۔ پس مسلمانوں کو بھی حقیقی اسلام بتانا ہمارا کام ہے اور غیروں کو بھی حقیقی اسلام سکھانا ہمارا کام ہے۔ جس کا آخری نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ اس حقیقی اسلام کی طرف آئیں گے جو احمدیت پیش کرتی ہے، جو اس زمانے کے امام نے ہمارے سامنے رکھا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اور خدا تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آیا ہے۔

پس اس جذبے کے تحت آپ نے کام کرنا ہے کہ ہم نے مخلوق سے ہمدردی کر کے ان کو آگ سے بچانا ہے، ان کو تباہی سے بچانا ہے۔ تربیت ہم نے اس ہمدردی کے جذبے کے تحت کرنی ہے کہ ہم نے اپنے بھائی کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچانا ہے۔ ایک احمدی بھی ہے اگر وہ احمدی کہلا کر ان باتوں پر عمل نہیں کر رہا جو ایک حقیقی احمدی مسلمان کے لئے ضروری ہیں۔ جن کی طرف بار بار متعدد جگہوں پر اپنے ارشادات اور اپنی کتب، اپنی تقاریر، تحریروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ اگر وہ معیار ہم حاصل نہیں کر رہے یا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو ہم اپنا بیعت کا حق ادا نہیں کر رہے اور جب بیعت کا حق ادا نہیں کر رہے تو پھر یہ یقیناً اس بات کی طرف لے جاتی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے نہ بن رہے ہوں۔ پس اس ہمدردی کے جذبے کے تحت آپ نے تربیت بھی کرنی ہے۔ اس لئے تربیت میں یہ جذبہ نہیں ہو کہ اپنے آپ کی بڑائی ثابت کرنی ہے۔ دل میں سے ایک خواہش اٹھنی چاہئے کہ میں تربیت اس لئے کروں کہ اپنے اس بھائی کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچاؤں، نہ اس لئے کہ یہ میری عزت کرے یا اس لئے کہ مَیں اپنی رپورٹ میں یہ لکھ سکوں کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنے لوگ ہماری مسجد میں نمازوں کے لئے آنے لگ گئے ہیں۔ نمازوں میں لانا اس لئے ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنا ہے۔ نمازوں میں لانا اس لئے نہیں ہونا چاہئے کہ ہماری مسجد میں ہمارے پیچھے نماز پڑھنے والوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔

اسی طرح اور دوسری تربیتی باتیں ہیں ان کو بھی آپ نے اس لئے کرنا ہے، اس لئے تربیت کی طرف توجہ دینی ہے کہ ایک دلی ہمدردی آپ کے دل میں ان لوگوں کے لئے ان کی بہتری کے لئے ہو اور اس کے لئے، تبلیغ کے لئے بھی اور تربیت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو طریقہ سکھایا ہے وہ حکمت اور موعظۃ الحسنہ ہے۔ حکمت سے بات کریں۔ موقع اور محل کی مناسبت سے بات کریں اور اچھی بات کریں۔ ایک ہی بات ایک رنگ میں کی جائے تو وہ اچھا اثر ڈالتی ہے وہی بات اگر دوسری جگہ کی جائے تو بعض دفعہ خرابیاں پیدا کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص بگڑا ہوا ہے، اس کو تربیت کے لئے آپ لوگوں کے سامنے توجہ دلائیں گے اور کوئی استہزاء کا رنگ اس میں آ جائے تو وہ مزید بگڑ جائے گا۔ اسی کو اگر آپ علیحدہ لے جا کر، بٹھا کر ہمدردی کے جذبے کا اظہار کر کے توجہ دلائیں گے تو وہ بالکل اور صورتحال ہوگی۔ پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں۔

ابھی ایک جگہ سے مجھے ایک صدر خدام الاحمدیہ نے رپورٹ دی کہ بہت سارے خدام جو جماعت سے بہت پیچھے ہٹے ہوئے تھے جب ان کے گھر جا کے ان سے انفرادی رابطے کئے، ان کو سمجھایا۔ جماعت کی اہمیت اور خلافت سے تعلق کے بارے میں بتایا، ان کی ذمہ داریوں کا بتایا تو وہی لوگ جو بڑے سخت دل ہو چکے تھے۔ ان میں سے اکثر ایسے تھے جو رو پڑے اور اپنی اصلاح کے وعدے کئے۔ مسجدوں میں آنے لگ گئے۔ ایک ایسا شخص، صدر خدام الاحمدیہ جس نے جامعہ میں نہیں پڑھا، جس نے دین کا اتنا علم حاصل نہیں کیا اگر وہ تربیت کر کے لوگوں کے دلوں کو بدل سکتا ہے تو آپ لوگ جنہوں نے ایک عرصہ ٹریننگ لی، علم حاصل کیا اور آئندہ اپنے علم کو بڑھاتے چلے جانے کا عہد کیا، آپ لوگوں کے نتائج تو بہت اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ پس اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ آپ نے جو بھی بات کرنی ہے چاہے وہ تبلیغ کے لئے ہو یا تربیت کے لئے، اللہ تعالیٰ نے یہ بنیادی اصول بتا دیا کہ حکمت ہو اور احسن رنگ میں کی جائے۔ فقروں کو ایسی مناسبت دی جائے جو کسی کے دل میں جا کے لگے اور موقع اور محل کی مناسبت سے ہو۔

پھر تبلیغ کے لئے ایک مبلغ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہدایت دی ہے یہ ہے کہ رات دن تضرّع اور ابتہال سے دعا میں لگے رہنا اور اتنا صبر اور حوصلہ کہ کسی صورت میں بھی چڑنا نہیں، تنگ نہیں آنا۔ چِڑ کر کوئی ایسی بات منہ پر نہیں لانی جس سے دوسرے پر بجائے اچھا اثر، نیک اثر ہونے کے بُرا اثر ہو۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ چڑنے سے تنفّر پیدا ہوتا ہے۔ جب تم چِڑو گے، چِڑ کر بات کرو گے تو دوسرے آدمی کے دل میں نفرت پیدا ہوگی۔ وہ تمہارے سے بھی دُور ہٹے گا اور جماعت سے بھی دُور ہٹے گا۔ پس یہ ایک بنیادی بات جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتائی ہمیشہ ہمیں سامنے رکھنی چاہئے بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ایک مبلغ کی ذمہ داریوں کے لئے یہ چیزیں زہر ہیں۔ چِڑنا اس کے لئے ایک زہر ہے اور صبر نہ دکھانا زہر ہے۔ تضرّع اور ابتہال سے کسی کے لئے دعا نہ کرنا، صرف یہ سوچنا کہ اپنی کوشش سے ٹھیک کر لوں گا یہ زہر ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 77) اور چڑ چڑے پَن سے حکمت بھی جاتی ہے اور انسان احسن رنگ میں بات بھی نہیں کر سکتا۔ یعنی کہ ایک غلطی کے بعد پھر دوسری غلطی ہوتی چلی جاتی ہے۔ پھر چِڑنا تکبّر کی بھی نشانی ہے۔ یہاں جامعہ کے ماحول میں ہوتے ہوئے آپ لوگوں سے، ایک دوسرے سے جو باتیں کرتے ہیں ان میں بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں کہ چڑ کے بھی بات کر لیتے ہیں یا کسی کی بات سے تنگ آ جاتے ہیں لیکن میدان عمل میں آپ کو اس بات کو کلّیۃً اپنی طبیعتوں میں سے نکالنا ہوگا تبھی آپ کامیاب مبلغ اور مربی بن سکتے ہیں۔ چِڑنے سے جب تکبر پیدا ہوتا ہے تو تکبر ہی تقویٰ سے دُور لے جاتا ہے اور جس میں تقویٰ نہیں اس کے کام میں پھر برکت بھی نہیں رہ سکتی۔ پس جس طرح ایک نیکی کئی نیکیوں کے بچے دیتی ہے۔ ایک برائی سے پھر دوسری برائی بھی پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے بہت توجہ سے اور حکمت سے اور سوچ بچار کے استغفار کرتے ہوئے ایک مبلغ کو اپنے کام سرانجام دینے چاہئیں۔

تقویٰ جیسا کہ مَیں نے کہا ایک بنیادی چیز ہے۔ اگر ایک مربی اور مبلغ میں تقویٰ نہیں ہوگا تو وہ پھر ایک عام احمدی کے مقام سے بھی نیچے ہے۔ مربی اور مبلغ ہونا تو دُور کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ سے پہلے یہاں سے جتنے بھی مبلغ اور مربی بن کر نکلے ہیں، (اس سے پہلے دو بیچ (Batch) نکل چکے ہیں) ان کے بارے میں مجھے جماعتوں اور اداروں کی طرف سے اچھی رپورٹس آ رہی ہیں بلکہ کینیڈا سے شاید تین نکل چکے ہیں وہاں کی بھی رپورٹس بڑی اچھی ہیں۔ اس لئے یاد رکھیں کہ ان معیاروں کو جو آپ سے پہلے مربیان اور مبلغین حاصل کر چکے ہیں ان کو آپ نے مزید اونچا کرنا ہے اور یہ کیونکہ ساری دنیا میں سنا جائے گا تو جو پرانے مربیان ہیں ان سے

بھی مَیں کہوں گا کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ اب تک انہوں نے اچھا کام کرلیا تو یہ معیار حاصل ہو گیا اور جہاں تک پہنچنا تھا پہنچ گئے۔ انہوں نے بھی اپنے معیاروں کو اونچا کرتے چلے جانا ہے اور آپ نے ان معیاروں سے مزید آگے نکلتے چلے جانا ہے۔ یہ جومسابقت کی روح ہے جب تک رہے گی انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے مربّیان اور مبلّغین کامیاب ترین مربیان و مبلغین بنتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

یہ جو معیاروں کو اونچا کرنا ہے، کس طرح اونچا کرنا ہوگا؟ اس میں ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ اونچائی عاجزی سے ملتی ہے۔ جتنی زیادہ آپ میں عاجزی ہوگی اتنی زیادہ اپنی حالتوں کی طرف توجہ ہوگی اور اتنے زیادہ آپ لوگوں کے معیار بھی اونچے ہوتے چلے جائیں گے۔ عاجزانہ راہیں ہی خدا تعالیٰ کو پسند ہیں اور اس بات کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اظہار اور اعلان فرمایا تھا۔

(ماخوذ از تتمہ حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 520 حاشیہ)

پس حضرت مسیح موعود کے کام کی تکمیل کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والوں کو بھی وہی طریق اپنانا ہوگا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسند فرمایا اور اپنایا۔ اس کے بغیر برکت نہیں پڑسکتی۔ اسی سے کامیابیاں ملیں گی انشاء اللہ تعالیٰ اور اسی سے خدا تعالیٰ کا پیار ملے گا۔ اسی سے علم و عقل میں اضافہ ہوگا۔ آپ کو بھی اور آپ سے پہلے میدانِ عمل میں جانے والوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ کسی قسم کی تعریف آپ میں تکبّر پیدا نہ کرے۔ آپ اچھا کام کر رہے ہیں تو تعریف بھی ہو جاتی ہے۔ چاہے وہ تعریف خلیفہ وقت کی طرف سے ہو، چاہے وہ تعریف انتظامیہ کی طرف سے ہو، چاہے لوگ آپ کے کام کی تعریف کریں اور سراہیں تو ہر تعریف بجائے آپ میں تکبر پیدا کرنے کے آپ کو عاجزی کی طرف لے جانے والی ہونی چاہئے اور جتنا زیادہ آپ عاجزی میں بڑھتے چلے جائیں گے اتنے ہی زیادہ آپ اس پھلدار درخت کی طرح پھل لگانے والے ہوں گے جس کو پھل لگتے چلے جاتے ہیں کیونکہ پھل لگنے کے ساتھ ہی، جن ٹہنیوں پر جن شاخوں پر پھل لگتے ہیں وہ جھکتی چلی جاتی ہیں۔ تعریفیں پھل کی صورت میں ہونی چاہئیں جو آپ کو جھکانے والی ہوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔

دعاؤں کے بغیر نہ کوئی کامیاب مبلغ بن سکتا ہے نہ ہی مربی بن سکتا ہے۔ ہمیں جو کچھ ملنا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملنا ہے اور ملتا ہے۔ اس لئے دعاؤں کی طرف بہت توجہ ہونی چاہئے۔ جتنی زیادہ آپ دعاؤں کی طرف توجہ دیں گے اتنی زیادہ روحانیت میں بھی ترقی کریں گے۔ اتنی زیادہ عملی ترقی بھی کریں گے۔ اتنی زیادہ اخلاقی ترقی بھی کریں گے۔ اتنی ہی زیادہ علمی ترقی بھی کریں گے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ ایک نصیحت فرمائی تھی اس کا کچھ حصہ مَیں اس وقت آپ کے سامنے رکھتا ہوں کیونکہ اس کی ہر زمانے میں ضرورت ہے۔ آپ نے واقفین کو ہی مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

''سب سے پہلے تو مَیں واقفین زندگی کو اس بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ وہ آئندہ جماعت کے مبلغ بننے والے ہیں اور دعا کے بغیر کوئی مبلغ کامیاب نہیں ہوسکتا'' (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) ''اور چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس زمانے میں ان کے لئے رہبر بنایا ہے اور رہبری کے لئے ضروری ہے کہ رہبر تندرست ہو۔ اس لئے تم خصوصیت سے میرے لئے دعائیں کرو۔ اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ تمہاری دعاؤں سے مجھے صحت ہوگی اور مَیں تمہارے کام کی نگرانی صحیح طور پر کرسکوں گا۔ (خلیفۂ وقت کے سپرد واقفین زندگی اور مربّیان کے کام کی نگرانی کا کام بھی ہے۔ اس لئے آپ لوگوں کا کام ہے کہ خلیفۂ وقت کے لئے بھی دعائیں کریں اور فرمایا کہ) دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ خود تمہاری روحانیت ترقی کرے گی۔ گویا ایک تیر سے دو شکار ہوں گے۔ ایک طرف تمہارا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھتا جائے گا اور دوسری طرف تم سے کام لینے کا فرض جس انسان کے سپرد کیا گیا ہے اس کی طاقت، قوت اور عقل میں ترقی ہوگی اور وہ مناسب طور پر تمہارے کام کی نگرانی کر سکے گا۔ یاد رکھو جو شخص روحانیت میں ترقی کرتا ہے وہی دنیا کا سردار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ اَلْاَرْضُ وَالسَّمَآءُ مَعَكَ كَمَا هُوَ مَعِیْ۔ (براہین احمدیہ حصہ چہارم روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 579 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3) یعنی زمین اور آسمان اسی طرح تمہارے ساتھ ہیں جس طرح وہ میرے ساتھ ہیں۔ اسی طرح اگر تم دعائیں کرو گے تو تمہیں بھی آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ جو کتابیں تم سکول میں پڑھتے ہو (یا جامعہ میں پڑھتے رہے) ان سے آسمان اور زمین نہیں مل سکتے۔ (آپ نے جامعہ سے جو علم حاصل کیا صرف اس کے پڑھنے سے زمین اور آسمان نہیں مل سکتے۔) صَرف اور نحو اور منطق پڑھنے سے تمہیں آسمان اور زمین نہیں ملیں گے۔ ہاں اگر تم دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکو گے تو تمہیں آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ اور اگر ان دعاؤں میں تم مجھے بھی شامل کرو گے (یعنی خلیفۂ وقت کو بھی شامل کرو گے) تو خدا تعالیٰ کہے گا کہ یہ لوگ اب کام کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ اگر کوئی شخص کام لینے والے کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ خود کام کرنا چاہتا ہے۔ تم دیکھ لو، میٹ مزدور کی نگرانی کرتا ہے، (جو ان کا انچارج ہوتا ہے نگران ہوتا ہے۔) مزدور چاہتا ہے کہ میٹ (ان مزدوروں کا جو نگران ہے) کہیں چلا جائے تا وہ آرام کر سکے۔ (مزدوروں کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ چلا جائے تا کہ وہ آرام کریں جو نکمّے مزدور ہوتے ہیں۔) لیکن اگر مزدور خود میٹ کو آواز دیتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ کام کے لئے تیار ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک کو ایسے حالات پیدا کرنے چاہئیں کہ وہ کام کرے۔ یاد رکھو ایک، ایک مبلغ کے ذریعہ سینکڑوں اور ہزاروں لوگ احمدیت میں داخل ہونے چاہئیں۔ پس علاوہ اپنے مفوّضہ کام کے تم میرے لئے بھی دعائیں کرو اور اپنے لئے بھی دعاؤں میں لگے رہو۔ تم دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ لوگوں کے دماغوں میں اثر پیدا کرے۔ (ان کے دماغوں میں اثر پیدا کرے۔) تمہیں بلند حوصلہ بخشے، (صبر بخشے۔ جیسا کہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان میں مَیں نے بتایا۔) تمہیں قوی اور شجاع بنائے۔ تمہیں وہ طریق سکھائے جس کے نتیجے میں لوگ تمہاری بات مان لیں۔ (باتوں میں اثر پیدا ہو۔) دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی یہی دعا کی تھی کہ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ يَفْقَهُوْا قَوْلِیْ (طٰہٰ: 28-29)۔ کہ اے خدا! جو کام تو نے میرے سپرد کیا ہے میں اسے ادا کرنے کی پوری کوشش کروں گا لیکن تو جانتا ہے کہ میری کوشش سے کچھ نہیں بنے گا۔ اس لئے تُو آپ میری زبان کی گرہیں کھول تا کہ لوگ میری بات سمجھنے لگ جائیں کیونکہ جو لوگ میری بات سمجھنے لگ جائیں گے وہ آہستہ آہستہ میری بات ماننے کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے۔ پس تم دعاؤں میں لگ جاؤ اور ظاہری علوم بھی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ کیونکہ ظاہری علوم بھی بڑے کام کی چیز ہیں لیکن اس کے ساتھ تمہاری راتیں اور تمہارے دن دعاؤں میں صرف ہونے چاہئیں تا کہ جو فقرہ بھی تمہارے منہ سے نکلے وہ اپنے اندر اثر رکھتا ہو اور اس کی وجہ سے ہزاروں لوگ تمہارے پیچھے چلے آئیں اور دین کے فوّارے تمہارے منہ سے نکل پڑیں اور تم اللہ تعالیٰ کی بشارتیں اپنے کانوں سے سنو۔ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا کیا بشارتیں ملی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ابھی اکیلے تھے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا: میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (تذکرہ صفحہ 260 ایڈیشن چہارم 2004ء) اسی طرح اس نے آپ کو بشارت دی کہ میں تجھے بہت برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 398) اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچادیا۔ یہ سب کچھ آپ کی انابت اور توجہ الی اللہ کی وجہ سے ہوا۔ اگر تمہارے اندر بھی اسی قسم کا یقین پیدا ہو جائے اور تم بھی خدا تعالیٰ کی طرف جھکو تو اسی طرح خدا تعالیٰ کی تائید تم میں سے بھی ہر ایک کو حاصل ہوگی اور دنیا بھی تمہیں ملے گی اور دین بھی تمہیں ملے گا۔''

(تحریک جدید ایک الٰہی تحریک، جلد سوم صفحہ 567-569)

پس یہ باتیں ہمیشہ ہمیں اپنے سامنے رکھنی چاہئیں۔ جس خدا نے بغیر وسائل کے دنیا کے 206 ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے پیدا فرما دیئے وہ اب بھی قدرت رکھتا ہے۔ آپ جو کینیڈا سے فارغ ہونے والے ہیں یا یوکے (UK) سے فارغ ہونے والے ہیں یا آئندہ جرمنی سے فارغ ہوں گے یا دنیا کے دوسرے جامعات سے فارغ ہو رہے ہیں، آپ لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ موقع دے رہا ہے کہ اس جہاد کا حصہ بن کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن جائیں۔ پس اپنی اہمیت کو سمجھیں۔

اس بات کو ہمیشہ سامنے رکھیں کہ آپ نے خدا تعالیٰ سے تبلیغ اور تربیت کرنے کا عہد کیا ہے۔ آپ نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس لئے پیش کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچائیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ دنیا کی مخلوق کو صحیح رنگ میں اس تعلیم سے آگاہ کریں جس سے ان کو اپنی عاقبت کی فکر رہے۔ عہد نبھانا ایک مومن کا کام ہے۔ آپ کا یہ عہد ہے۔ ہر مربی کا عہد ہے۔ ہر مبلغ کا عہد ہے۔ عہد نبھانا تو اللہ تعالیٰ نے ایک عام مؤمن کے لئے بھی ضروری قرار دیا ہے اور آپ تو اس سے ایک قدم آگے ہیں ان سے اوپر ہیں، جنہوں نے مومنین کی روحانی اور عملی تربیت کے لئے بھی کوشش کرنی ہے۔ پس ایک عام مومن جو ہے اس کے لئے بھی عہد کو نبھانا ضروری ہے تو آپ کے لئے تو کس حد تک ضروری ہوگا یہ آپ خود ہی تصور کر سکتے ہیں۔

پس کسی دنیاوی چیز پر نظر رکھنے کی بجائے اس عہد پر ہمیشہ نظر رکھیں جو آپ نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو دنیا میں ہر جگہ پہنچائیں گے اور اپنی عملی حالتوں سے اپنے تربیت کے کام کو بھی اپنی انتہا تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اگر آپ لوگ یہ کریں گے تو دنیا خود بخود آپ کی غلام بن جائے گی۔ آپ کو دنیا کے پیچھے دوڑنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ ایک معمولی رقم بھی جو آپ کی جیب میں ہوگی اس میں بھی اللہ تعالیٰ برکت ڈال دے گا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ کے دلوں میں یہ بات ہمیشہ راسخ رہے کہ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نوکری اور اللہ تعالیٰ کے جو کام ہیں ان کو پورا کرنے کا عہد کیا ہے اور زمانے کے امام کے ہاتھ پر نہ صرف بیعت کی ہے بلکہ بیعت کرنے کے بعد ان لوگوں میں اپنے آپ کو پیش کیا ہے جو دین کا علم حاصل کرنے کے بعد دنیا کو خدا تعالیٰ کے حضور لانے والے اور جھکانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو میرا حقیقی رنگ میں سلطان نصیر بنائے۔ کینیڈا سے فارغ التحصیل بھی اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں وہ بھی یاد رکھیں۔ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ آپ سب لوگ ہی مخاطب ہیں اس لئے ہمیشہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ جہاں بھی آپ ہوں آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کی ضروریات کو خود پورا فرمائے۔ آپ کو مشکلات میں جب دیکھے تو خود آپ کا سہارا بنے۔ آپ کا معین و مددگار ہو۔ آپ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے رہیں۔ آپ کی طرف سے ہمیشہ خوشی اور کامیابی کی خبریں مجھے ملتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے یہ اعزاز ہر لحاظ سے مبارک کرے اور مَیں دوبارہ کہوں گا کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کرلیں۔ (دعا) ☆ (بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 02 جنوری 2015)

دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو اللہ اللہ تو کرتی ہے لیکن نہ ہی انہیں اللہ تعالیٰ کی حقیقت معلوم ہے، نہ ہی انہیں اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ نہ ہی محبت الٰہی کے حصول کے طریق کا انہیں ادراک ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں یا اس زمانے میں بھی ہوسکتے ہیں یا پرانے قصے ہی تھے۔ آج اس زمانے میں یہ احمدی مسلمان ہیں جو اِن باتوں کا صحیح اِدراک رکھ سکتے ہیں اور رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ان باتوں کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے۔ پس اس حقیقت کو جاننا ہر احمدی کے لئے بہت ضروری ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں مزید فہم و اِدراک حاصل کرے اور اس میں بڑھتا چلا جائے، تا کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت اور محبت اور قرب حاصل ہو اور ہم اس سونے کی کان سے حقیقی رنگ میں فائدہ اٹھا سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے لئے نکالی ہے اور ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی اس کو حاصل کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوارنے والے بن جائیں۔

جلسہ سالانہ جرمنی میں 72 ممالک کے 33 ہزار 171 افراد کی شمولیت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی حقیقت، اللہ تعالیٰ کی معرفت، اللہ تعالیٰ سے محبت اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے حاصل کرنے کے ذرائع کے بارہ میں بصیرت افروز خطاب

جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 15 جون 2014ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کالسروئے جرمنی میں اختتامی خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

اللہ کا لفظ ایک ایسا لفظ ہے جسے مسلمان بہت کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ بعض کے دل کسی نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کر رہے ہوتے ہیں اور بعض عادۃً ماحول کے اثر کی وجہ سے اللہ کا نام لے رہے ہوتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو اپنی کمزوریوں، نااہلیوں اور سستیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کی تقدیر یہی تھی۔ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تدبیر کی طرف توجہ دلا کر پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے اور توکل کرنے کا کہا ہے۔ بہرحال دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو اللہ اللہ تو کرتی ہے لیکن نہ ہی انہیں اللہ تعالیٰ کی حقیقت معلوم ہے، نہ ہی انہیں اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ نہ ہی محبت الٰہی کے حصول کے طریق کا انہیں ادراک ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں یا اس زمانے میں بھی ہوسکتے ہیں یا پرانے قصے ہی تھے۔

آج اس زمانے میں یہ احمدی مسلمان ہیں جو ان باتوں کا صحیح ادراک رکھ سکتے ہیں اور رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ان باتوں کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے۔ پس اس حقیقت کو جاننا ہر احمدی کے لئے بہت ضروری ہے تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں مزید فہم و ادراک حاصل کرے اور اس میں بڑھتا چلا جائے۔ تا کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو۔ ورنہ اسٹیج کے پیچھے جو اللہ کا لفظ لگا ہوا ہے۔ یہ ہمارے ایمان میں کوئی اثر نہیں پیدا کرسکتا۔ (اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے استفسار فرمایا کہ سٹیج پہ جو آواز آرہی ہے پیچھے بھی یہ آواز ٹھیک ہے؟ ٹھیک ہے آواز؟)

بعض لوگ ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اللہ صرف مسلمانوں کے لئے خالص ہے اور اس کو انہوں نے اپنی اجارہ داری بنا لیا ہے۔ جیسے ملائشیا میں علماء نے یہ فیصلہ دیا کہ عیسائی 'اللہ' کا لفظ نہیں استعمال کرسکتے اور وہاں کی عدالت نے بھی ان کے خلاف یہ ruling دے کے کئی سو عیسائیوں کو سزا دے دی۔ تو اجارہ داری تو قائم ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا، اللہ کے لفظ کا، اللہ کی ہستی کا، اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس سے تعلق پیدا کرنے کا نہ انہیں پتا ہے، نہ وہ پتا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بالکل سطحی طور پر اللہ اللہ کئے جاتے ہیں۔

اِس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پیش کروں گا جس میں اللہ تعالیٰ کی حقیقت، اللہ تعالیٰ کی معرفت، اللہ تعالیٰ سے محبت، اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے ذرائع کے بارے میں بات کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کی گہرائی اور اس مضمون کا اظہار ہی ہمیں خدا تعالیٰ کا صحیح ادراک عطا کرسکتا ہے اور اس کا قرب حاصل کرنے والا بنا سکتا ہے اور ہم ان مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے ہمارے مقاصد ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ یا خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ہے جو تمام صفات کا جامع ہے اور کسی دوسرے مذہب نے خدا تعالیٰ کے اس ذاتی نام سے ہمیں آگاہی نہیں دی یا اپنے ماننے والوں کو آگاہی نہیں دی، اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر خدا کو پہچاننے والا ابھی کوئی نہیں ہے۔ پس ہمیں آپ کے کلام سے فیض پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حقیقت، معرفت، محبت اور قربت کے حصول کے طریق کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے میں نے آج یہ اقتباسات لئے ہیں۔

حضور انور نے آواز کی خرابی پر انتظامیہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آواز نہیں آرہی؟ آخر میں آواز نہیں آرہی؟ ادھر بھی نہیں آرہی؟ میں نے آخر والوں سے پوچھا تھا۔ درمیان والوں نے یونہی ہاتھ کھڑے کر دیئے۔ جا کے جائزہ لے کے مجھے بتائیں کہ اب آواز آرہی ہے کہ نہیں؟ پہلے کیوں بند ہوگئی تھی؟ اسے ہلکا کریں۔ بہت زیادہ اونچی آواز ہے۔ کانوں میں پڑ رہی ہے۔ سٹیج والے جو مائیکروفون ہیں ان کو ہلکا رکھیں۔ یہ آرام سے سن سکتے ہیں۔ آواز کو ہلکا کر دیں۔ اونچی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آواز آنی چاہئے ہلکی آواز ہو۔ اگر آواز آرہی ہے تو سب سے آخر والے ہاتھ کھڑا کریں بس ٹھیک ہے۔

دنیا کو اللہ تعالیٰ کی حقیقت بتانے کے بارے میں آپ کس قدر بے چین تھے اس کا اظہار اس ارشاد سے ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرّک یہ ہے کہ مَیں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر مَیں اپنے ان تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچّا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ مَیں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور مَیں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی جاتی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے اُن کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہران کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔''

(اربعین نمبر 1 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 345-344)

پھر اپنے ساتھ اللہ تعالیٰ کے تعلق کو بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طُور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلّی فرما ہوا ہے۔ اُس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے مَیں ہوں۔ مَیں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں۔ اور مَیں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں۔ اور میرے پر ظاہر کیا گیا (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر) کہ جو کچھ مسیح کی نسبت دنیا کے اکثر عیسائیوں کا عقیدہ ہے یعنی تثلیث و کفّارہ وغیرہ یہ سب انسانی غلطیاں ہیں اور حقیقی تعلیم سے انحراف ہے۔ خدا نے اپنے زندہ کلام سے بلا واسطہ مجھے یہ اطلاع دی ہے اور مجھے اس نے کہا ہے کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تُو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہہ دے کہ اس پر یہ دلیل کافی ہے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں۔ اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور دوسرا یہ نشان ہے کہ اگر کوئی ان باتوں میں مقابلہ کرنا چاہے مثلاً کسی دعا کا

قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اس قبولیت کا علم دیئے جانا یا اور غیبی واقعات معلوم ہونا جو انسان کی حدِ علم سے باہر ہیں تو اس مقابلہ میں وہ مغلوب رہے گا۔‘‘

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 30-29)

اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی آپ کے مقابلہ پر نہیں آیا۔ اور جو آئے وہ مغلوب ہوئے، ذلیل ہوئے، خوار ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو عبرت کا نشان بنایا۔ پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے کس طرح تعلق جوڑا جا سکتا ہے، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’سچا خدا وہی خدا ہے جس کی غیر متبدّل صفات قدیم سے آئینہ عالم میں نظر آ رہی ہیں اور جس کو ان باتوں کی حاجت نہیں کہ کوئی اس کا بیٹا ہو اور خودکشی کرے تب لوگوں کو اس سے نجات ملے۔ بلکہ نجات کا سچا طریق قدیم سے ایک ہی ہے جو حدوث اور بناوٹ سے پاک ہے (یعنی نئی نئی باتوں اور بناوٹ وغیرہ سے پاک ہے) جس پر چلنے والے حقیقی نجات کو اور اس کے ثمرات کو اسی دنیا میں پا لیتے ہیں۔ اور اُس کے سچے نمونے اپنے اندر دیکھتے ہیں۔ یعنی وہ سچا طریق یہی ہے کہ الٰہی منادی کو قبول کر کے اس کے نقشِ قدم پر ایسا چلیں کہ اپنی نفسانی ہستی سے مر جائیں اور اسی طرح اپنے لئے آپ فدیہ دیں اور یہی طریق ہے جو خدا تعالیٰ نے ابتدا سے حق کے طالبوں کی فطرت میں رکھا ہے۔ (یعنی اپنی نفسانی ہستی کو بالکل ختم کریں اور خدا تعالیٰ کے احکام کے آگے اپنا سب کچھ ڈال دیں۔ اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیں۔ یہی طریق ہے جو خدا تعالیٰ نے ابتدا سے حق کے طالبوں کی فطرت میں رکھا ہے) اور قدیم سے اور جب سے کہ انسان بنایا گیا ہے اور اس روحانی قربانی کا سامان اس کو عطا کر دیا گیا ہے اور اس کی فطرت اس سامان کو اپنے ساتھ لائی ہے اور اسی پر متنبہ کرنے کے لئے ظاہری قربانیاں بھی رکھی گئیں‘‘۔ فرماتے ہیں ’’مَیں نے کبھی کسی چیز پر ایسا تعجب نہیں کیا جیسا کہ ان لوگوں کی حالت پر تعجب کرتا ہوں کہ جو کامل اور زندہ اور حیّ قیّوم خدا کو چھوڑ کر ایسے بیہودہ خیالات کے پیرو ہیں اور اُن پر ناز کرتے ہیں‘‘۔

(نور القرآن نمبر 1۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 365-366 حاشیہ)

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی حقیقی پہچان اور اس سے سچا تعلق کس طرح ہو سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’ایسا ہی قرآن شریف میں وارد ہے کہ خدا کی ذات ہر یک عیب سے پاک ہے اور ہر ایک نقصان سے مبرّا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اس کی تعلیم کی پیروی کر کے عیبوں سے پاک ہو۔ اور وہ فرماتا ہے مَنۡ کَانَ فِیۡ ہٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی۔ (بنی اسرائیل: 73) یعنی جو شخص اِس دنیا میں اندھا رہے گا اور اُس ذات کا اس کو دیدار نہیں ہوگا وہ مرنے کے بعد بھی اندھا ہی ہوگا اور تاریکی اس سے جدا نہیں ہوگی۔ کیونکہ خدا کے دیکھنے کے لئے اِسی دنیا میں حواس ملتے ہیں اور جو شخص ان حواس کو دنیا سے ساتھ نہیں لے جائے گا وہ آخرت میں بھی خدا کو دیکھ نہیں سکے گا۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے صاف سمجھا دیا ہے کہ وہ انسان سے کس ترقی کا طالب ہے اور انسان اس کی تعلیم کی پیروی سے کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اِسی دنیا میں دیدارِ الٰہی میسر آ سکتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ مَنۡ کَانَ یَرۡجُوۡا لِقَآءَ رَبِّہٖ فَلۡیَعۡمَلۡ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشۡرِکۡ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖۤ اَحَدًا۔ (الکہف: 111) یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اسی دنیا میں اُس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں، نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ مَیں ایسا ہوں اور ایسا ہوں۔ اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ اُن میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو۔ بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج، نہ چاند، نہ آسمان کے ستارے، نہ ہوا، نہ آگ، نہ پانی، نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے۔ اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا اُن پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں۔ اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کے قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے۔ اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے نہایت صافی اور شیریں۔ پس اس نے افتاں و خیزاں بہرحال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا (مشکلوں سے اس چشمہ کے میٹھے پانی کو پینے کے لئے اپنے آپ کو چشمے تک پہنچا دیا۔) اور اپنی لبوں کو اس چشمہ پر رکھ دیا اور علیحدہ نہ ہوا جب تک سیراب نہ ہوا۔‘‘

(لیکچر لاہور روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 154-153)

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی حقیقت معلوم کرنی ہے تو پھر ہمیں کیسا ہونا چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’اے سننے والو سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے؟ بس یہی کہ تم اُسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں، نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اَب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطّل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جس کا کوئی ثانی نہیں اور جس کی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جس کا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہے باوجود دُور ہونے کے۔ اور دُور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثّل کے طور پر اہلِ کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے (مثال کے طور پر سامنے آ جاتا ہے) مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے۔ اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقّہ کا (سب تعریفیں اسی کی ہیں) اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا (اسی سے تمام خوبیاں پھوٹتی ہیں)۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدأ ہے تمام فیضوں کا (ہر فیض اسی کی طرف سے آتا ہے)۔ اور مرجع ہے ہر ایک شئے کا (اسی کی طرف لوٹتا ہے)۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متّصف ہے ہر ایک کمال کا۔ اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے۔ اور مخصوص ہے اِس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی اَنہونی نہیں۔ اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرّات اور ان کی طاقتیں اُسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اُس کو اُسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں۔ اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے۔ اِسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارے میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے‘‘۔

[یہاں پھر آواز کا مسئلہ پیدا ہوا تو حضور انور نے فرمایا: بیک اَپ جنریٹر نہیں ہے؟ یہ سسٹم کی بجلی بند ہو گئی تھی حالانکہ ان کو بیک اَپ جنریٹر رکھنا چاہئے تھا یا کوئی سسٹم رکھنا چاہئے تھا]

’’پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔‘‘

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309 تا 311)

پس اس کے علم حاصل کرنے کا قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی دروازہ نہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’لوگ خدا کی قدر نہیں کرتے۔ جیسے بھروسہ ان کو حرام کے دروازہ پر ہے ویسا خدا پر نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان یہ ایک نسخہ ہے کہ اگر قدر ہو تو جی چاہے کہ جیسے اَور عجیب نسخہ مخفی رکھنا چاہتے ہیں (اگر اس کی قدر ہو تو یہ دل چاہے، جی چاہے کہ جیسے اَور عجیب نسخے مخفی رکھنا چاہتے ہیں، بعض کنجوس طبع آدمی واقعی مخفی رکھتے ہیں۔) ویسے ہی اسے بھی مخفی رکھا جاوے۔ مَیں نے کئی دفعہ بیماریوں میں آزمایا ہے کہ پیشاب بار بار آ رہا ہے، دست بھی لگے ہیں۔ آخر خدا سے دعا کی۔ صبح کو الہام ہوا۔ دُعَآئُ کَ مُسۡتَجَابٌ۔ اس کے بعد ہی وہ کثرت جاتی رہی اور کمزوری کی جگہ طاقت آ گئی۔ یہ خدا کی طاقت ہے۔ خدا ایسا عجیب ہے کہ ان نسخوں سے بھی زیادہ قابل قدر ہے جو کیمیا وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ مجھے بھی ایک دفعہ خیال آیا کہ یہ تو چھپانے کے قابل ہے۔ پھر سوچا کہ یہ تو بخل ہے۔ ایسی مفید شئے کا دنیا پر اظہار کرنا چاہئے کہ مخلوق الٰہی کو فائدہ حاصل ہو۔ یہی فرق اسلام اور دوسرے مذاہب کے خدا میں ہے۔ ان کا خدا بولتا نہیں۔ خدا معلوم یہ بھی کیسا ایمان ہے۔ اسلام کا خدا جیسا پہلے تھا ویسے ہی اب ہے۔ نہ طاقت کم ہوئی، نہ بوڑھا ہوا، نہ کچھ اور نقص اس میں واقع ہوا۔ ایسے خدا پر جس کا ایمان ہو وہ اگر آگ میں بھی پڑا ہو تو اسے حوصلہ ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کو آخر آگ میں ڈالا ہی تھا۔ ایسے ہی ہم بھی آگ میں ڈالے گئے۔ خون کا مقدمہ بنایا گیا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قتل کا مقدمہ بنایا گیا۔ فرمایا کہ) اگر اس میں پانچ یا دس سال کی قید ہو جاتی۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پانچ یا دس سال کی قید ہو جاتی) تو سب سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ سب قوموں نے متفق ہو کر یہ

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
LUTHRA JEWELLERS
SIGN OF PURITY
Since 1948

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

آگ سلگائی تھی۔ کیا کم آگ تھی؟ اس وقت سوائے خدا کے اور کون تھا؟ اور وہی الہام ہوئے جو کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہوئے تھے۔ آخر میں الہام ہوا۔ اِبْرَ اۓ۔ اور تسلّی دی کہ سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 221-220۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام معرفت الٰہی کے بارے میں کہ کس طرح حاصل ہوتی ہے، فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے ایمان بالغیب کا حکم فرما کر مومنوں کو یقینی معرفت سے محروم رکھنا نہیں چاہا بلکہ یقینی معرفت کے حاصل کرنے کے لئے ایمان ایک زینہ ہے جس زینہ پر چڑھنے کے بغیر سچی معرفت کو طلب کرنا ایک سخت غلطی ہے۔ لیکن اس زینہ پر چڑھنے والے معارف صافیہ اور مشاہدات شافیہ کا ضرور چہرہ دیکھ لیتے ہیں۔ جب ایک ایماندار بحیثیت ایک صادق مومن کے احکام اور اخبار الٰہی کو محض اس جہت سے قبول کر لیتا ہے کہ وہ اخبار اور احکام (یعنی خبریں اور وہ حکم) ایک مخبر صادق کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے اس کو عطا فرمائے ہیں تو عرفان کا انعام پانے کے لئے مستحق ٹھہر جاتا ہے۔ (پھر عرفان بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ فرمایا) اسی لئے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے یہی قانون ٹھہرا رکھا ہے کہ پہلے وہ امور غیبیہ پر ایمان لا کر فرمانبرداروں میں داخل ہوں اور پھر عرفان کا مرتبہ عطا کر کے سب عقدے ان کے کھولے جائیں۔ لیکن افسوس کہ جلد باز انسان اِن راہوں کو اختیار نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کا قرآن کریم میں یہ وعدہ ہے کہ جو شخص ایمانی طور پر نبی کریمؐ کی دعوت کو مان لیوے تو وہ اگر مجاہدات کے ذریعہ سے ان کی حقیقت دریافت کرنا چاہے وہ اس پر بذریعہ کشف اور الہام کے کھولے جائیں گے اور اس کے ایمان کو عرفان کے درجہ تک پہنچایا جائے گا۔ اور اِس وعدہ کا صدق ہمیشہ راستبازوں پر جو مجاہدات سے خدا تعالیٰ کو ڈھونڈتے ہیں ظاہر ہو جاتا ہے۔ (جو سچائی سے اللہ تعالیٰ کو ڈھونڈتے ہیں ان پر سچائی ظاہر ہو جاتی ہے) غرض جو بات مومنوں کی معمولی سمجھ سے برتر ہے اس کے دریافت کرنے کی یہ راہ نہیں ہے کہ وہ فرقہ ضالّہ فلاسفروں کے دستِ نگر ہوں اور گم گشتہ سے راہ پوچھیں (جو پہلے ہی گما ہوا ہے اس سے راہ پوچھیں) بلکہ ان کے لئے صدق اور صبر سے عرفان کا مرتبہ عطا کیا جاتا ہے جس مرتبہ پر پہنچ کر تمام عُقدے ان کے حل ہو جاتے ہیں‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 252 تا 254 حاشیہ)

پھر اس بات میں کہ اصل معرفت الٰہی اسلام میں رہ کر حاصل ہوتی ہے لیکن نام کا رہنا نہیں کہ مسلمان ہو گئے بلکہ قرآن کریم کے حکموں پر عمل سے۔ اس بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’اسلام اور دوسرے مذاہب میں جو امتیاز ہے وہ یہی ہے کہ اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آ جاتی ہے۔ (ہر ایک مسلمان کو نہیں عطا کرتا۔ بلکہ صرف وہ جو کوشش کرے۔ اور فرمایا:) اور پھر اسے ایک نئی زندگی عطا کی جاتی ہے جو بہشتی زندگی ہوتی ہے‘‘۔ فرمایا: ’’مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر قرآن کریم سے اعراض صُوری یا معنوی نہ ہو (ظاہری اور معنوی کسی قسم کا بھی اِعراض نہ ہو۔ اس کے ہر حکم کو سمجھ کر غور کر کے ظاہری طور پر بھی اور معنوی طور پر بھی سمجھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ فرمایا اگر اس سے اعراض نہ ہو) تو اللہ تعالیٰ اس میں اور اس کے غیروں میں فرقان رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اس کی قدرتوں کے عجائبات وہ مشاہدہ کرتا ہے۔ اس کی معرفت بڑھتی ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کو وہ حواس اور قویٰ دیئے جاتے ہیں کہ وہ ان چیزوں اور اسرار قدرت کو مشاہدہ کرتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھتے۔ وہ ان باتوں کو سنتا ہے کہ اوروں کو اس کی خبر نہیں۔ اسی لئے فرمایا مَنۡ کَانَ فِیۡ ہٰذِہٖۤ اَعۡمٰی فَہُوَ فِی الۡاٰخِرَۃِ اَعۡمٰی۔ (بنی اسرائیل: 73) اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُس جہان کے لئے انسان اِسی عالم سے حواس لے جاتا ہے۔ اسی جگہ سے وہ بصارت لے جاتا ہے جو وہاں کی اشیاء اور عجائبات کو دیکھے۔ اور یہاں ہی سے وہ شنوائی لے جاتا ہے جو سنے۔ گویا جو اس جہان میں وہاں کی باتیں دیکھتا اور سنتا نہیں وہ وہاں بھی نہیں دیکھ سکے گا‘‘۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 443۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

پھر آپ فرماتے ہیں:

’’قَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰہَا۔ مٹی کے برابر ہو گیا وہ شخص جس نے نفس کو آلودہ کر لیا۔ یعنی جو زمین کی طرف جھک گیا۔ (یا دنیا کی طرف جھک گیا۔) گویا یہ ایک ہی فقرہ قرآن کریم کی ساری تعلیمات کا خلاصہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کس طرح خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ یہ بالکل سچّی اور پکّی بات ہے کہ جب تک انسان قویٰ بشریہ کے برے طریق کو نہیں چھوڑتا (جو بھی انسان کے قویٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کو استطاعت اور استعدادیں دی ہوئی ہیں۔ جو انسان کے اعضاء ہیں وہ دیئے ہوئے ہیں اور دوسری طاقتیں ہیں جب تک ان کے برے طریق کو نہیں چھوڑتا) اس وقت تک خدا نہیں ملتا۔ (پس پہلے ان برے طریق کو چھوڑنا پڑے گا پھر خدا ملے گا) دنیا کی گندگیوں سے نکلنا چاہتے ہو اور خدا تعالیٰ کو ملنا چاہتے ہو تو ان لذّات کو ترک کرو۔ ورنہ ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دُوں   ایں خیال است و محال است و جنوں‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 358۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ لندن)

کہ تُو اگر خدا تعالیٰ کو چاہتا ہے اور اس گھٹیا دنیا کو بھی تو یہ صرف خیال ہی ہے اور ناممکن ہے اور دیوانہ پن ہے۔

پھر محبت الٰہی کی حکمت و اہمیت بیان فرماتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

’’قرآن کی تعلیم کا اصل مقصد یہی ہے کہ خدا جیسا کہ واحد لاشریک ہے ایسا ہی اپنی محبت کے رُو سے اس کو واحد لاشریک ٹھہراؤ۔ (جس طرح وہ واحد لاشریک ہے ایسی ہی اس سے محبت بھی تمہیں ہو کہ اس جیسی کسی اور سے محبت نہ ہو۔ اس کو واحد اور لاشریک ٹھہراؤ) جیسا کہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جو ہر وقت مسلمانوں کو وِردِ زبان رہتا ہے اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ اِلٰہ۔ وِلَاہٌ سے مشتق ہے۔ اور اس کے معنے ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جائے۔

یہ کلمہ نہ توریت نے سکھلایا اور نہ انجیل نے۔ صرف قرآن نے سکھلایا۔ اور یہ کلمہ اسلام سے ایسا تعلق رکھتا ہے کہ گویا اسلام کا تمغہ ہے۔ یہی کلمہ پانچ وقت مساجد کے مناروں میں بلند آواز سے کہا جاتا ہے۔...... یہ اسلام ہی کا خاصّہ ہے کہ صبح ہوتے ہی اسلامی مؤذن بلند آواز سے کہتا ہے کہ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی ہمارا پیارا اور محبوب اور معبود بجز اللہ کے نہیں۔ پھر دوپہر کے بعد یہی آواز اسلامی مساجد سے آتی ہے۔ پھر عصر کو بھی یہی آواز، پھر مغرب کو بھی یہی آواز، اور پھر عشا کو بھی یہی آواز گونجتی ہوئی آسمان کی طرف چڑھ جاتی ہے۔ کیا دنیا میں کسی اور مذہب میں بھی یہ نظارہ دکھائی دیتا ہے؟ فرماتے ہیں: ’’پھر بعد اس کے لفظ اسلام کا مفہوم بھی محبت پر ہی دلالت کرتا ہے۔ (پھر اس کے بعد جو لفظ اسلام ہے اس کا مفہوم بھی محبت پر دلالت کرتا ہے) کیونکہ خدا تعالیٰ کے آگے اپنا سر رکھ دینا اور صدق دل سے قربان ہونے کے لئے تیار ہو جانا جو اسلام کا مفہوم ہے یہ وہ عملی حالت ہے جو محبت کے سرچشمہ سے نکلتی ہے۔ اسلام کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قرآن نے صرف قولی طور پر محبت کو محدود نہیں رکھا (صرف باتوں سے، منہ سے کہنے سے محبت کو محدود نہیں کر دیا) بلکہ عملی طور پر بھی محبت اور جانفشانی کا طریق سکھایا ہے۔ دنیا میں اور کونسا دین ہے جس کے بانی نے اس کا نام اسلام رکھا ہے؟ اسلام نہایت پیارا لفظ ہے اور صدق اور اخلاص اور محبت کے معنی کُوٹ کُوٹ کر اس میں بھرے ہوئے ہیں۔ پس مبارک وہ مذہب جس کا نام اسلام ہے۔ ایسا ہی خدا کی محبت کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (البقرۃ: 166)۔ یعنی ایماندار وہ ہیں جو سب سے زیادہ خدا سے محبت رکھتے ہیں۔ پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا (البقرۃ: 201)۔ یعنی خدا کو ایسا یاد کرو جیسا کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔ اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (الانعام: 163)۔ یعنی ان کو جو تیری پیروی کرنا چاہتے ہیں یہ کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا زندہ رہنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ یعنی جو میری پیروی کرنا چاہتا ہے وہ بھی اس قربانی کو ادا کرے۔ (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا چاہتا ہے وہ اسی طرح قربانی کرے، اسی طرح عمل کرنے کی کوشش کرے، اُسی اُسوہ پر چلے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے قائم فرمایا ہے۔) اور پھر ایک جگہ فرمایا کہ اگر تم اپنی جانوں اور اپنے دوستوں اور اپنے باغوں اور اپنی تجارتوں کو خدا اور اس کے رسول سے زیادہ پیاری چیزیں جانتے ہو تو الگ ہو جاؤ۔ (اگر یہ سب دنیاوی دوستیاں، تجارتیں، کام، خدا اور اس کے رسول سے زیادہ پیاری ہیں تو پھر الگ ہو جاؤ، پھر مسلمان نہ کہلاؤ۔) جب تک خدا تعالیٰ فیصلہ کرے۔ اور ایسا ہی ایک جگہ فرمایا۔ وَیُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّیَتِیۡمًا وَّاَسِیۡرًا۔ اِنَّمَا نُطۡعِمُکُمۡ لِوَجۡہِ اللّٰہِ لَا نُرِیۡدُ مِنۡکُمۡ جَزَآءً وَّلَا شُکُوۡرًا (الدھر: 9۔10)۔ یعنی مومن وہ ہیں جو خدا کی محبت سے مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور انہیں کہتے ہیں کہ ہم محض خدا کی محبت اور اس کے منہ کے لئے تمہیں دیتے ہیں۔ (کوئی ذاتی مقصد نہیں۔ خدا کی محبت اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہم خدمت خلق کے یہ کام کرتے ہیں) ہم تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتے اور نہ شکر گذاری چاہتے ہیں۔ غرض قرآن شریف ایسی آیتوں سے بھرا پڑا ہے جہاں لکھا ہے کہ اپنے قول اور فعل کے رُو سے خدا کی محبت دکھلاؤ اور سب سے زیادہ خدا سے محبت کرو۔

لیکن اس سوال کی یہ دوسری جزو کہ قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ خدا بھی انسانوں سے محبت کرتا ہے؟ (یہ بھی قرآن شریف میں کہیں لکھا ہے کہ خدا بھی انسانوں سے محبت کرتا ہے؟) پس واضح ہو کہ قرآن شریف میں یہ آیات بکثرت موجود ہیں کہ خدا توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور خدا نیکی کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور خدا صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ ہاں قرآن شریف میں یہ کہیں نہیں کہ جو شخص کفر اور بدکاری اور ظلم سے محبت کرتا ہے خدا اس سے بھی محبت کرتا ہے۔ (یہ نہیں ہو سکتا) بلکہ اِس جگہ اُس نے اِحْسَان کا لفظ استعمال کیا ہے۔ (یعنی جو کفر اور بدکاری اور ظلم کرتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ محبت نہیں کرتا۔ اس کی جگہ احسان کا لفظ اللہ تعالیٰ نے استعمال کیا ہے) جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (الانبیاء: 108)۔ یعنی تمام دنیا پر رحم کر کے ہم نے تجھے بھیجا ہے۔ (اب کفر کرنے والے بھی بہت سارے ہیں۔ بیہودگیاں کرنے والے بھی بہت سارے ہیں۔ اسلام سے بغض رکھنے والے بھی بہت سارے ہیں۔ لیکن سب کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔) آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’اور عالمین میں کافر اور بے ایمان اور فاسق اور فاجر بھی داخل ہیں اور ان کے لئے رحم کا دروازہ اس طرح پر کھولا کہ وہ قرآن شریف کی ہدایتوں پر چل کر نجات پا سکتے ہیں‘‘۔ (یہ سارے لوگ اگر نجات چاہتے ہیں تو ان پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا ہے کہ اگر وہ قرآن کریم کی ہدایتوں پر چلیں، ایمان لے آئیں تو نجات پا جائیں گے۔ فرمایا کہ) مَیں اس بات کا بھی اقرار کرتا ہوں کہ قرآن شریف میں خدا کی محبت انسانوں سے اس قسم کی بیان نہیں کی گئی کہ اس نے کوئی اپنا بیٹا بدکاروں کے گناہوں کے بدلہ میں سولی دلوا دیا اور ان کی لعنت اپنے پیارے بیٹے پر ڈال دی۔ خدا کے بیٹے پر لعنت نعوذ باللہ خود خدا پر لعنت ہے۔ کیونکہ باپ اور بیٹا دو نہیں ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ لعنت اور خدائی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ پھر یہ بھی سوچو کہ خدا نے دنیا کے بدکاروں سے یہ کیسی محبت کی کہ نیک کو مارا اور بُرے سے پیار کیا۔ (یہ جو دوسروں کا نظریہ ہے) یہ ایسا خُلق ہے جس کی کوئی راستباز پیروی نہیں کر سکتا‘‘۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 367 تا 369)

(باقی آئندہ)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 02 جنوری 2015)

❁ ... میں حضور کے اندازِ خطابت سے بہت متأثر ہوا ہوں۔آپ نے قرآنِ کریم سے بہت کثرت سے حوالے پیش کئے ہیں تا کہ یہ ثابت کریں کہ ISIS کے اقدامات کا مسلمانوں کی مقدس کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ❁ ... امن کی خاطر ایسے پروگرام احمدیہ جماعت کی جانب سے بڑے مثبت اور تعمیری اقدام ہیں۔ ❁ ... مَیں آج خلیفہ کی تقریر سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ان کا پیغام واضح، عام فہم اور زوردار تھا۔انہوں نے اسلام کے بارہ میں بصیرت افروز معلوماتی خطاب فرمایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے بارہ میں ان باتوں کا سب کو علم ہونا چاہئے۔حضور کا یہ پیغام دنیا اور برٹش لوگوں کے لئے اسلام کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لئے نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ ❁ ... حضور انور نے انتہائی زبردست خطاب فرمایا ہے جس میں اُن دعووں کی تردید کی ہے جو ISIS اور اس جیسی دوسری دہشتگرد تنظیمیں کر رہی ہیں۔خلیفۃ المسیح نے قرآن کریم کی اصل تعلیم پیش کر کے قطعی طور پر اُن کے دعووں کا قلع قمع کر دیا ہے۔ ❁ ... حضور انور کی باتیں نہ صرف بہت اہمیت کی حامل تھیں بلکہ نہایت بصیرت افروز تھیں۔خلیفۃ المسیح نے قرآن کریم کی اُن آیات کو پیش کیا ہے جن سے واضح ہوتا ہے کہ مذہب اسلام پُر امن اور محبت کو فروغ دینے والا مذہب ہے جس کا تشدد اور ناانصافی سے کوئی تعلق نہیں۔خلیفۃ المسیح کے الفاظ کو ہر جگہ پھیلانا چاہئے کیونکہ یہ اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں۔جو کہ بدقسمتی سے آج کا میڈیا نہیں کر رہا۔ ❁ ... خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت واضح اور معلوماتی تھا اور اس میں ایمانداری اور جرأت تھی۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیراہتمام طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں منعقدہ گیارہویں پیس سمپوزیم میں شامل مہمانوں کے تأثرات

قسط نمبر 4 (آخری)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

آج کی اس تقریب میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا یہ خطاب ایک غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے اس تقریب میں شرکت کرنے والے ممبرانِ پارلیمنٹ، منسٹرز، سیکریٹریز آف سٹیٹ، ایمبیسیڈرز، سیکیورٹی حکام اور دیگر سرکردہ افراد کے سامنے ان کو کھل کر بتایا کہ آج ISIS کو جو جدید اسلحہ مل رہا ہے اور جو بڑی مالی رقوم ان کو دی جارہی ہیں، یہ سب کچھ بڑی طاقتوں کی آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔اس کی ذمہ داری آپ لوگوں پر ہے۔آپ جہاں چاہیں پابندی لگا دیتے ہیں۔یہاں ان کو جو اسلحہ کی سپلائی ہو رہی ہے، اس پر پابندی کیوں نہیں لگتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز جب یہ خطاب فرما رہے تھے تو ان حکومتی سرکردہ افراد کی گردنیں جھکی ہوئی تھیں اور وہ بے بسی کی تصویر بنے ہوئے تھے۔یہ کام آج اس روئے زمین پر صرف اور صرف خدا کا نمائندہ ہی کر سکتا ہے۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے ان سرکردہ حکام اور سبھی دوسرے مہمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ آج کے خطاب نے ان کی آنکھیں کھول دی ہیں۔آج کا خطاب بہت متاثر کرنے والا تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے خطاب میں ایک ایمانداری اور جرأت تھی۔یہ خطاب ہمارے دل کی گہرائی تک اُتر گیا ہے اور اس نے ہمیں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔

اس برملا اظہار کی چند جھلکیاں پیش ہیں۔

اس پروگرام کے اختتام پر مہمانانِ کرام نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں امن کے قیام کیلئے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔مہمانان میں سے بعض کے تاثرات ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

مہمانوں کے تأثرات

☆......ممبر آف پارلیمنٹ اور سیکرٹری آف سٹیٹ فار انرجی اینڈ کلائمیٹ چینج آنریبل Edward Davey نے کہا: مجھے جماعت احمدیہ کے منعقدہ Peace Symposium میں آکر حضور انور کی باتیں سن کر لطف آیا ہے۔ میں ہمیشہ سے ہی خلیفۃ المسیح سے بہت متأثر رہا ہوں اور آج انہوں نے جو پیغام دیا ہے وہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔آج جس طرح انہوں نے ISIS کے عراق اور سیریا میں خطرات کے بارہ میں بات کی ہے اور جس طرح انہوں نے بتایا ہے کہ ISIS کا مذہبِ اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں میں حضور کے اندازِ خطابت سے بہت متأثر ہوا ہوں۔آپ نے قرآنِ کریم سے بہت کثرت سے حوالے پیش کئے ہیں تا کہ یہ ثابت کریں کہ ISIS کے اقدامات کا مسلمانوں کی مقدس کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جو بھی آپ کا خطاب سنیں گے یا پڑھیں گے، ان کو معلوم ہو جائیگا کہ ISIS کے نظریہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ ISIS کو رد کر دیں گے۔

موصوف نے کہا بعض اوقات برٹش میڈیا میں بھی جو Islamophobia نظر آتا ہے اور خاص طور پر جو احمدیوں کو تعصب کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، میرا خیال ہے کہ امن کی خاطر ایسے پروگرام احمدیہ جماعت کی جانب سے بڑے مثبت اور تعمیری اقدام ہیں۔آپ ہر وقت چیرٹی کے کام کرتے رہتے ہیں اور ہم اس کی قدر کرتے ہیں لیکن ان کاموں کے علاوہ آپ کی بہترین اقدار ایسے پروگراموں کی صورت میں بھی سامنے آتی ہیں جن میں ہر کمیونٹی، مذہب اور سیاسی جماعت کے افراد کو متحد کر کے امن کے لئے اظہارِ خیال کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں، یہ ایک بہت اچھا قدم ہے۔

☆......ہائی کمشنر گریناڈا (Grenada) مسٹر Joslyn Whiteman نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

اگر اس تقریب کو ایک لفظ میں سمویا جائے تو یہ بہت شاندار تھی۔میں پہلے بھی حضور انور کے لندن میں ایک پروگرام میں شرکت کر چکا ہوں۔میرا خیال ہے کہ آپ کا پیغام بہت متاثر کن ہے اور بڑے استقلال سے آپ امن کے قیام کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔سب سے اہم بات کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔اس پیغام کو ہر طول و عرض میں پھیلنا چاہئے۔یہ بہت ضروری پیغام ہے۔میرے ذہن میں بھی بعض غلط فہمیاں تھیں، خاص طور پر جب لوگ کہتے تھے کہ مسلمان دنیا پر حاکم ہونا چاہتے ہیں۔ میں مسلمانوں کے پروگراموں میں ISIS کی وجہ سے شامل ہونے سے گھبراتا تھا۔آج بڑی مشکل سے اپنے میزبان کے اصرار پر اس تقریب میں شامل ہونے پر راضی ہوا تھا۔ لیکن جب میں نے خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا تو میرے ذہن میں جو شکوک و شبہات تھے وہ سب دور ہو گئے۔اب میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ دنیا میں ایک کمیونٹی ایسی ہے جو اسلام کی حسین تصویر پیش کر رہی ہے۔اب میں آئندہ پروگرام میں جب آؤں گا تو دوسرے ممالک کے ہائی کمشنرز کو بھی ساتھ لے کر آؤں گا۔

☆......ایک تنظیم Wave Trust کے چیف ایگزیکیٹو George Husnik نے کہا:

مَیں آج خلیفہ کی تقریر سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ان کا پیغام واضح، عام فہم اور زوردار تھا۔انہوں نے اسلام کے بارہ میں بصیرت افروز معلوماتی خطاب فرمایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے بارہ میں ان باتوں کا سب کو علم ہونا چاہئے۔حضور کا یہ پیغام دنیا اور برٹش لوگوں کے لئے اسلام کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لئے نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔مجھے امید ہے کہ اس پیغام کو بہت پھیلایا جائیگا اور میں بھی آپ کے ساتھ مل کر فساد ختم کرنے کے مشترکہ مشن پر کام کرنا چاہوں گا۔

☆ میٹرو پولیٹن پولیس برطانیہ کے ایک سابق افسر Mr David Eden بھی اس تقریب میں شامل ہوئے تھے۔موصوف کا اپنا ٹیلی وژن سٹیشن بھی ہے۔موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

میں خلیفۃ المسیح کے طاقتور خطاب سے بے حد متاثر ہوا ہوں اور اس خطاب نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔آج خلیفۃ المسیح نے اہم لیڈرز اور سرکردہ حکام کے سامنے برملا اُن کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔یہ بہت ضروری تھا۔اس بات نے ہمیں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔

☆......ممبر آف پارلیمنٹ اور سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ آنریبل جسٹن گریننگ (Justine Greening) نے کہا:

حضور انور نے انتہائی زبردست خطاب فرمایا ہے جس میں اُن دعووں کی تردید کی ہے جو ISIS اور اس جیسی دوسری دہشتگرد تنظیمیں کر رہی ہیں۔خلیفۃ المسیح نے قرآن کریم کی اصل تعلیم پیش کر کے قطعی طور پر اُن کے دعووں کا قلع قمع کر دیا ہے۔میرے خیال میں بہت سے لوگوں کو جو ہال میں موجود تھے انہیں حضور انور کی یہ باتیں سن کر اسلام کی اصل حقیقت اور تعلیم کو سمجھنے میں بہت مدد ملی ہے۔اور خاص طور پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ امن ہی اسلام کی بنیاد ہے۔

☆...... لیڈر آف دی مرٹن کونسل جناب کونسلر Stephen Alambritis نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ: یہ خوبصورت عمارت

(مسجد بیت الفتوح) میری borough میں ہے اور میں نے انتہا پسندوں کی سخت مخالفت کے باوجود اس building of peace کی پلاننگ پرمیشن (Planning Permission) دی تھی۔

یہ بہت متاثر کن پروگرام تھا۔ اس کا عنوان انصاف اور امن تھا۔ اور یہ بہت ضروری ہے کہ ہم امن اور انصاف کی قدر کریں۔ یہ بھی واضح ہے کہ جہاں انصاف نہیں ہوگا وہاں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ دونوں چیزیں لازم وملزوم ہیں۔ اگر ہماری مٹھی بند ہو تو ہم مصافحہ نہیں کر سکتے اور احمدیہ جماعت کی اس عمارت میں مجھے ہمیشہ کھلے ہاتھ مصافحہ اور استقبال کے لئے تیار ملے ہیں۔ آج کی تقریب بہت شاندار تھی۔ تمام تقاریر بہت اچھی تھیں۔ خلیفۃ المسیح عزت مآب کی تقریر بھی شاندار اور امن و انصاف کا پیغام لئے ہوئے تھی۔

مرٹن borough لندن کی 32 boroughs میں سے ایک ہے اور یہاں بسنے والے دو لاکھ افراد کے لئے یہ کانفرنس ایک اہم کیلنڈر ایونٹ (Calender Event) ہے۔ جو یہاں کے لوگوں کو باہم ملنے جلنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

میں آج یہاں سے یہ پیغام لے کر جا رہا ہوں کہ لوگوں کا باہم ملنا بہت ضروری ہے اور اس کے لئے احمدیہ جماعت جیسی کمیونٹیز چاہئیں۔ کونسل تنہا یہ کام نہیں کر سکتی اس کے لئے جماعت احمدیہ ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

☆......**مرٹن کونسل** (London Borough of Merton Council) **کی میئر جناب** Agatha Akyigyina **صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضور انور کا خطاب بہت بصیرت افروز تھا۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ آپس میں الزام لگانے کی بجائے پوری دنیا کو تلقین کی جائے کہ بہتری کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ بعض افراد کی کارروائیوں کا الزام پوری کمیونٹی پر نہیں لگانا چاہئے۔ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ مل کر امن کی خاطر اقدام کریں۔ حضور انور نے یہ مضمون بیان کرنے میں بہت بہادری دکھائی ہے اور سب کو اس کا ذمہ وار قرار دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس خطاب کو نشر کریں گے اور یہ پیغام وسیع وعریض دنیا میں پھیلے گا۔

☆......**اٹلی کی ایک تنظیم** Religions for Peace **کے نمائندہ** Sylvio Danaio **نے کہا:** حضور انور کی باتیں نہ صرف بہت اہمیت کی حامل تھیں بلکہ نہایت بصیرت افروز تھیں۔ خلیفۃ المسیح نے قرآن کریم کی اُن آیات کو پیش کیا ہے جن سے واضح ہوتا ہے کہ مذہب اسلام پُرامن اور محبت کو فروغ دینے والا مذہب ہے جس کا تشدد اور ناانصافی سے کوئی تعلق نہیں۔ خلیفۃ المسیح کے الفاظ کو ہر جگہ پھیلانا چاہئے کیونکہ یہ اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں۔ جو کہ بدقسمتی سے آج کا میڈیا نہیں کر رہا۔ اہم نیوز ایجنسیاں اسلام سے انصاف نہیں کر رہیں۔ میں نے اس خطاب کی کاپی مہیا کئے جانے کی درخواست کی ہے، کیونکہ میں اس کا ہر جگہ حوالہ دینا چاہتا ہوں۔

☆......**سیرالیون ہائی کمیشن لندن کے ڈپٹی ہائی کمشنر** Tamba Mansa Ngegba **نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت واضح اور معلوماتی تھا اور اس میں ایمانداری اور جرأت تھی۔ انہوں نے اسلام کی سچائی کھول کر بیان کی بالخصوص یوکے کی کم علم عوام کیلئے یہ بہت ضروری تھا۔

☆......**چرچ آف سائنٹالوجی** (Church of Scientology) **کی ڈائریکٹر** Sarah Elcker **نے کہا:** آج کی شام میرے لئے بہت حیرت انگیز تھی۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت متاثر کرنے والا تھا۔ خلیفۃ المسیح نے بعض نہایت اہم باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ موجودہ حالات میں ہمیں انسانیت کی خاطر مل جل کر، اکٹھے ہو کر کام کرنا پڑے گا تا کہ ان حالات کو بہتر کیا جاسکے۔

☆......**ایک عیسائی آرچ بشپ** (Emeritus Archbishop of Southward, Catholic Church of England & Wales) **مکرم** Kevin McDonald **نے کہا:** میرے خیال میں آج کی تقریب کا ایک بہت اہم حصہ خلیفۃ المسیح کا خطاب تھا۔ خلیفہ نے بڑے واضح طور پر بیان کر دیا ہے کہ کس وجہ سے ISIS کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ لوگوں کو ایسی باتیں عام طور پر تفصیل کے ساتھ سننے کو نہیں ملتیں۔ خلیفۃ المسیح نے تفصیل سے بتایا ہے کہ قرآن کریم ہرگز ایسے لوگوں کے خیالات وحرکات کو جائز قرار نہیں دیتا جیسا کہ Isis آج کل کر رہا ہے۔ آپ نے ISIS کی فنڈنگ اور مغربی طاقتوں کے مفادات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ ایک بہت اہم بات یہ تھی کہ بڑی وضاحت کے ساتھ اسلام کا پیغام کھل کر سامنے آیا ہے، اس کی بہت ضرورت تھی۔

☆......**رشمور کونسل** (Rushmoor Borough Council) **کی میئر کونسلر** Diane Bedford **نے کہا:**

میں جو امیدیں لے کر آئی تھی، تمام تقاریر نے میری امیدیں مزید بڑھا دی ہیں۔ لیکن خلیفۃ المسیح کی شخصیت ان تمام سے بڑھ کر میرے لئے حیرت انگیز ثابت ہوئی۔ ہر بات جو انہوں نے کہی ہے میرے ذہن میں راسخ ہوتی چلی جا رہی تھی۔ اور یہ میرے لئے سب سے زیادہ حیران کن بات تھی، میں نہیں جانتی کہ ایسا کیوں ہو رہا تھا، لیکن ایک عجیب انداز سے میرے ذہن پر ان باتوں کا اثر ہو رہا تھا۔ میں بہت خوش ہوں کہ میں آج کے پروگرام میں آگئی۔ میرے پاس اپنی کیفیت کو بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔

☆...... Graeme Wilson **چرچ آف سائنٹالوجی کے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز نے کہا:** بہت شاندار پروگرام تھا، تمام تقاریر شاندار تھیں اور خاص طور پر حضور انور کا پیغام بہت ہی اعلیٰ تھا۔ یہ انتہائی ضروری پیغام تھا۔ حضور انور کا خطاب انتہائی شاندار تھا اور جو آپ نے فرمایا وہ بعینہٖ حقیقت کے قریب ہے۔

اگر ہم دنیا میں امن لانا چاہتے ہیں تو ہمیں ISIS کی فنڈنگ اور اس سے متعلقہ امور پر سوچنا ہو گا۔ ایک اقلیت یہ فساد پیدا کر رہی ہے اور اگر اکثریت اکٹھی ہو جائے تو اس اقلیتی فساد کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ مذہب کے ذریعہ ہی اس فساد کو ختم کیا جاسکتا ہے اور یہ تاثر غلط ہے کہ مذہب فساد پھیلاتا ہے۔ اگر آپ تاریخ دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جب بھی کسی مذہب کو دبایا گیا ہے، تو یہی بات اس ریاست کے زوال کے آغاز کا باعث بن جاتی ہے۔

☆...... Cllr Wheatley **میئر آف** Waverley **اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ:** ہمیں اپنے علاقہ میں 'اسلام آباد' جیسے مقام پر فخر ہے۔ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی۔ ایک جیسے خیالات رکھنے والوں کو اکٹھے رہنا ہوگا۔ حضور انور نے جو دعا کی ہے اور امید کا اظہار کیا ہے کہ ہم امن کے قیام کے لئے متحد ہوں، بہت خوب لگا ہے۔ کامیابی کے لئے یہ بہت ضروری ہے تا کہ ہر طرف امن قائم ہو۔

حضور انور کا خطاب سن کر بہت خوشی ہوئی۔ عام طور پر لوگ ایسے مذہب کی بات سنتے ہوئے جن کو وہ جانتے نہ ہوں، nervous ہوتے ہیں، لیکن حضور انور کے خطاب کو سن کر میں بہت حیران ہوں، جو آپ فرماتے جاتے تھے، میں اس سے مکمل اتفاق کر رہی تھی۔ میں خلیفۃ المسیح سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

☆......**گھانا سے تعلق رکھنے والے ایک دوست** Emanuel Amoa **نے کہا:** حضور انور کے خطاب سے جو باتیں میں نے اخذ کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اگر محمد (ﷺ) کے لئے دوسرے مذاہب کے ساتھ مل کر رہنا ممکن تھا یعنی جس طرح یہودی اور عیسائی مدینہ میں رہتے تھے تو ہم لوگ بھی یہ کر سکتے ہیں۔

☆......**ممبر آف پارلیمنٹ** Jane Ellison **کے ساتھ آنے والے ایک مہمان** John Samiotis **نے کہا:** نہایت شاندار تقریب تھی۔ حضور کا خطاب ایک مشہور سائیکل ریس 'Tour de France' کی طرح تھا جس میں اسلامی تاریخ اور سیاسیات کا احاطہ کیا گیا۔ اگر زیادہ سے زیادہ لوگ اس خطاب کو سنیں تو اسلام کی اصل تصویر سامنے آئے گی۔ بہت ہی عمدہ تقریر تھی! خلیفہ کے خطاب نے ہم پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔

☆......**یورپین یہودی کانگریس کے وائس پریذیڈنٹ اور** British Jews **کے ایگزیکیٹو بورڈ آف ڈپٹیز کے ممبر** Edwin Shuker **نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** نہایت شاندار تقریب تھی۔ ہر انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ اس تقریب کی بدولت بہت سے مہمانوں کے ساتھ ملنے کا موقع ملا۔ لیکن ان سب باتوں میں جو سب سے زیادہ متاثر کن بات تھی وہ حضور انور کا محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام تھا۔ حضور نے نہ صرف حالاتِ حاضرہ اور مشرق وسطیٰ کے حالات پر تبصرہ فرمایا بلکہ حضور نے تاریخ کے پہلو بھی بیان فرمائے تا کہ تاریخ سے سبق حاصل کیا جائے۔

☆......**کیتھولک چرچ سے تعلق رکھنے والی تنظیم** Westminster Interfaith **کے نمائندہ** Jon Dal Din **نے کہا:** جماعت احمدیہ کے پروگراموں بالخصوص پیس سمپوزیم میں شمولیت ہمیشہ ہی خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ حضور انور کی تقریر وقت کی ضرورت تھی اور میرے خیالات بھی اسی قسم کے ہیں۔ حضور انور نے بتایا کہ کس طرح حضرت محمد ﷺ مدینہ میں یہودیوں، عیسائیوں کے ساتھ امن سے رہے اور کس طرح ہر کوئی اپنے مذہب کے مطابق مسائل حل کرتا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم اس دنیا میں بھی اپنے مذہب، رنگ ونسل سے بالاتر ہو کر امن سے رہ سکتے ہیں۔ حالیہ واقعات میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگ محمد (ﷺ) کا نام، اسلام کا نام استعمال کرتے ہوئے جنگیں کر رہے ہیں، فساد پھیلا رہے ہیں۔ جو کہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم بھی محمد (ﷺ) جیسا معاشرہ قائم کر سکتے ہیں جو کہ مدینہ میں قائم کیا گیا، اور یہی میں نے آج سیکھا ہے۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔

☆......**ایک عیسائی پادری** Father Aethelwine **نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** حضور انور نے اپنے خطاب میں جو پیغام دیا ہے اُسے میں اپنی یونیورسٹی میں لوگوں تک پہنچاؤں گا۔ حضور انور نے نہایت جرات اور وضاحت کے ساتھ ISIS کی اصلیت کا بھانڈا پھوڑا ہے۔ میں Eastern Orthodox Christian کے انٹرنیشنل ممبرز کو بھی مطلع کروں گا کہ اصل میں کیا ہو رہا ہے۔

☆......**میٹروپولیٹن پولیس سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان** Stuart MacLeod **نے کہا:** آج کی شام بہت علمی اور دلچسپ تھی۔ حضور انور کے پیغام کو سن کر بہت محظوظ ہوا جس میں حضور نے مذہب کے نام پر ہونے والے مظالم کی مذمت کی ہے۔

☆......**چرچ آف سائنٹالوجی کی نمائندہ** Silvia Fani **نے کہا:** میں نے آج جو کچھ یہاں دیکھا اُس سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ آج جماعت احمدیہ جو کام کر رہی ہے وہ دوسری کمیونٹیز کیلئے مشعل راہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات بہت شاندار ہیں۔

☆......**ایک مہمان** Penny Smith-Orr **نے کہا:** اس تقریب میں مدعو کرنے پر آپ کا بہت شکریہ۔ تمام تقاریر بہت اچھی تھیں لیکن خلیفہ کی تقریر جس میں انہوں نے قرآن کریم کے ذریعہ 'امن کی تعلیم' بتائی

بالخصوص بہت زیادہ اہمیت کی حامل تھی۔

☆......**ایک مہمان Simon صاحب نے جو کہ Southfields مسجد فضل کے علاقہ سے اس تقریب میں شرکت کیلئے گئے تھے، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں پہلی مرتبہ امن کانفرنس میں شریک ہوا ہوں اور آپ کے خلیفہ کی تقریر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ جیسا پیغام انہوں نے دیا ہے میں چاہتا ہوں کہ ایسے پیغام میڈیا میں زیادہ آئیں کیونکہ آجکل انتہا پسند عناصر کو زیادہ کوریج ملتی ہے اور ایسے پرامن پیغام کم سننے کو ملتے ہیں۔ برٹش main stream میڈیا کیلئے بھی میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ پیش کریں۔ آج میں یہاں سے یہ پیغام لے کر جا رہا ہوں کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور اس ملک میں جو زیادہ تر افراد اسلام کے بارے میں تاثر رکھتے ہیں وہ غلط ہے۔

☆......**ایک مہمان John Foley نے کہا:** بہت شاندار تقریب تھی۔ کاش کہ میڈیا اس قسم کی تقاریب کو زیادہ coverage دے بہ نسبت اُن افسوسناک واقعات کے جو چند برے لوگوں کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔

☆......**ایک مہمان Cath Stamper نے کہا:** میں حضور انور کے خطاب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ نہایت سیدھا سادھا اور معلوماتی خطاب تھا۔ حضور انور نے بڑی وضاحت کے ساتھ ثابت کیا کہ ISIS حقیقی اسلام سے کتنی دور ہے۔ یقیناً اس خطاب سے میری معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔

☆......**ایک تنظیم Faiths Together in Croydon سے تعلق رکھنے والے مہمان Les Kemp نے کہا:** بہت زبردست تقریب تھی۔ حضور انور کے خطاب میں حالاتِ حاضرہ پر نہایت پُرحکمت تجزیہ تھا جس میں حضور نے ISIS کے بارے میں بتایا کہ بعض خفیہ عزائم کی وجہ سے چھپ کر ISIS کی مدد کی جارہی ہے۔ حضور انور کا خطاب سوچنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

☆......**ایک مہمان ایم زیڈ اقبال صاحب نے کہا:** نہایت شاندار پروگرام تھا۔ حضور انور کا خطاب بہت اعلیٰ تھا۔ اس ملک کے سیاستدانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس پیغام کو سنیں اور اچھی طرح سمجھیں۔ مجھے امید ہے کہ اس دنیا میں امن کے قیام کے حوالہ سے جو نصیحتیں فرمائی ہیں اُن پر عمل کیا جائے گا۔

☆......**ایک مہمان Roland Morris نے کہا:** اس تقریب کے سب سے اہم خلیفۃ المسیح کے خطاب میں اسلام کی دہشتگردی کے بارہ میں جو تعلیمات بیان ہوئیں انہیں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سنانے کی ضرورت ہے۔

☆......**ایک مہمان Ian Walker نے کہا:** جماعت احمدیہ کے سربراہ کا خطاب بہت زبردست اور دلچسپ تھا۔ یہ خطاب ایک ایسے موضوع پر تھا جس کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا چاہئے۔

اس کے علاوہ متعدد مہمانان نے تقریب کے بعد واپس گھر جا کر ای میلز کے ذریعہ پیغامات بھجوائے جن میں اس تقریب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امن کیلئے کی جانے والی کوششوں کو سراہا اور خراج تحسین پیش کیا۔

☆......**Thursley Cricket Club کے چیئرمین Barry Rapley بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے، اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** آپ کے خلیفہ صاحب کی تقریر شاندار تھی۔ ایسی باتیں تھیں کہ جب ہم گھر جائیں گے تو یہ باتیں ہمیں مزید سوچنے پر مجبور کریں گی۔ سب سے بڑی بات کہ ISIS اپنی فنڈنگ کہاں سے حاصل کر رہی ہے۔ آپ نے بڑی حکمت سے اپنے مضمون کو یہاں تک پہنچایا اور پھر اس بات کو بیان کیا کہ ان کو فنڈنگ کس طرح مل رہی ہے۔ آپ کا پروگرام انتہائی منظم تھا اور اس میں کوئی کمی محسوس نہیں کی جاسکتی۔

☆......**ڈاکٹر جگجیت سنگھ ٹونک صاحب ایم بی ای اور ڈپٹی لارڈ لیفٹیننٹ آف ویسٹ مڈلینڈ بھی اس تقریب میں شامل تھے، اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** بہت شاندار پروگرام تھا۔ حضور نے بہت پرشوکت تقریر کی۔ جو کچھ آپ نے آج رات فرمایا ہے اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو تمام دہشت گردی ختم ہوسکتی ہے اور لوگ امن و محبت سے باہم ایک ہو کر رہ سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ بھی آپ نے کہا اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیں حضور کی سوچ اور فلاسفی کو اپنانا ہوگا۔ اور آج صرف اسی صورت میں ہم دنیا میں امن و آہنگی کی امید کر سکتے ہیں۔

میڈیا کوریج

اس تقریب کے حوالہ سے بعض ملکی و انٹرنیشنل ٹی وی چینلز، اخبارات اور جرائد نے تفصیل کے ساتھ خبریں شائع کیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعض حصوں کو باقاعدہ quote کیا گیا۔

☆......**برطانیہ کے ایک مشہور ٹی وی چینل ITV نے اپنی ویب سائٹ پر مورخہ 8 نومبر 2014ء کو خبر نشر کی:** جماعت احمدیہ مورخہ 11 ستمبر کو 'خلافت، امن اور عدل' کے عنوان پر جنوبی لندن کی ایک مشہور مسجد میں ایک سمپوزیم کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس سمپوزیم میں ممبرز آف پارلیمنٹ، سیاسی و مذہبی رہنما، رفاہی اداروں کے نمائندگان کی شمولیت متوقع ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک بیان بھی اس خبر میں quote کیا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلام کے نام پر ہونے والی دہشت گردی کی مذمت کی اور ساری دنیا کو نفرت کے خلاف جمع ہونے اور دعاؤں اور مصمم ارادوں کے ساتھ دنیا میں امن کے قیام کیلئے کام کرنے کی دعوت دی۔

☆......لندن کی ایک اخبار Wimbledon Guardian نے اس 'امن کانفرنس' کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ 12 نومبر 2014ء کو ایک خبر شائع کی۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کے خلیفہ نے تمام سیاسی رہنماؤں کو کہا ہے کہ اسلامک دہشتگرد گروہوں کے نفرت انگیز پیغام کے خلاف اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

اس کے علاوہ اس خبر میں انہوں نے اس تقریب میں شامل بعض سیاسی اور دیگر اہم شخصیات کا بھی ذکر کیا۔

☆......یوکے کا ایک مشہور آن لائن بلاگ The Latest نے بھی اپنی ویب سائٹ پر پیس سمپوزیم کے حوالہ سے ایک بلاگ شائع کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب میں سے بعض حصوں کو quote کیا گیا۔

☆......اس کے علاوہ بھی پیس سمپوزیم کے انعقاد سے قبل بھی اور بعد میں بعض اخبارات اور آن لائن نیوز ویب سائٹس نے اس کے بارہ میں خبریں نشر کیں۔ ان اخبارات میں PR Newswire، Local Guardian، Evening Telegraph، ہیرالڈ سکاٹ لینڈ، ForArgyll، سکاٹش کیتھولک آبزرور (COS News)، PR Urgent News، GBC (گھانا)، کیتھولک ہیرالڈ، Newham Recorder اور جنگ (لندن) شامل ہیں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 19 دسمبر 2014)

وسّع مکانک الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007, ITKAR SOC, SURESH NAGAR, R.T.O,
ANDHERI (WEST), MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔'' (ملفوظات جلد 2 صفحہ 5 ایڈیشن 2003)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

نیو اشوک جیولرز قادیان
New Ashok Jewellers
Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab
9815156533, 8054650500, 01872-221731
E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

نماز جنازہ حاضر و غائب

1۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 26؍جولائی 2014ء بروز ہفتہ 11 بجے صبح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **مکرم ادریس احمد صاحب وڑائچ (ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب مرحوم ۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔** آپ 21 جولائی 2014ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔ **اِنّاللہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** آپ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی حضرت منشی الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور جماعت سے پختہ تعلق رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے شادی نہیں کی تھی۔ ساری عمر اپنے بہن بھائیوں کی خدمت کرتے رہے۔ آپ مکرم ڈاکٹر ولی احمد شاہ صاحب اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر یوکے) کے عزیزوں میں سے تھے۔

....

2۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28؍جولائی 2014ء بروز سوموار، قبل نماز عصر **مکرم ظفر محمود مرزا صاحب (ابن مکرم مرزا محمد اکرم صاحب۔ مورڈن۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔** آپ 20 جولائی 2014ء کو ہارٹ اٹیک سے 62 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ **اِنّاللہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** مرحوم کا تعلق لاہور کی میاں فیملی سے تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت میاں سراج دین صاحبؓ اور حضرت میاں معراج دین صاحبؓ کے پڑپوتے تھے۔ آپ کے دادا حضرت حکیم میاں محمد اشرف صاحب واقف زندگی تھے جنہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہدایت پر سندھ کی زمینوں پر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحوم پیشہ کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ آپ کو پاکستان اور UK میں قریباً 40 سال تک مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ گزشتہ 20 سال سے مورڈن جماعت میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجالارہے تھے۔ آپ انتہائی سادہ مزاج، ہنس مکھ، دیانتدار، باجماعت نمازوں کے پابند اور باقاعدگی سے ترجمہ کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، نیک، مخلص اور ہردلعزیز انسان تھے۔ اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ نیکیوں کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مرزا ربیب احمد صاحب حال ہی میں جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آئرلینڈ میں مبلغ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

....

3۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 16؍اگست 2014ء بروز سوموار قبل از نماز ظہر **مکرم حمید الرحمان سیٹھی صاحب (آف جہلم) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔** آپ 14؍اگست 2014ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔ **اِنّاللہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب جہلمیؓ کے پوتے تھے۔ بہت اخلاص اور محبت کے ساتھ جماعت سے وابستہ رہے اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے، پانچ پوتیاں اور دو پوتے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ (درویش قادیان): 26 جولائی 2014 کو 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ **اِنّاللہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** ۔ آپ حضرت چوہدری نور احمد صاحبؓ چیمہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے۔ جب حضرت مصلح موعودؓ نے حفاظت مرکز کے لئے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تو چونکہ آپ برطانوی فوج میں رہ چکے تھے اس لئے آپ نے اپنی خدمات پیش کیں اور درویشی کی سعادت پائی۔ آپ نماز باجماعت کے پابند تھے اور باوجود پیرانہ سالی کے لمبا عرصہ بیساکھی کے سہارے مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ بہت مخلص، خوش مزاج، زندہ دل، شفیق اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف العمر اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری منصور احمد چیمہ صاحب واقف زندگی ہیں اور آجکل قادیان میں ناظم جائیداد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(2) مکرمہ سلیمہ اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب مرحوم درویش قادیان): 26 جولائی 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں ۔**اِنّا للہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت پائی۔ آپ کو پوشیدہ صدقہ وخیرات کرنے کی بڑی عادت تھی۔ اسی طرح غریب بچیوں کو اپنے گھر میں رکھ کر ان کی پرورش کرتیں اور جوان ہونے پر اچھے برسرروزگار نوجوانوں سے ان کی شادیاں کرواتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری عبدالعزیز اختر صاحب ہومیو ڈاکٹر قادیان کے حلقہ مبارک کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(3) مکرم مبارک احمد صاحب قمر (مربی سلسلہ۔ ربوہ): 6 جون 2014ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ **اِنّا للہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔ آپ کا تعلق راجوری کشمیر سے تھا۔ 1972ء میں جامعہ احمدیہ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد میدان عمل میں آئے۔ آپ کو پاکستان کے علاوہ گھانا، لائبیریا اور فجی میں مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے نمایاں خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ اسی طرح پاکستان کی مختلف جماعتوں میں بھی بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ اور پھر 2005ء سے لے کر تادم آخر شعبہ رشتہ ناطہ میں خدمت سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم سید جہانگیر علی صاحب (آف حیدرآباد دکن۔انڈیا): 16 جولائی 2014ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ **اِنّا للہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** آپ کی جماعتی خدمات طویل عرصہ پر محیط ہیں۔ آپ کو سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری مال، زعیم انصار اللہ، نگران اعلیٰ صوبہ آندھرا پردیش و کرناٹک، قاضی و نائب امیر جماعت اور امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ اسی طرح آپ نے حیدرآباد دکن کے حلقہ فلک نما میں اپنے گھر کی زمین میں ایک بڑی مسجد تعمیر کروانے کی بھی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوۃ کے پابند، نہایت نرم دل، ہمدرد، حقوق اللہ اور حقوق العباد بجالانے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو تاریخ احمدیہ حیدرآباد کے مرتب کرنے میں بھی نمایاں خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرمہ رقیہ بیگم صاحبہ (آف بنگلہ دیش): 28 جولائی 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ **اِنّاللہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** بنگلہ دیش کی خواجہ فیملی سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ بہت نیک، دعا گو اور دیندار مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے بے انتہا اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔ واقفین کی بہت قدردان تھیں۔ آپ مکرم فیروز عالم صاحب (انچارج بنگلہ ڈیسک) کی خوشدامن تھیں۔

(6) مکرم سید ریحان الحسن صاحب (ابن مکرم برگیڈیئر ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب مرحوم آف راولپنڈی): 24 جولائی 2014ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ **اِنّا للہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** آپ نمازوں کے پابند، خاموش طبع، بے ضرر، منکسر المزاج، نہایت صابر، دعا گو، مالی قربانی اور صدقہ وخیرات کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلیفۂ وقت کے خطبات باقاعدگی سے سنتے اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور روزنامہ الفضل کا بھی باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے۔ خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دونوں بچے تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔

(7) مکرم میاں محمد اعظم صاحب (صدر جماعت احمدیہ مونڈیکے گواریہ۔ ضلع سیالکوٹ): 20 جولائی 2014ء کو حرکت قلب بند ہونے سے 74 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ **اِنّا للہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** آپ کو 1999ء میں مع اہل وعیال قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم اپنے گاؤں کے پہلے احمدی تھے۔ آپ کے والد چونکہ مقامی مسجد کے امام اور خطیب تھے اس لئے مخالفت کے کئی طوفان اٹھے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفین کی سب کوششیں ناکام و نامراد ہوئیں اور مرحوم کا خلافت اور احمدیت سے تعلق بڑھتا ہی چلا گیا۔ آپ اپنے علاقہ کی بہت ہردلعزیز شخصیت تھے۔ بڑے پرجوش داعی الی اللہ بھی تھے۔ ان کی تبلیغ سے ان کی چار شادی شدہ بیٹیاں اور تین داماد احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آئے۔ مرحوم موصی تھے۔

(8) مکرم عمر عزیز صاحب (ابن مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب۔ کینیڈا): 24 مئی 2014ء کو 31 سال کی عمر میں ایک حادثہ میں وفات پاگئے۔ **اِنّاللہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** آپ الیکٹریکل انجینئر تھے۔ نمازوں کے پابند، جماعتی خدمت کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان تھے۔ مرحوم کی شادی 9 ماہ قبل مکرم چوہدری آفتاب احمد خانصاحب کی پوتی سے ہوئی تھی جو کہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبہ ترسیل ڈاک میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ والدین یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) عزیزم ابراہیم (Phoenix Isack)۔ امریکہ): 3 اپریل 2014ء کو 24 سال کی عمر میں ایک کار ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئے۔ **اِنّا للہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** آپ کی والدہ نے جو کہ بہت مخلص اور لجنہ اماء اللہ کی ایک فعال ممبر ہیں، 27 سال قبل احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ عزیز ایک مثالی خادم اور بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ جماعت اور خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ ہمیشہ اس کوشش میں رہتے کہ ہر عمل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔ نمازوں اور چندہ جات کی باقاعدگی سے ادائیگی کرنے والے اور جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لینے والے تھے۔ مسجد سے گہرا تعلق تھا۔ جو بھی جماعتی کام ان کے سپرد کیا جاتا تھا نہایت بشاشت سے سرانجام دیتے تھے۔ بہت نرم مزاج، کم گو، خوش مزاج، خداترس، ہر ایک سے پیار ومحبت سے پیش آنے والے مخلص نوجوان تھے۔

(10) مکرمہ ہاجرہ بیگم طاہر صاحبہ (اہلیہ مکرم پروفیسر محمد عثمان صدیقی صاحب مرحوم سابق مبلغ اٹلی ومغربی افریقہ): آپ 25 مئی 2014ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ **اِنّا للہ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن** آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گذار، دعا گو، قرآن کریم سے عشق رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ محلہ کے بہت سے بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ خلافت سے والہانہ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ ہر مالی تحریک میں حصہ لیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

خطبہ نکاح اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

’’شادی نکاح میں اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کی طرف زور دیا ہے ان میں سے ایک قول سدید ہے یعنی سچائی اور ایسی سچائی جس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو کسی قسم کا ایسا تاثر پیدا نہ ہوتا ہو جس کے ایک سے زیادہ مطلب نکلتے ہوں صاف اور سیدھی اور کھری بات ہونی چاہئے۔‘‘

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2 مارچ 2013ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں دو نکاحوں کا اعلان کروں گا پہلا نکاح ہمارے نئے فارغ التحصیل مربی سلسلہ کا ہے جو جامعہ احمدیہ یوکے سے پہلے بیچ میں فارغ ہوئے ہیں، جو ایک واقفہ نو سے ہو رہا ہے اور دوسرے نکاح میں وقف نو کوئی نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: شادی نکاح میں اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کی طرف زور دیا ہے ان میں سے ایک قول سدید ہے۔ یعنی سچائی اور ایسی سچائی جس میں کسی قسم کا ابہام نہ ہو۔ کسی قسم کا ایسا تاثر پیدا نہ ہوتا ہو جس کے ایک سے زیادہ مطلب نکلتے ہوں۔ صاف اور سیدھی اور کھری بات ہونی چاہئے۔ اسی لئے شادی سے پہلے نکاح سے پہلے رشتہ دینے سے پہلے، احسن طریقہ یہی ہے کہ استخارہ بھی کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی بھی چاہی جائے۔ دوسروں کو بھی دعا کیلئے کہا جائے تا کہ اللہ کے نزدیک اگر یہ رشتہ بہتر ہے تو ہو جائے اور جب ایسے رشتے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی سے کئے جاتے ہیں تو یقیناً ان میں برکت بھی پڑتی ہے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زندگی میں بے شمار اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ ہر معاملہ میں، لڑکے لڑکی کو، میاں بیوی کو تمام زندگی میں سچائی پر قائم رہنا چاہئے۔ اور ایک دوسرے سے سچی اور صاف اور سیدھی بات کرنی چاہئے جس سے اعتماد بھی بحال رہے گا، زندگی بھی آسان گزرے گی اور آئندہ نسلیں بھی نیکیوں پر قائم رہنے والی ہوں گی۔ سچائی پر قائم رہنے والی ہوں گی۔

ایک احمدی جس نے اس زمانہ میں ایک سچائی کو مانا، عام مسلمان پیدائشی مسلمان ہیں، مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوتے ہیں، بعض بعد میں بھی اسلام میں داخل ہوتے ہیں، لیکن اس زمانہ کی سچائی جو آنحضرت ﷺ نے بتائی، جو اللہ تعالیٰ نے بتائی وہ یہ تھی کہ اسلام کی اگلی ترقی اور نشاۃ ثانیہ، اس کا آگے بڑھنا، دنیا پر غالب آنا مسیح الزمان کے ذریعہ سے ہوگا۔ مسیح موعود کے ذریعہ سے ہوگا، مہدی معہود کے ذریعہ سے ہوگا اور اس سچائی کو ایک احمدی نے مانا۔ چاہے وہ پیدائشی احمدی ہے یا بیعت کر کے داخل ہوا ہے اور جب اس سچائی کو مان لیا تو اس لئے مانا کہ اب اس کا ہر قول و فعل سچائی پر قائم رہے گا ورنہ تو کوئی فائدہ نہیں۔ جیسے دوسرے مسلمان ویسے ہم۔ بہت ساری چیزوں میں آپ دیکھیں، نماز وہی ہے، قرآن وہی ہے، باقی باتیں وہی ہیں لیکن عمل میں سچائی اب تک احمدیوں میں زیادہ نظر آتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ غیر بھی اس کی تعریف کرتے ہیں۔ پس اس سچائی کو قائم رکھنے کیلئے چھوٹے سے چھوٹے لیول پر بنیادی سطح پر ہر انسان کو کوشش کرنی چاہئے اور وہ بنیادی سطح انسان کا اپنا گھر ہے۔ پس یہاں سے اس سچائی کو ہمیشہ قائم رکھیں تا کہ اگلی نسلیں بھی سچ بولنے والی ہوں، سچائی پر قائم رہنے والی ہوں اور اسلام کی خاطر سچائی سے دلی شوق سے اس سچائی کو قائم رکھنے کیلئے قربانیاں کرنے والی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کرے کہ یہ دونوں رشتے جو آج قائم ہو رہے ہیں ہر لحاظ سے سچائی پر قائم رہنے والے ہوں۔ ایک دوسرے پر اعتماد کرنے والے ہوں اور کبھی ان میں ایسے مسائل پیدا نہ ہوں جو دراڑیں ڈالنے والے ہوں اور آئندہ نسلیں بھی نیک اور صالح ہوں۔

ان چند الفاظ کے بعد اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔ پہلا نکاح عزیزہ ذکیہ ملاحت ورک واقفہ نو کا جو محترم احتشام الحق ورک صاحب کی بیٹی ہیں یاسر عتیق احمد فوزی صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ ہے۔ یہ نکاح پچاس ہزار نارویجین کرونز حق مہر پر طے پایا ہے۔ مکرم فضل احمد صاحب بچی کے وکیل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ خلت احمد بنت مکرم مبارک احمد صاحب آف مچم یوکے کا عزیزم توصیف الدین مہیب محمد ابن مکرم محمد ظہیر الدین صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پہ طے پایا ہے۔

حضور انور نے دونوں نکاحوں کے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا۔ دوسرے اعلان نکاح کے ایجاب و قبول کے دوران دولہے کو مخاطب کر کے حضور انور نے فرمایا کہ شکل سے تو آپ بڑے نرم لگتے ہیں، نام بڑا مہیب رکھا ہوا ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارک باد دی۔

(مرتبہ: ظہیر احمد خان مربی سلسلہ شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

❁❁

اعلان نکاح

❁۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ طاہرہ سندی کا نکاح مکرم عطاء السلام صاحب ولد مکرم ویشنو گاؤں کر صاحب ساونت واڑی سے مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر ہوا۔ مکرم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان نے مورخہ 28 دسمبر 2014 کو جلسہ سالانہ قادیان 2014 کے موقعہ پر مسجد اقصیٰ قادیان میں بعد نماز مغرب وعشاء اس نکاح کا اعلان کیا اور ایجاب وقبول کروایا۔ قارئین سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (مجیب احمد سندی۔ ساونت واڑی۔ مہاراشٹر)

❁۔ خاکسار کی بیٹی عزیزہ طیبہ صدیقہ کا نکاح مکرم سمیر احمد فضل صاحب ولد مکرم مظفر احمد فضل صاحب یادگیر سے مبلغ 2700 کویتی دینار مہر پر ہوا۔ مکرم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان نے مورخہ 28 دسمبر 2014 کو جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ قادیان میں اس نکاح کا اعلان کیا اور ایجاب وقبول کروایا۔ قارئین سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد عارف صفیل۔ واسکو، گوا)

درخواست دُعا

خاکسار کی چھوٹی پوتی عزیزہ سیدہ ملاحت عمر ساڑھے تین سال گزشتہ ایک ہفتہ سے بخار، نمونیا، کھانسی، پیشاب میں انفیکشن اور کان کے انفیکشن سے بیمار ہے۔ شدید کمزور ہوگئی ہے۔ کھانا پینا بھی چھٹا ہوا ہے۔ احباب کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد صحت دے اور تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

(سید شمشاد احمد ناصر۔ مربی سلسلہ شکاگو امریکہ)

درخواست دُعا

خاکسار کے والد محترم مولوی محمد یوسف صاحب درویش قادیان بسبب پیرانہ سالی سانس کی تکلیف میں مبتلاء ہیں اور نور ہسپتال قادیان میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے آپ کی مکمل شفایابی اور صحت وتندرستی کیلئے دردمندانہ درخواست دُعا ہے۔ (بدرالدین مہتاب۔ کارکن فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

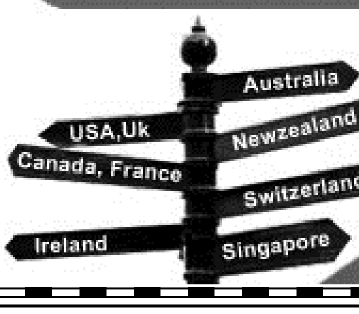

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ: خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ انگلستان 2014ء......از صفحہ نمبر 2

ان کے گھر والے بہت حیران ہو گئے کہ اسے کیا ہو گیا ہے بلکہ اب تو اپنے گھر والوں کو بھی اسلام اور احمدیت کی وقتاً فوقتاً تبلیغ کرتی رہتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ بیعت کے بعد دسمبر 2013ء میں مَیں قادیان جلسے کے لئے جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ جب انہیں پتا چلا کہ خاکسار جلسے کے لئے جا رہا ہے تو انہوں نے بھی جانے کا اظہار کیا کہ شامل ہونا چاہتی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے ذاتی خرچ پر جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت اختیار کی۔ وہاں سارے مقدس مقامات کی زیارت کی۔ جلسے کے دنوں میں روزانہ بہشتی مقبرہ جا کر دعا کرتیں۔ اس دوران انہوں نے خاکسار سے نظام وصیت کے بارے میں پوچھا۔ کہتے ہیں مَیں نے انہیں نظام وصیت کی بنیاد اور برکات کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا مَیں اس نظام میں شامل ہونا چاہتی ہوں۔ مَیں نے انہیں کہا کہ اس نظام میں شامل ہونے سے پہلے اس کو اچھی طرح سمجھنا ضروری ہے۔ چنانچہ ان کو رسالہ الوصیت دیا گیا جس کو انہوں نے دو دفعہ پڑھا ہے اور ان کی مکمل تسلی ہو گئی ہے اور اللہ کے فضل سے وصیت فارم بھی اب انہوں نے فل (fill) کر دیا ہے۔

رؤیائے صادقہ کے ذریعہ سے بیعتیں

ناظر صاحب دعوت الی اللہ قادیان نے جموں کشمیر کے ایک شاہ صاحب کی رؤیا بھجوائی ہے جس میں پیر صاحب نے اپنا نام لکھ کے لکھا ہے کہ ساکن پلوامہ جموں کشمیر اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کے حلفاً تحریر کرتا ہے کہ خاکسار نے مؤرخہ 2؍جولائی 2014ء بروز بدھ بمطابق 10 رمضان المبارک رات گیارہ بجے بعد نماز تراویح کثرت سے ذکر واذکار اور گریہ و زاری سے درود شریف پڑھنے کے بعد دعا کی۔ یا ربی! یا تو مجھے اس جہان سے اٹھا لے یا پھر سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرما۔ روتے روتے آنکھ لگ گئی۔ خواب میں ایک نہایت نورانی صورت بزرگ نے خاکسار ناچیز کو سہارا دیا اور نہایت شفقت کا سلوک فرمایا اور فرمایا کہ 'کلگام' چلے جاؤ وہاں سے آپ کی رہنمائی ہو گی۔ خواب میں نظر آنے والے جس بزرگ کو دیکھا ان کا حال میں اپنے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہ ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور سر پر پگڑی تھی۔ اس کے بعد جب سحری کے لئے بیدار ہوا تو مجھے اپنا وجود معمول سے ہٹ کر بہت بھاری لگا۔ بہرحال صبح سحری کے بعد جب میں نے اپنا موبائل فون آن کیا اور انٹرنیٹ پر گریٹر کشمیر اخبار پڑھنا چاہا مگر اچانک alislam.org آ گیا۔ الاسلام کی اس ویب سائٹ پر جب میں نے تصاویر دیکھیں تو میری حیرانگی کی حد نہ رہی کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرما دی کیونکہ یہ بزرگ جن کو مَیں نے خواب میں دیکھا تھا وہ بزرگ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تھے اور میں حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ بچپن سے آج تک نہ کبھی مذکورہ بزرگ کی تصویر دیکھی تھی اور نہ کبھی اس بزرگ کے بارے میں سوچا تھا۔ بہرحال تصویر دیکھنے کے بعد میری بے چینی بڑھ گئی۔ چنانچہ میں نے کلگام کا رخ کیا اور ایک احمدی دوست قریشی طارق محمود صاحب ساکن خانپورہ سے ملنے ان کے گاؤں پہنچا۔ میں پہلی بار اس علاقے میں گیا تھا اور میری جان پہچان والا کوئی نہ تھا۔ خانپورہ پہنچنے پر معلوم ہوا کہ طارق صاحب کا بچہ بیمار ہے اور وہ دہلی میں ہیں۔ بہرحال اس کے بعد انہوں نے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔

پھر کانگو سے جبرئیل صاحب نے بتایا ان کا تعلق بازانزا (Bazanza) گاؤں سے ہے کہ میں نے یتیمی کی حالت میں پرورش پائی۔ تین ماہ کی عمر میں ماں فوت ہو گئی۔ جبکہ باپ پہلے ہی فوت ہو چکا تھا۔ جب میری عمر پندرہ سال تھی تو مجھے خواب میں آواز آئی کہ اپنی جیب دیکھو اس میں ایک خط ہے جس کا نام قرآن ہے۔ دن چڑھا تو میں نے اپنے چچا سے پوچھا کہ قرآن کیا چیز ہے؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ یہ مسلمانوں کی مقدس کتاب کا نام ہے۔ میں سنّی مسلمانوں کے امام کے پاس گیا اور اس کو کہا کہ مَیں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ اس پر اس امام نے کہا کہ تم ابھی چھوٹے ہو، جاؤ اپنا کام کرو۔ پھر میں جماعت احمدیہ کے امام کے پاس گیا اور انہوں نے کھلے دل سے مجھے خوش آمدید کہا۔ اس طرح میں احمدیت کی آغوش میں آ گیا۔ تو اس طرح بہت سارے رؤیا صادقہ کے ذریعہ سے (بیعت کے) واقعات ہیں۔

پھر نشان دیکھ کر بیعتیں ہوئیں۔ اس کے بھی بہت سے واقعات ہیں۔ کونے عبداللہ (Kone Abdullah) صاحب جو بُوآ کے مشن ہاؤس میں ڈرائیور کی حیثیت سے توفیق پا رہے ہیں، کہتے ہیں دو سال قبل جب میں نے احمدیت کا نام نیا نیا سنا تھا اور امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کی خبر ابھی میرے کانوں تک پہنچی ہی تھی تو میں نے حصول اولاد کے لئے یوں دعا کی کیونکہ میری شادی ہوئے دو سال سے زائد عرصہ ہو چکا تھا اور کوئی اولاد نہ تھی کہ اے میرے اللہ! اے سمیع وعلیم خدا! اگر واقعی مسیح موعود کا ظہور ہو چکا ہے اور مرزا صاحب ہی وہ وجود بابرکات ہیں تو مجھے اولاد کی نعمت سے بھی مالا مال فرما اور مسیح محمدی کے غلاموں میں بھی شامل ہونے کی توفیق عطا فرما۔ چنانچہ موصوف بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور اسی ماہ میری اہلیہ امید سے ہو گئیں اور اب میری ایک بیٹی بھی ہے۔ یہ نشان دیکھ کر میں نے پوری فیملی نے بیعت کر لی۔

محمد عارف صاحب مبلغ ٹوگو بیان کرتے ہیں کہ ہم کولی (Kolli) دورہ پر گئے۔ وہاں ہماری ملاقات ایک نو مبائع محمد احمد سے ہوئی۔ اس نے اپنی بیعت کا واقعہ سناتے ہوئے کہا کہ میں ایک امیر آدمی تھا۔ میں نے بعض لوگوں کی باتوں میں آ کر جماعت کی مخالفت شروع کر دی۔ ٹوگو کے مختلف حصوں میں میری ذاتی زمین بھی تھی جو میں نے مولویوں کو مساجد بنانے کے لئے دے دی اور مولویوں کے ساتھ مل کر بڑھ چڑھ کر جماعت احمدیہ کی مخالفت بھی کی۔ اس مخالفت کرنے کے نتیجے میں آہستہ آہستہ میری ساری جمع پونجی ختم ہوتی گئی۔ آخر نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ میرے پاس دوائی کے لئے پیسے نہیں تھے۔ اپنی حالت دیکھ کر مجھے پتا چل گیا کہ مجھے احمدیت کی مخالفت کی سزا ملی ہے۔ پھر ایک دن مَیں نے اپنی بیوی سے کہا کہ جب مَیں مر جاؤں تو میرا جنازہ کسی احمدی سے پڑھوانا اور مجھے احمدی قبرستان میں دفن کرنا۔ شاید اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے اور مجھے بخش دے کیونکہ یہی لوگ سچے اور حقیقی مسلمان ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ احمدی ہو گئے ہیں۔

کئی دفعہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ نمونے سے لوگ بہت توجہ کرتے ہیں۔ چنانچہ احمدی کا نمونہ دیکھ کر بیعت کا واقعہ تنزانیہ سے اروشہ ریجن کے ہمارے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دوست جن کا نام ہاشم الیاس ہے۔ ان سے رابطہ ہوا۔ یہ پہلے عیسائی تھے۔ پھر شیعہ مسلمان ہوئے، پھر سنّی مسلمان لیکن سنّیوں کے عقائد دیکھ کر، ان کی باتیں دیکھ کر پھر یہ احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ عاجز کے پاس آئے تو کافی لمبی تحقیق کے بعد جس میں خاص طور پر وفات مسیح اور ختم نبوت اور قرآن کی رُو سے دلائل جاننے کے بعد بیعت فارم لے کر گئے لیکن ابھی فارم نہ بھرا۔ چند دن کے بعد اس سال کا نیشنل جلسہ سالانہ تھا۔ کہتے ہیں مَیں نے ان کو بھی شمولیت کی دعوت دی۔ ان کی ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔ چنانچہ جلسے پر گئے اور تمام احمدیوں کا آپس میں پیار و محبت دیکھ کر وہیں بیعت کر لی۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اروشہ واپس آ چکے ہیں اور باقاعدہ جماعت میں شامل ہیں۔ چندہ دیتے ہیں۔

قرغیزستان سے ایک نومبائعہ بیان کرتی ہیں کہ میرے خاوند نے جب بیعت کی تو میرے گھر والوں یعنی والدین اور بہن بھائیوں کی طرف سے کافی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن چونکہ مَیں اپنے خاوند میں کوئی برائی نہیں دیکھتی تھی اور انہیں نمازوں میں باقاعدہ پاتی تھی اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ ان کا ساتھ نہیں چھوڑوں گی۔ اس لئے میں صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتی رہی کہ اے اللہ! جو سیدھا اور سچا راستہ ہے وہ مجھے دکھا اور میرا خاوند جس مذہب میں ہے اگر وہ سچا ہے تو مجھے اس کو ماننے کی توفیق دے۔ اس امر کو کم وبیش دو سال گزر گئے۔ دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر خاص فضل کیا اور کرم کیا۔ اس میں سب سے پہلی بات یہ ہوئی کہ میرے والدین اور بہن بھائیوں کی مخالفت میں کمی ہوئی۔ دوسرے سب سے بڑی اور اہم بات یہ کہ (میرا لکھا ہے کہ) خلیفۃ المسیح الخامس مجھے خواب میں آئے اور مجھے سمجھایا اور سچا ہونے کا ثبوت دیا۔ اس کا میرے دل پر بہت گہرا اثر ہوا۔ اگلے ہی دن عید الفطر کا دن تھا اور میرے خاوند مجھے اور بچوں کو لے کر احمدی فیملیوں کے ساتھ ملوانے اور یہ دکھانے کے لئے لے گئے کہ احمدی لوگ کس طرح عید کے تہوار مناتے ہیں۔ جب میں بچوں کے ساتھ وہاں پہنچی تو احمدی مرد حضرات اور خواتین الگ الگ جگہوں پر بیٹھے تھے۔ اور جب کھانے کا وقت آیا تب بھی عورتیں اور مرد الگ الگ اپنی جگہوں پر کھانا کھانے لگے۔ اس سے میرا دل اور بھی ایمان سے مضبوط ہو گیا کہ یہ کیسی جماعت ہے جو عورتوں کے حقوق اور ان کے پردے کا خیال رکھتی ہے۔ اس سے قبل میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ پھر میں نے مقامی جماعت کے صدر آشیر علی صاحب کی بیگم صاحبہ سے کچھ سوال کئے۔ انہوں نے مجھے اس بارے میں مزید رہنمائی کی اور پاکستان سے آئی ہوئی فیملیز سے ملوایا کہ یہ پاکستان سے ہیں اور ہم یہاں کے، رنگ نسل قوم زبان کا فرق ہے لیکن ہمیں صرف ایک بات جوڑے ہوئے ہے اور وہ صرف اور صرف احمدیت ہے۔ اس کے بعد میں نے فیصلہ کر لیا کہ اللہ تعالیٰ نے میری تسلی اور ہدایت کے سامان پیدا کر دیئے ہیں جس کی مجھے ضرورت تھی چنانچہ بیعت کر لی۔

مخالف علماء کے بحث ومباحثہ اور مخالفانہ پروپیگنڈہ کے نتیجہ میں بیعتیں ہونے کے واقعات عموماً لمبے ہیں۔ مَیں تلاش کر رہا تھا کہ کوئی چھوٹا واقعہ مل جائے۔ امیر صاحب ضلع کنور کیرالہ کے تحریر کرتے ہیں کہ کنور شہر کی ایک 19 سالہ بچی کو کسی کے ذریعے جماعتی کتب ملیں۔ یہ بچی کئی ماہ تک کتب کا مطالعہ کرتی رہیں اور نماز جمعہ میں حاضر ہوتی رہیں۔ اس بچی کے والدین اہل قرآن فرقہ سے تعلق رکھتے تھے اور والدین نے اس بچی کا رشتہ چند سال قبل ہی کسی اہل حدیث لڑکے کے ساتھ کر دیا تھا لیکن اس پر جب جماعت احمدیہ کی صداقت ظاہر ہو گئی تو اس نے تمام امور لکھ کر مجھے خط لکھا۔ جس کا جواب میری طرف سے یہ موصول ہوا کہ خوب دعا کر کے فیصلہ کرنا۔ کہتی ہیں جب دعائیہ خط لکھا تھا اسی رات ان کا اپنے خاوند کے ساتھ جھگڑا ہوا جس سے اس بچی کو ایسا محسوس ہوا کہ یہ رشتہ اس کے لئے بابرکت نہیں ہے۔ گھر والوں نے لڑکی کو بہت سمجھایا۔ ایک اہل حدیث مولوی کے پاس بھی لے کر گئے۔ اس مولوی نے بچی کو سمجھایا کہ احمدیوں کی کتب نہ پڑھو۔ ان سے کوئی رابطہ نہ رکھو مگر اس سب کا بچی پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ بچی نے ان کو یہی جواب دیا کہ یہی تو مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل ہے کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ ان کی کتابیں نہ پڑھی جائیں۔ اگلے دو دن موصوفہ نے روزہ رکھ کر خوب دعا کی اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو گئی۔ بیعت کی خبر چاروں طرف پھیل گئی۔ کئی فرقوں کے علماء آئے اور اس بچی کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس بچی نے ہر ایک کو یہی جواب دیا کہ آپ لوگ قرآن کریم میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ کر کے دکھا دو تو آپ کی بات مان لوں گی۔ بچی کے ایمان کی مضبوطی دیکھ کر اس کے گھر والے بھی کافی متأثر ہوئے۔ اس بچی کے والد خود اپنی اس بچی کو ہماری مسجد میں روز چھوڑنے کے لئے آتے ہیں۔

بیعت کے بعد نومبائعین میں غیر معمولی پاک تبدیلی کے واقعات

مالی سے معلّم لکھتے ہیں کہ احمدیت خدا تعالیٰ کے فضل سے آج وہی تبدیلی لا رہی ہے جو آج سے پندرہ سو سال پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے آئی تھی جب جان کے پیاسے ایک دوسرے پر جان نثار کرنے لگ گئے تھے۔ سِکاسُو (Sikasso) ریجن کی ایک جماعت کلِیلا (Klela) کے اندر دو خاندانوں کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی جو ایک دوسرے کے لمبے عرصے سے دشمن چلے آ رہے تھے۔ احمدیت میں آنے کے بعد یہ دونوں خاندان بھائی بھائی بن گئے ہیں۔ اب اس جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک خاندان کے سربراہ صدر جماعت اور دوسرے خاندان کے نائب صدر ہیں اور بڑے پیار اور محبت سے یہ کام سرانجام دیتے ہیں۔

پھر کانگو کنشاسا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص نے لکھا۔ میں ایک ہٹ دھرم اور متکبر انسان تھا۔ اپنی من مرضی کرتا اور کسی کی نہ سنتا تھا۔ گو مسلمان تھا لیکن قرآنی احکامات کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا۔ اپنے علاقے میں چور اور ڈاکو کے نام سے جانا جاتا۔ ایک ماہ باہر نہ گزرتا کہ مَیں پھر جیل پہنچ جاتا۔ جب احمدیت کا پیغام ملا تو قبول کرنے کی توفیق ملی۔ احمدی ہو کر قرآن کی تفسیر سمجھ آئی۔ تمام بُرے کام چھوٹ گئے۔ جن غلط فہمیوں کی وجہ سے قرآنی احکامات کی تحقیر کرتا تھا وہ دُور ہوئیں اور الحمد للہ آج یہ عثمان صاحب کئی گاؤں میں اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور تبلیغ کر رہے ہیں اور کافی ایکٹو (active) داعی ہیں۔

جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے لوگوں پہ ظلم بھی ہوتے ہیں۔ ایک واقعہ سنا دیتا ہوں۔ ناروے کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سالانہ ناروے کے موقع پر ایک کردستانی عرب دوست کو بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ دوست کرسچن ساند میں رہتے ہیں۔ ان کی منگنی ہو چکی تھی۔ ان کی احمدیت قبول کرنے کی خبر پر ان کے سسرال نے وہ رشتہ ختم کر دیا۔ ان کی منگیتر کے بھائیوں نے ان پر تشدد کیا۔ انہیں زدوکوب کیا۔ مجبور کیا کہ وہ احمدیت سے توبہ کر لیں لیکن الحمد للہ وہ ثابت قدم رہے اور انہوں نے احمدیت کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کیا اور اپنے عزیزوں کو چھوڑ دیا۔

اس طرح بہت سے اور بھی واقعات ہیں۔ اکثر ہم دیکھتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں تو ہم اکثر سنتے ہی رہتے ہیں۔

سیرالیون کے امیر صاحب لکھتے ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصے سے تبلیغی جماعت کے مولوی حضرات سیرالیون میں آ کر تبلیغ کے نام پر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعت کو مزید ترقی دے رہا ہے۔ کچھ عرصہ قبل انہی میں سے ایک گروہ فری ٹاؤن ہائی وے پر قائم ہونے والی ایک جماعت مساہوں Masahun میں گیا اور وہاں پر نومبائعین کی جماعت کو دعوت اسلام دینے لگے۔ ان کو جب یہ پتا چلا کہ یہ لوگ احمدی ہیں اور جماعت احمدیہ کی مسجد بھی قائم ہے تو یہ لوگ وہاں سے نکل گئے اور اس سے اگلے گاؤں بمبوما Gbomboma چلے گئے۔ یہ گاؤں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی گھرانوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے جب اس گاؤں میں تبلیغ شروع کی تو پتا چلا کہ یہ لوگ بھی احمدی ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسجد کی تعمیر بھی جاری ہے۔ چنانچہ جب یہاں بھی انہیں مایوسی ہوئی تو اس کے قریب ایک اور گاؤں سمبویا (Sumbuya) کے چیف امام کے پاس گئے اور ان کو بتانے لگے کہ اس طرح ہم دو جگہوں پر گئے تھے اور وہاں کے لوگ تو احمدی ہیں۔ اس پر امام نے کہا کہ بمبوما (Gbomboma) کے لوگ تو میرے خاندان کے ہیں آپ

لوگ میرے ساتھ چلیں میں ان کو سمجھاتا ہوں۔ جب یہ لوگ واپس بمبوما پہنچے اور لوگوں کو سمجھایا تو انہوں نے جواب دیا کہ اب تو ہم نے سچ کو پالیا ہے اور ہمارا جینا مرنا صرف جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے اور خدا تعالیٰ نے ہمیں عبادت کے لئے جگہ بھی دے دی ہے۔ اب ہم کسی صورت سچ کو نہیں چھوڑیں گے۔

اس گاؤں سے بھی خائب و خاسر ہونے کے بعد یہ لوگ یہاں سے اگلے گاؤں بائیما سونگا Gbaima Songa پہنچے جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مضبوط جماعت قائم ہے جو کہ نو مبائعین احباب پر مشتمل ہے۔ یہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ مسجد قائم ہے اور یہاں کی جماعت خلوص میں بڑھی ہوئی ہے۔ جب مولوی یہاں آئے اور پتا چلا کہ یہ لوگ بھی احمدی ہیں تو سخت غصے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم اس مسجد میں نماز نہیں پڑھیں گے ہم باہر نماز ادا کریں گے۔ یہ سن کر چیف امام نے ان کو جواب دیا کہ میں خود بھی احمدی ہوں اور یہ سارا گاؤں بھی احمدی ہے۔ جن کرسیوں پر آپ بیٹھے ہیں وہ بھی احمدیہ جماعت کی ہیں۔ جس زمین پر آپ نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ بھی احمدیہ جماعت کی ہے۔ یہ بات سن کر مولوی حضرات بہت شرمندہ ہوئے۔ اس اثناء میں چیف امام کی اہلیہ جو کہ ان پڑھ ہیں اور نومبائعہ ہیں انہوں نے مولویوں کو جواب دیا کہ آپ لوگوں کا کام صرف نفرت پھیلانا ہے؟ اور آپ کی اپنی حالت یہ ہے کہ نہ تو آپ کے پاس نماز پڑھنے کی جگہ ہے اور نہ آپ دوسروں کو عبادت کرنے دیتے ہیں۔ بہر حال یہ جواب سن کر مولوی جگہ چھوڑ کے چلے گئے۔

رؤیا کے ذریعہ سے ایمان کی مضبوطی کے بھی کافی واقعات ہیں۔ پھر دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟ یہ بھی واقعات ہیں۔ اس وقت یہ ایک بیان کر دیتا ہوں۔

امیر صاحب مالی تحریر کرتے ہیں کہ ڈیجنی (Didieni) کے ہمارے ایک معلم عبدالقادر کانتے صاحب جب مختلف گاؤں میں تبلیغ کر رہے تھے تو اس دوران وہابیوں کا ایک امام عمر کولی بالی ان کے پیچھے ہر اس گاؤں میں جا کر جماعت کے خلاف زہر اگلتا جہاں وہ تبلیغ کے لئے جاتے تھے۔ ایک گاؤں سے جب وہ معلم صاحب تبلیغ کر کے واپس آئے تو اگلے دن وہ امام اس گاؤں میں گیا اور جماعت کے خلاف خوب تقریر کی۔ اس نے گلے میں ایک چادر ڈال رکھی تھی۔ واپسی پر یہ چادر موٹر سائیکل کے پیچھے ٹائر میں پھنس گئی جس سے وہ نیچے گر گیا اور بیہوش ہو گیا۔ لوگ اسے اٹھا کر ہسپتال لائے جہاں وہ دو ماہ تک بیہوش پڑا رہا۔ اب اس کی گردن مڑ نہیں سکتی۔ اس واقعہ کا اس کے دماغ پر بھی اثر ہے اور نیم پاگل سا ہو گیا ہے۔ اس واقعہ کے بعد سے اس نے جماعت کی مخالفت بند کر دی ہے اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے اپنے خاندان میں کئی لوگ احمدی ہو چکے ہیں۔

نامساعد حالات اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حفاظت ہوتی ہے اس کے بھی واقعات ہیں۔ پھر اسی طرح قبولیت دعا کے بھی واقعات ہیں۔ ایک غیر احمدی عالم دین اور سعودی عرب سے تعلیم یافتہ امام کی جماعت کے حق میں گواہی (بھی سن لیں)۔

مارادی ریجن نائیجر سے ہمارے مبلغ مجھے لکھ رہے ہیں کہ ریڈیو پر میرے جو خطبات ہیں ان خطبات کا ہم ہاؤسا زبان میں ترجمہ نشر کرتے ہیں۔ 8 اپریل 2014ء کو رات دس بجے ایک عالم دین نے نیشنل ریڈیو کی مارادی برانچ سے تقریر کرتے ہوئے جماعت کی تبلیغ کو سب مسلمان علمائے دین کے لئے رول ماڈل قرار دیا۔ اس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں اب تک کسی احمدی عالم سے نہیں ملا لیکن میں نے اب تک ان کی جتنی تبلیغ ریڈیو پر سنی ہے میں اپنے پورے ایمان سے کہتا ہوں کہ ان سے زیادہ خوبصورت انداز میں تبلیغ اسلام میں نے آج تک نہیں سنی۔ اسی عالم دین نے یہ اعلان کیا کہ وہ لوگ جو جماعت احمدیہ کو کافر کہنے سے باز نہیں آتے۔ میرا ان کے نام پیغام ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم کھاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ سچے مسلمانوں کی جماعت ہے اگر وہ لوگ جو ان کو کافر کہنے سے باز نہیں آتے ان میں سے کسی میں یہ جرأت ہے کہ اس ریڈیو پر آ کر اس طرح سے قسم کھا کر اعلان کر سکے کہ احمدی مسلمان نہیں، کافر ہیں۔

بہر حال مولویوں کے شور بھی ہیں، مخالفتیں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی کام کر رہی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں لوگ خوابوں کے ذریعہ سے بھی، تبلیغ کے ذریعے سے بھی، احمدیوں کا رویہ دیکھ کر، سلوک دیکھ کر اور ان کی حالت دیکھ کر بھی جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضل اور احسانات ہیں جن کا ہم کبھی شکر ادا نہیں کر سکتے۔

پس ہمارا یہ کام ہے کہ دعائیں کرتے رہیں اور جس مقصد کے لئے ہمیں اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اس حالت میں اپنے آپ کو ڈھالیں جس میں اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھنا چاہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم کو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اپنے پر لاگو کریں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور یہ ہو گی۔ اور کوئی مخالف، کوئی روک اس راہ میں کبھی حائل نہیں ہو سکتی۔ ہر سال نہیں بلکہ ہر روز ہم اس کے نظارے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ نظارے بڑھاتا چلا جائے اور ہمیں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 26 دسمبر 2014ء) ✿

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 24

موصوف نے بتایا کہ ان کی آٹھ سالہ بیٹی دو دن سے خاکسار کا انتظار کر رہی تھی۔ چنانچہ بجیلہ خاموشی سے اندر کمرے میں گئی بجیلہ نام ہے بچی کا اور تھوڑی دیر بعد جب باہر آئی تو ہاتھ میں اس کے گلہ تھا اور خاکسار کو دیتے ہوئے کہا کہ میں نے پورے سال میں اس میں چندے دینے کے لئے رقم جمع کی ہے آپ اس سے ساری رقم نکال لیں اور رسید دے دیں۔

میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ روح جو بچوں میں پیدا ہو رہی ہے یہ کون کر سکتا ہے؟ صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہے جو بچوں کے دل میں ڈالتا ہے لیکن والدین کا بھی کام ہے کہ گھر کے ماحول کو دینی رکھیں اور بچوں میں چندوں کی اہمیت باقی نیکیوں کے ساتھ عبادتوں کے ساتھ چندوں کی اہمیت کے بارے میں بھی وقتاً فوقتاً ان کے دلوں میں ڈالتے رہیں۔

تو یہ ہیں مالی قربانیوں کے چند واقعات کہ کس طرح تڑپ سے چندوں کی ادائیگی یہ کرتے ہیں لوگ۔ بہت سے واقعات میں یہ بھی ہے ہم نے دیکھا کہ کس طرح خدا تعالیٰ بڑھا کر لوٹاتا بھی ہے۔ پس خدا تعالیٰ سچے وعدوں والا ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کے کلام کی سچائی ظاہر ہوتی ہے ان واقعات کو دیکھ کر اور خود ہمیں بھی تجربہ ہوتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ساتھ چاہے وہ دنیا کی کسی بھی ملک میں ہو اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے بھی نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تھوڑا سا آپ کو جائزہ بتانا چاہتا ہوں کہ افریقہ کے اٹھارہ ممالک میں 95 مساجد زیر تعمیر ہیں اور بعض بڑی بڑی مساجد بن رہی ہے کیونکہ وہاں تعداد بھی بڑھ رہی ہے اور تبلیغ کے نئے میدان بھی کھل رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس طرف خاص توجہ دلائی ہے کہ جہاں اسلام کا تعارف کروانا ہو تبلیغ کرنی ہو تو مسجد بنا دو۔ افریقہ کے علاوہ بھی دنیا میں یہ کام ہو رہے ہیں۔ اس وقت افریقہ سمیت قریباً پچیس ممالک ہیں سات ممالک دوسرے بھی ہیں جہاں اس سال میں 204 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ اسی طرح 184 مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے ہیں۔

یورپ اور مغربی ممالک کے چندہ وقف جدید کا تقریباً اسی فیصد افریقن ممالک میں خرچ ہوتا ہے۔ جیسا کہ واقعات میں بھی بیان ہوا ہے کہ کس طرح وہ قربانیاں کر رہے ہیں لیکن مخالفین نئے بیعت کرنے والوں کو مختلف دباؤ ڈال کر دور ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کمزور لوگ بھی ہوتے ہیں جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں لیکن ایسے ایمان میں مضبوطی والے بھی ہیں بہت سے جو کسی چیز کی پرواہ نہیں کرتے۔

بہر حال ان کو اس طرف توجہ دلانے کے لئے جماعتوں کو میں نے یہی کہا تھا کہ بیعتیں کروانے کے بعد مسلسل رابطے رکھیں اور ہمیشہ رابطوں کو مضبوط کرتے چلے جائیں۔ وہاں بار بار جائیں تاکہ تربیتی پہلو بھی سامنے آتے رہیں اور تربیت ہوتی رہے۔ تو ان ملکوں کی جماعتوں کو اس بات کا انتظام کرنا چاہئے کہ کم از کم شروع میں ایک سال خاص طور پر بہت توجہ دیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں کی تعداد میں نئے رابطے ہوئے اور وہ لوگ واپس آئے اور اب تربیت کے لئے فعال نظام شروع ہے اس میں مزید مضبوطی کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں رابطے ہیں مغربی بنگال میں کہتے ہیں بیعتیں ہوئی تھیں تو وہاں تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالی قربانی کرنے والوں کی تعداد میں ہر سال اضافہ تو ہوتا ہے لیکن جتنا ہونا چاہئے اتنا نہیں ہے مثلاً اس سال وقف جدید میں پچاسی ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور الحمد للہ یہ جماعت کی ترقی کا معیار ہے۔

پس ترقی بیشک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے ہو رہی ہے لیکن اس میں مزید گنجائش ہے۔ آئندہ سال افراد کو شامل کرنے کا ٹارگٹ نئے سرے سے جماعتوں کو وکالت مال کے ذریعہ سے ملے گا اس طرف بھرپور توجہ دیں۔ ہمیں قربانیوں کی روح پیدا کرنے والے اپنے اندر زیادہ سے زیادہ چاہئیں اور اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے عہدیداران دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں اور عام دوسرے احمدی بھی رابطوں کی مہم جاری رکھیں جو نیک فطرت ہیں اور جن کو خدا تعالیٰ بچانا چاہتا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ واپس آئیں گے۔

پس نومبائعین اور پرانے احمدیوں کے بھی واقعات ایسے ہوتے ہیں جو مالی قربانیوں میں اضافے کے معیار بڑھنے کی وجہ سے ان کے اخلاص کا پتا دیتے ہیں۔ ان کے اخلاص کے معیاروں کا پتا لگتا ہے لیکن جماعتی نظام کو ضائع ہونے والوں کا بھی پتا لگانے کی کوشش بھرپور کرنی چاہئے۔ ہندوستان میں بھی جیسا کہ میں نے کہا بنگال کے علاقے میں بیعتیں ہوئی تھیں۔ جائزہ لینے کے لئے پروگرام بنانے چاہئیں تاکہ رابطوں کے ٹوٹنے یا پیچھے ہٹنے والوں کی وجوہات کا پتا چلے اور آئندہ کے لئے ان کمیوں کو سامنے رکھتے ہوئے پھر تبلیغ اور تربیت کی جامع منصوبہ بندی ہو۔ اسی طرح باقی دنیا میں بھی اس نہج پر کام کرنا چاہئے کہ جو جماعت میں شامل ہوتا ہے اس سے مسلسل ہم کس طرح رابطہ رکھیں چاہے وہ کتنا ہی دور دراز علاقے میں رہتا ہو۔ رابطہ انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو کرنے کی جماعتوں کو توفیق عطا فرمائے۔

اب میں جیسا کہ طریق ہے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اور گزشتہ سال کے کچھ کوائف بھی سامنے رکھتا ہوں۔ وقف جدید کا ستاونواں (57) سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے 31 دسمبر کو ختم ہوا اور اٹھاونواں (58) سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا۔ جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں باسٹھ لاکھ نو ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے سات لاکھ اکتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمد للہ

پاکستان سرفہرست ہی ہے۔ گزشتہ سال برطانیہ اوپر آ گیا تھا۔ اس کے بعد برطانیہ پھر امریکہ پھر جرمنی پھر کینیڈا پھر ہندوستان پھر آسٹریلیا۔ آسٹریلیا میں بھی ماشاء اللہ تعداد بڑھانے کے لحاظ سے بھی اور وصولی کے لحاظ سے بھی بہت کام ہوا ہے۔ آسٹریلیا کے بعد انڈونیشیا ہے پھر بیلجیئم اور پھر دبئی اور ایک عرب ملک ہے۔ (اس کے بعد حضور انور نے وقف جدید کی ادائیگی کے لحاظ سے ملک وائز موازنہ پیش کرتے ہوئے فعال جماعتوں کا ذکر فرمایا)

وصولی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات جو ہیں کیرالہ نمبر ایک پہ ہے جموں کشمیر تامل ناڈو آندھرا پردیش ویسٹ بنگال اڑیسہ کرناٹکا قادیان پنجاب اتر پردیش مہاراشٹر بہار لکشدیپ اور راجستھان۔

بھارت کی جماعتیں وصولی کے لحاظ سے ہیں کرولائی کالی کٹ حیدرآباد کلکتہ قادیان کنور ٹاؤن سولور پینگاڑی چنائی بنگلور آخر میں تین جماعتیں ہیں کرونا گاپلی پتھہ پریم اور کیرنگ۔

اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آخر میں اس دعا کی بھی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعا کریں ربوہ میں بھی چند روز سے مخالفین اور معاندین کی طرف سے حالات خراب کرنے کی کافی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہر احمدی کو بچائے اور ان کے شر انہی پر الٹائے اور ربوہ میں امن و امان کی صورتحال قائم رہے۔ انتظامیہ اور حکومت کو بھی اللہ تعالیٰ عقل دے کہ وہ صحیح طرح اس معاملے کو سنبھال سکیں۔

اسی طرح مسلمان دنیا اور یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے بھی دعا کریں۔ فرانس میں جو ایک ظالمانہ واقعہ ہوا ہے اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر۔ اس کے نتیجہ میں یہاں مسلمانوں کو بھی جو یورپین ملکوں میں رہتے ہیں یا مغرب میں رہتے ہیں ان ملکوں کے مقامی لوگوں کے غلط ردّ عمل کا سامنا ہو سکتا ہے اور صرف یہی نہیں کہ اس ردّ عمل میں یہ اخبار بھی اور یہاں کے لوگ بھی اور یہاں کا پریس بھی غلط ردّ عمل دکھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر غلط حملے کر سکتے ہیں اور یوں فتنہ و فساد کا سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا اس کے زیادہ ہونے کا خطرہ ہے۔ آج جماعت احمدیہ کے افراد کا ہی یہ کام ہے کہ دونوں طرفوں کو ظلموں سے بچانے کے لئے دعا کریں۔ اسی طرح درود شریف ان دنوں میں کثرت سے پڑھنے کی طرف توجہ دیں اور جو اپنے دائرے میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے عملی کوشش بھی کر سکتے ہیں ان کو بھی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو فساد کی صورت سے نجات دے اور یہ فساد کی صورت جو ہے وہ جلد امن میں بدل جائے۔

☆☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 22 Jan 2015 Issue No. 4

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian DollarPostal Reg.
No. GDP/001/2013-15

وقف جدید کا ستاونواں سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے 31 ر دسمبر کو ختم ہوا اور اٹھاونواں سال یکم جنوری سے شروع ہو گیا

جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں باسٹھ لاکھ نو ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی جو گزشتہ سال سے سات لاکھ اکتیس ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 9 ر جنوری 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان آیات کی تلاوت فرمائی۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝۱۶ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ۝۱۷ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس اور بردبار ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤمنوں کو اس طرف توجہ دلا رہا ہے کہ تقویٰ اختیار کرو اور کامل اطاعت سے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو بیشمار احکامات ہیں ان میں سے ایک اہم حکم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ہے۔ پس مؤمن کو مالی قربانی کے وقت کبھی تردد اور ہچکچاہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے کیونکہ یہ مالی قربانی جو مؤمنین کرتے ہیں ایک نیک مقصد کے لئے ہوتی ہے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہی وہ جماعت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی خاطر نیک مقاصد کی ترقی کے لئے خرچ کرتی ہے اور خرچ کرنے کی خواہشمند ہے۔ اسلام کی تبلیغ ہے۔ مبلغین کی تیاری اور ان کو میدان عمل میں بھیجنا ہے۔ لٹریچر کی اشاعت ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت ہے۔ مساجد کی تعمیر ہے۔ مشن ہاؤسز کی تعمیر ہے سکولوں کا قیام ہے ریڈیو اسٹیشنوں کا مختلف ممالک میں اجراء ہے جہاں سے دین کی تعلیم پھیلائی جاتی ہے۔ ہسپتالوں کا قیام ہے دوسرے انسانی خدمت کے کام ہیں۔

غرض کہ اسی طرح کے مختلف النوع کام ہیں جو حقوق اللہ کی ادائیگی اور حقوق العباد کی ادائیگی سے تعلق رکھتے ہیں جو آج دنیا کے نقشے پر حقیقی اسلامی تعلیم کے مطابق صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ یہ اس لئے کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان کر ان کاموں کی روح کو سمجھا ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے نفس کی کنجوسی سے بچتے ہوئے ان لوگوں میں شامل ہونے کا ادراک حاصل کیا ہے جن کا شمار مُفْلِحُوْنَ میں ہے۔ وہ لوگ جو کشائش پانے والے ہیں جو کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں۔ اپنی نیک خواہشات کی تکمیل کرنے والے ہیں وہ لوگ ہیں جو خوشگوار زندگی کو حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے ہیں۔ ایسی خوشگوار زندگی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو۔ جن کی زندگیاں خدا تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتی ہیں۔ جن کی کشائش کو دوام حاصل ہوتا ہے مستقل رہتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اطمینان حاصل کرنیوالے ہیں۔ جن پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ نازل ہوتے رہتے ہیں۔ اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی۔

پس جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کامیابیاں پاتے ہیں ان کی کامیابیاں محدود نہیں ہوتیں بلکہ جیسا کہ میں نے بتایا ان کامیابیوں کی بے انتہا وسعت ہے۔ پس کس قدر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس قسم کی کامیابیاں حاصل کرنے والے ہیں۔ تمہاری مالی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ اس طرح پیار کی نظر سے دیکھتا ہے اور ان کی اس طرح قدر کرتا ہے جس طرح تم نے خدا تعالیٰ کو جیسے قرضۂ حسنہ دیا ہو اور جب قرض کی واپسی کا وقت آتا ہے تو خدا تعالیٰ بڑھا کر دیتا ہے اور صرف یہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری اس قربانی کی وجہ سے تمہارے گناہ بخش دے گا اور مزید نیکیوں کی توفیق بخشے گا۔

پس تم اللہ تعالیٰ کی قدر شناسی کا اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔ پس کس قدر خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے فیض سے اس طرح فیض پاتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس کے پیار کے سلوک کا ان پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھے ہوئے مال کو پھر اسی کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں اور یوں وہ مالی لحاظ سے بھی فضلوں کے حاصل کرنے والے بنتے چلے جاتے ہیں اور دوسرے مفادات جو ہیں جو دوسرے فیض جو ہیں وہ بھی ان کو پہنچتے چلے جاتے ہیں۔ ایسے بہت سارے واقعات ہیں جو بڑے جذباتی انداز میں احمدی بیان کرتے ہیں کہ کس طرح ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کس طرح ان کو قربانی کی توفیق ملی اور ان کی امیدوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ حصہ پانے والے بنے۔ ایسے چند واقعات اس وقت میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

تنزانیہ سے ایک نو مبائع ہیں شانگوے زبیری صاحب بٹوارا ریجن کے۔ کہتے ہیں کہ میں جماعت میں شامل ہوا تھا پھر میں نے جماعت چھوڑ دی۔ پھر میں مقامی معلم کی کوششوں سے واپس دوبارہ جماعت میں آیا۔ جب میں جماعت کے نظام سے باہر تھا تب میرا گزارہ مشکل سے ہوتا تھا۔ ہر روز خسارے میں رہتا تھا لیکن جب سے جماعت کے نظام میں شامل ہوا ہوں۔ تھوڑے ہی عرصے بعد میری معاشی حالت تبدیل ہوگئی اللہ تعالیٰ نے چندہ دینے سے اتنی برکت ڈالی ہے کہ اب میں اپنے سابقہ حال سے کئی گنا بہتر حال میں ہوں۔

پھر کانگو برازویل سے مبلغ لکھتے ہیں ایک غریب احمدی دوست آلیپا صاحب مزدوری کرتے ہیں ہر ماہ چندہ باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں جب ہم نے وقف جدید کے چندے کا اعلان کیا تو کہتے ہیں کہ میرے پاس صرف دو ہزار فرانک سیفہ تھا اور کہیں کام بھی نہیں مل رہا تھا۔ میں نے مسجد میں جا کر دو نوافل ادا کئے اور صدر صاحب کو جا کر وہ دو ہزار فرانک جو موجود تھے وہ چندہ دے دیا۔ شام کو کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بیس ہزار فرانک سیفہ بھجوا دیا جو ایک عرصہ پہلے میں نے مزدوری کی تھی لیکن اس نے مجھے ادائیگی نہیں کی تھی۔ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ چندے کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اسے مجبور کیا کہ وہ مجھے میری رقم ادا کر دے اور اس طرح دس گنا بڑھا کے اللہ تعالیٰ نے رقم ادا کروادی۔

تو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدیوں کو بھی اور احمدیوں کے بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے بے انتہا اخلاص دیا ہوا ہے اور وہ چندوں کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ کون ہے جو ان کے دلوں میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ یقینا خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں ہوسکتا۔ پھر بھی دنیا کے اندھوں کو نظر نہیں آتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ نئے آنے والے اخلاص و وفا میں بڑی تیزی سے ترقی کر رہے ہیں نیکیوں میں آگے بڑھنے کی روح جو ہے اس طرف پرانے احمدیوں کو پرانے خاندانوں کو بھی توجہ دینی چاہئے اور بڑی فکر سے توجہ دینی چاہئے۔

پھر ہمارے کنشاسا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ وہاں کے احمدی ہیں ابراہیم صاحب۔ بھیڑ بکریوں کی خرید و فروخت کا کام کرتے ہیں۔ احمدیت قبول کرنے سے پہلے ان کے کاروبار کی حالت کافی خراب تھی اور کوئی منافع نہیں ہوتا تھا۔ قبول احمدیت کے بعد انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق چندہ ادا کرنا شروع کیا۔ چندے کی برکت سے ان کے کاروبار کی حالت بہتر ہوگئی۔ نومبائعین میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندے کا رجحان اب ترقی کر رہا ہے اور بڑے اخلاص سے اب چندہ دیتے ہیں اور اللہ کے فضل سے ایمان اور ایقان میں ترقی کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے کشمیر کے انسپکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ دنوں صوبہ کشمیر میں جو سیلاب آیا تھا اس سے شہر سری نگر کے تقریباً تمام احمدی گھر متاثر ہوئے تھے۔ تو انسپکٹر صاحب کہتے ہیں جب کسی بھی گھر جاتا تو یہ کہنے کی ہمت نہیں پاتا تھا کہ چندوں کی وصولی کے لئے آیا ہوں۔ لیکن کہتے ہیں لوگ خود ہی مجھے دیکھ کر چندے کے بارے میں پوچھتے اور بڑی خوشی سے اپنے بقائے چندے ادا کر رہے ہیں اور ان کے چہروں پر اتنی تکلیف کے باوجود کوئی شکن تک نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سری نگر کا بجٹ مکمل ہوگیا۔

بینن سے ہمارے معلم لکھتے ہیں۔ ایک نومبائع باقاعدگی سے اس نیت کے ساتھ چندہ ادا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کی فیملی کو احمدی بنادے۔ وہ احمدی ہوگئے فیملی احمدی نہیں تھی۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے چندے دینے کی برکت سے میری ساری فیملی احمدی ہوگئی ہے۔

بینن موگورو گاؤں کی ایک خاتون ہیں شابیل صاحبہ کہتی ہیں کہ گزشتہ سال میری یہ حالت تھی کہ میں جو کام یا کاروبار شروع کرتی خسارہ اٹھاتی اور کوئی بھی کام سرے نہ چڑھتا۔ کہتی ہیں جب سے میں نے باقاعدہ چندہ دینا شروع کیا ہے میرا کاروبار چلنے لگا ہے۔ گھر میں مالی فراخی ہے۔

پھر انڈیا سے ہی قمر الدین صاحب انسپکٹر کہتے ہیں کیرالہ کے صوبہ میں مالی سال کے شروع میں وقف جدید کا بجٹ بنانے کے سلسلے میں ایک جماعت میں پہنچا جہاں ایک چھبیس سالہ نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ موصوف نے کہا کہ میں نے انٹیریئر ڈیزائننگ میں پڑھائی مکمل کی ہے اور اپنے والد صاحب کے ساتھ کاروبار شروع کرنے لگا ہوں۔ چندہ وقف جدید کی اہمیت کے بارے میں ان کو بتایا تو اسی وقت موصوف نے دو لاکھ روپیہ اپنا بجٹ لکھوایا اور کہا کہ اب کام شروع کیا ہے۔ خدا جانے وعدہ کہاں سے پورا ہوگا۔ چنانچہ جب دوبارہ وصولی کے سلسلے میں میں گیا تو انہوں نے خوشی سے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً کئی بنکوں سے مجھے انٹیریئر ڈیزائننگ کا کام ملا اور جس سے آمدنی میں بہت برکت ملی ہے اور اسی وقت انہوں نے اپنا وعدہ جو دو لاکھ روپیہ تھا مکمل طور پے ادا کر دیا۔ پھر انڈیا سے ہی نائب ناظم مال وقف جدید لکھتے ہیں کہ صوبہ اتر پردیش کے مالی دورے کے دوران محمد فرید انور صاحب سیکرٹری مال کانپور سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے اپنا وعدہ وقف جدید کی مکمل ادائیگی کر دی اور ساتھ ہی شام اپنے گھر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ شام کو گھر پہنچا تو

باقی صفحہ 23 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad